تذکرہ
عارفِ ربانی

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هوالغفور الشکور

۹۲

ہمچنیں باد اجل بر عارفاں　　　نرم خوش ہمچوں نسیم یوسفاں

تذکرہ عارفِ ربانی

یعنی

حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی رحمتہ اللہ علیہ

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

ایم اے (عربی، تاریخ اِسلامیات) گولڈ میڈلسٹ

فاضل عربی گولڈ میڈلسٹ ، ایم او ایل پی ایچ ڈی

سابق صدر شعبہ علوم اِسلامیہ گورنمنٹ کالج باغبانپورہ لاہور

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ مہر آباد شریف وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

84230

نام کتاب .... تذکرہ عارف ربانی
مصنف .... پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی
کمپوزنگ .... قریشی کمپوزنگ حسن ابدال
سال اشاعت 2004ء
صفحات 208
ناشر .... محمد عارف ہزاروی
قیمت 200روپے

زیر اہتمام و ملنے کا پتہ:

(۱) مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ مہر آباد شریف وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

Tel: 0437-600622, 600634

Email: hazarvi_wzd@yahoo.com

(۲) حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام محبوب سبحانی ہزاروی
جامع مسجد غوثیہ ہزارہ روڈ حسن ابدال ضلع اٹک

Tel: 05772-520596

(۳) حافظ وقاص احمد

لائبریری مہریہ ربانیہ چھبہ پنڈ (کوٹ نجیب اللہ) تحصیل و ضلع ہری پور ہزارہ

Tel: 0995-670192

Marfat.com

انتساب

میں یہ چند اوراق بطور نذر جانشین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ اول امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ صدیقی کی نورانی کڑی عابدہ، زاھدہ، صابرہ و شاکرہ حضرت روشن جان رحمتہ اللہ علیہا کے حضور پیش کرتا ہوں جو ایک

عالم اجل صوفی باصفا حضرت علامہ حکیم عبدالرحمٰن صدیقیؒ کی نور نظر صاحبزادی

عارف معارف شیخ کامل الحاج الحافظ حمید الدین چشتی گولڑویؒ (کوٹ نجیب اللہ) کی بہن

جامع معقول ومنقول افضل الفضلاء حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ (چمبہ پنڈ) کی بہو

فخر الفضلاء استاذ العلما حضرت علامہ مولانا عبدالحمید ہزارویؒ (چمبہ پنڈ) کی اھلیہ

رئیس المدققین شیخ القرآن ابوالحقائق الحاج خواجہ محمد عبدالغفور ہزارویؒ

اور

بقیۃ السلف عارف ربانی ابوالمعانی حضرت مولانا محمد غلام ربانیؒ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

جن کی تربیت اور دُعاؤں سے ایک بیٹا شیخ القرآن سند الاصفیا اور دوسرا عارف ربانی فخر الاتقیاء کے منصب پر فائز ہوئے پھر انہوں نے ہزاروں بادیہ ضلالت میں بھٹکے ہوں کو علم وعرفاں کی روشنی سے مزین کر کے شاہراہ حق پر گامزن کر دیا۔

خاک پائے بزرگان دین
ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

عکس آئینہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	تقریظ	1
2	پیشِ لفظ	2
3	باب اول ۔ خاندان و آبائے کرام	7
4	حرفِ دِل	14
5	خاندانی پسِ منظر	19
6	چمبہ پنڈ ہری پور ہزارہ	22
7	شجرۂ نسب	27
8	حضرت فقیر محمد غلام رحمتہ اللہ علیہ	28
9	حضرت مولانا محمد عالم ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ	29
10	حضرت میر عالم رحمتہ اللہ علیہ	44
11	حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ	45
12	حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ	52
13	حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی	64
14	حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی رحمتہ اللہ علیہ	66
15	حضرت مولانا عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ	69
16	باب دوم ۔ حالات زندگی	71
17	ولادت باسعادت	71

Marfat.com

18	کسبِ علم	72
19	بیعت	75
20	کنیت ابوالمعانی	77
21	شادی	78
22	سفرِ حجاز	79
23	تحریک پاکستان وختم نبوت	81
24	حضرت شیخ القرآن سے عقیدت ومحبت	85
25	مکتوبات	91
26	وصیت نامہ اور وصال	105
27	الباقیات الصالحات	119
28	جانشین عارف ربانی	122
29	باب سوم۔ شمائل وخصائل	125
30	حب الٰہی اور عشق مصطفےٰ ﷺ	125
31	زہد وتقویٰ	133
32	راست گوئی' شوق کتب بینی	138
33	سادگی ونفاست پسندی	140
34	حضرت کا حلیہ لباس اور خوراک	141
35	باب چہارم ۔ تصانیف	143
36	رسالہ مبشراتِ حسنات مع تشریحات	148
37	باب پنجم ۔ نعتیہ کلام	191-202

Marfat.com

تقریظ

(ازقلم حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام محبوب سبحانی ہزاروی خطیب جامع مسجد غوثیہ حسن ابدال)

ابوالمعانی عارف ربانی کی تربیت ایک علمی خاندان میں ہوئی بیعت مقتدائے شریعت وطریقت حضرت پیر سیدنا مہر علی شاہ قدس سرۃ العزیز سے تھی تقویٰ وحسن تلاوت کی بناء پر محبوب الہی حضرت قبلہ بابو جی غلام محی الدین شاہ گولڑوی علیہ الرحمتہ کوٹ نجیب اللہ یا مضافات میں تشریف لاتے امامت کے فرائض عارف ربانی دیتے بلکہ دوران تعلیم بریلی شریف میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد فیصل آبادی علیہ الرحمتہ بھی آپکو ہی امامت کے فرائض سرانجام دینے کو کہتے۔ آپ جب حج بیت اللہ شریف کو گئے تو صلوۃ تسبیح کعبتہ اللہ شریف کے اندر مع دیگر اوراد بسکون ادا کی شب و روز محو عبادت رہتے فنافی اللہ کے مقام پر فائز تھے۔ پانچ ختم قرآن شریف مصلیٰ حنفی کے پاس کئے۔

هست عارف رابدل مہروفا   کار عارف جملہ باشد باصفا

همت عارف لقائے حق بود   زانکہ درحق فانی مطلق بود

ہرکہ عارف شد خدائے خویش را   درفنا بیند بقائے خویش را

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم کہ تمام عمر سنت پر عمل پیرا رہے بلکہ بعداز وفات بھی حدیث مبارک (مالت یدہ رواہ البخاری) پر عمل کیا اور دار بقا کو رجوع کیا۔

صورت از بیصورتی آمد بروں   باز شد انا الیہ راجعون

کتاب ''تذکرہ عارف ربانی'' کی ترتیب وتالیف میں عزیز القدر والفخر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی نے جوعرق ریزی کی وہ قابل صد تحسین ہے۔ رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنیٰ۔ خالق کائنات جل جلالہ مصنف کی عمروعمل وصحت وفیض میں برکت عطا کرے۔ مزید کافی وشافی ووافی صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے۔ ملت اسلامیہ میں مقبول دنیا وآخرت میں نافع کامل فرمائے (آمین)

بالائے سرش زہوشمندی   میتافت ستارہ بلندی

مراد ما نصیحت بود گفتیم   حوالت باخدا کردیم رفیتم

مگر صاحب دلے روز برحمت   کند در کار درویشاں دعائے

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین

خدا درانتظار حمد مانیست محمد چشم برراہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفٰے بس محمد حامد حمد خدا بس

سرکار دو عالم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتے ہیں ماعبد ناک (اے اللہ ہم نے تیرا حق عبادت ادا نہیں کیا) جبکہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود نہیں بھیج سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد واصحابہ وبارک وسلم۔

امابعد:۔حضرت شیخ محقق محدث دہلوی عبدالحق بن سیف الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ ''اخبار الاخیار '' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ '' جب انسان اہل کمال کی صحبت اور عارفوں کے دیدار جمال سے بے بہرہ ہو جائے تو اس وقت ان بزرگوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی باعث ہمت افزائی اور تاریکیوں کو ختم کرنے والا ہے انکے حالات سے واقف ہونے سے وہی اثر ہوتا ہے۔ جو انکی صحبت سے کیونکہ درحقیقت یہ بھی انکی صحبت میں رہنے کے مترادف ہے۔ اس لیے کہ جمال کدورت انسانی اور صورت عنصری کے حجاب سے زیادہ صاف ستھرا ہے اگر حسن عقیدت

Marfat.com

ہوتو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے۔اسی وجہ سے ہر زمانہ میں بزرگوں کے اخلاق و عادات کو ضبط تحریر میں لاکر محفوظ کرلیا جاتا ہےان کو ہر محفل و مجلس میں پڑھا جاتا ہےجس سے انکا جمال اور زیادہ مزین ہوجاتا ہے علاوہ ازیں اس سے طمانیت اور عبرت نصیحت کے علاوہ اور بھی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں جن میں سب سے پہلا یہ کہ اولیائے کرام کا وجود ایک ہمہ گیر رحمت اور عام نعمت ہے اور بموجب حکم خداوندی '' واما بنعمة ربک فحدث '' ان بزرگوں کے حالات کو بیان کرنا ضروری ہے جو دراصل اس عظیم نعمت کا شکر ہے اور ان بزرگوں سے عقیدت رکھنا اور محبت رکھنا ضروری ہے۔

ہر کس کہ کمال اولیا رانہ شناخت   ایں نعمت خاص بے بہارا نہ شناخت
پس شکر نہ گفت وحب ایشاں نگزید   میداں بیقین کہ اوخدارانہ شناخت

(جس نے اولیاء کرام کے کمالات کونہیں پہچانا اُس نے مفت میں خاص نعمت کی قدر و قیمت نہ جانی اُس نے نہ تو شکرادا کیا اور نہ انکی محبت کو اپنایا یقین رکھو کہ اُس نے خدا کو بھی نہیں پہچانا) دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعث رحمت قربت ہے اس لیے کہ عاشق کو اپنے محبوب کا تذکرہ اچھا لگتا ہےاور محبوب بھی عاشق کا ذکر پسند کرتا ہےغرضیکہ ان بزرگوں کا تذکرہ ایسی عبادت ہے جسے ہر آدمی محنت و مشقت کے بغیر ہر حال ادا کرسکتا ہےاور اللہ تعالیٰ کا قرب اس طرح اسے نصیب ہوسکتا ہے ۔ویسے بھی ماضی و حال کے واقعات اور قصے کہانیاں سننا لوگوں کی عادت میں داخل ہوگیا ہے پس بزرگوں کے حالات کا سننا جو باعث سعادت دارین بھی ہے زیادہ اچھا ہے تاکہ طبعیت کی یہ خواہش بھی پوری ہوجائے اور عبادت بھی ہوجائے دوسرے یہ کہ ذاکر و مذکور میں ایک ایسی نسبت و محبت کی ضرورت ہے جو باعث ذکر ہو اور بزرگوں کے حالات و واقعات سننے سے قلب میں بہت جلد ایسی ہی ایک امتیازی نسبت حاصل ہوتی ہے اور یہ فطری بات ہے کہ بزرگوں کے حالات سن کر ہر شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ان کو

Marfat.com

یہ سعادت ابدی صرف اس لیے حاصل ہوئی کہ وہ حسن عمل کے پیکر تھے جس سے خود اس کے دل میں لامحالہ حسن عمل کی طرف قدم بڑھانے کا ایک لازوال جذبہ پیدا ہو جائے گا نیز یہ بھی ممکن ہے کہ یہ پاکیزہ ارواح ہمارے اس طرح یاد کرنے سے خوش ہوں اور اس کے عوض میں وہ ہمیں عالم آخرت میں یاد کریں اور مدد کے لیے اپنے دروازے کو طالب کے لیے کھول دیں علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ جب انسان بزرگوں کو خیر سے یاد کرے گا تو اس سے بھی دوسرے لوگوں کا یہ معاملہ ہوگا کیونکہ کما تدین تدان یعنی جیسا تم اوروں کے ساتھ معاملہ کرو گے تمھارے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوگا ''رب ھب لی حکماً والحقنی بالصالحین واجعل لی لسان صدق فی الاخرین'' (اے پروردگار مجھے عقل وحکمت عطا فرما اور مجھے زمرہ صالحین میں رکھ اور مجھے آنے والوں میں صدق بیانی عطا فرما)۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زمانہ طالب علمی میں چند ایک مقالے مختلف امتحانوں کے لیے لکھے جن میں ''حضرت شیخ القرآن کی دینی وملی خدمات'' (ایم اے اسلامیات) ''حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عربی زبان وادب میں خدمات'' (فاضل عربی) ''حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی عربی زبانی وادب میں خدمات'' (ایم اے عربی) ''تورات کی کتاب پیدائش کا قرآن حکیم کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ'' (پی ایچ ڈی) جبکہ درجنوں مضامین ملکی وغیر ملکی تحقیقی وعلمی رسائل کی زینت بنے' ایک سو سے زائد مضامین اخبارات ورسائل میں شائع ہوئے اس دوران تین سال کے لیے امریکہ چلا گیا وہاں کئی ایک اردو اخبارات میں مضامین مختلف مواقع پر شائع ہوئے۔ جون 2003ء میں پاکستان واپسی پر جد امجد حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق پیر محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی'' کی سوانح حیات لکھنی شروع کی جو انتہائی مختصر مدت میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اسی دوران راقم الحروف کی کتاب'' مقالات ہزاروی'' بھی شائع ہوئی۔

Marfat.com

حضرت شیخ القرآنؒ کی سوانح حیات لکھنے کے دوران حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کی کئی ایک قلمی تحریروں سے خاصی مدد ملی۔ حضرت مولانا ابوالمعانی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ القرآنؒ کے وصال پر ایک کتاب آپ سے متعلق لکھنی شروع کی اور اُس کا نام '' فیضان شیخ القرآن '' رکھا یہ کتاب مکمل نہ ہوسکی صرف ابتدائی طور پر خاندانی حالات پر کچھ صفحات لکھے گئے اور حضرتؒ نے اپنے برادر اکبر حضرت شیخ القرآنؒ سے متعلق ایک درجن کے قریب مناقب لکھیں علاوہ ازیں حضرت شیخ القرآنؒ کے خطوط کو جو آپ کے نام تھے ایک جگہ جمع کردیا راقم الحروف نے تقریباً آٹھ صد صفحات پر مشتمل کتاب کا نام '' فیضان شیخ القرآن'' ہی رکھا اس کتاب کے لکھنے کے دوران راقم الحروف نے چند بار خواب میں حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی کو دیگر کئی بزرگوں کے ہمراہ دیکھا جس میں آپ کو انتہائی مسرور پایا جو میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے چنانچہ '' فیضان شیخ القرآن '' کے مکمل ہونے پر دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی کی سوانح حیات مختصر و جامع انداز میں شائع کی جائے الحمدللہ ایک ماہ کے عرصہ میں یہ کتاب تحریری مراحل مکمل کرچکی ہے۔

کتابوں کی تصنیف وتالیف میں اظہار تشکر کی روایت بڑی خوشگوار ہے محض لفظی طور پر نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں شکر ادا کرتا ہوں کہ جس کے خصوصی فضل وکرم سے ناچیز اس قابل ہے کہ کچھ تحریر کرسکے لاکھوں کروڑوں درود وسلام سرکار دوعالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جن کے ایک غلام (ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ) کی سوانح حیات ترتیب دینے کی مجھے سعادت ملی ہے میں اپنے والد ماجد جانشین شیخ القرآن محقق ابن محقق حضرت پیر مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی زیب آستانہ عالیہ چشتیہ غوثیہ مہر آباد شریف وزیرآباد کے حضور ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جن کے حوصلہ وتعاون سے ہر مشکل آسان ہوگئی آپ نے کتاب کے بعض حصوں کو پڑھا اور اغلاط کی اصلاح فرمائی۔

Marfat.com

خاندان وآباؤاجداد سے متعلق معلومات کے لیے حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانیؒ کی قلمی تحریروں سے خاصہ فائدہ اُٹھایا علاوہ ازیں جب حضرت شیخ القرآنؒ سے متعلق 1986ء میں یونیورسٹی کے زیر اہتمام مقالہ لکھ رہا تھا (جس پر ایم اے اسلامیات میں پنجاب بھر میں اوّل پوزیشن پر گولڈ میڈل ملا) اس دوران حضرت استاد العلماء مولانا عبدالرزاقؒ موضع گوھد و حضرت مولانا حکیم منظور الٰہی موضع گوھد و اور بھوئی میں مقیم حضرت شیخ القرآنؒ کی ہمشیرہ مرحومہ و مغفورہ سے معلومات جمع کیں۔ اس ضمن میں حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام محبوب سبحانی ہزاروی حسن ابدال کی بھرپور معاونت حاصل رہی۔ کتاب کی طباعت میں حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی ہزاروی حسن ابدال اور برادر اکبر صاحبزادہ محمد عارف ہزاروی کا بھی بے حد ممنون ہوں جن کی ذاتی دلچسپی سے یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

یہ ایک فطرتی امر ہے کہ دوران تحریر و کتابت غلطی ہو جاتی ہے اغلاط کو درست کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن پھر بھی اگر عبارت میں سقم یا محاورہ کی غلطی، قلم کی لغزش نظر آئے تو اسے میری کم فہمی اور کم مائیگی پر محمول کر کے درگذر کرتے ہوئے ازراہ عنایت مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کر دیا جائے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ اس خدمت کو شرف قبولیت عطاء فرمائے تعاون کرنے والے احباب کو اس کا بہت اجر و جزا عنایت فرمائے۔

ایں دعا ازمن واز جملہ جہاں آمین باد

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

مہر آباد شریف وزیر آباد گوجرانوالہ

یکم جنوری 2004ء

Marfat.com

باب اول　　　　خاندان وآبائے کرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمین ٥ الرحمٰن الرحیم ٥ مالک یوم الدین ٥ والصلوٰۃ والسلام علی رسوله سیدنا الانبیاء والمرسلین رحمته للعالمین انیس الغریبین محب الفقراء والمساکین سیدنا و مولنا محمد وعلیٰ آله الطیبین الطاهرین واصحابه الباهرین الکاملین واولیاء ملته وعلیٰ عباده اجمعین اما بعد.

حمد وثنا:

حمد وثنا اُس پروردگار کے لیے جس نے کائنات کو پیدا فرمایا جو ذات اول و آخر ظاہر و باطن ہے اور جسے ہر چیز کا علم ہے۔ **هو الاول و الآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء علیم** (القرآن الکریم) (وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن وہی سب کچھ جانتا ہے)

سب حمد وثنا اس حکیم و علیم و عزیز کے لیے جس کے قبضہ اختیار میں کائنات کی ہر شے ہے۔

قل اللهم ملک الملک تو تی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشآء بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر (القرآن الکریم) (یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے)

بقول حضرت شیخ عطار رحمتہ اللہ علیہ:

حمد بے حد مر خدائے پاک را　　　آں کہ ایماں داد مشت خاک را

Marfat.com

مدح رسول خدا ﷺ: ہزاروں لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اہل عالم کے مقتدا' محبوب خدا ' روح روان عالم' انسان عین وجود' دلیل کعبہ مقصود' کاشف سرمکنون' خازن علم مخزون' قبلہ اصحاب صدق وصفا' کعبہ ارباب حلم وحیا' وارث علوم اولین' مورث کمالات آخرین' حجت حق الیقین' تفسیر قرآن مبین' سند انبیاء ومرسلین' سرور بنی آدم' تاجدار مدنی' شہباز کون ومکان' بحر حقیقت عرفاں' ختم الرسل مولائے کل دانائے سبل شفیع المذنبین آئینہ جمال کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر کہ جن کی شان حق میں سبحانہ کا فرمان ہے۔

" لو لاک لما خلقت الافلاک و لو لاک لما اظهر ت الربوبية "

(اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا)

اِس ذات صفات کی جامع تعریف کوئی انسان کیسے کر سکتا ہے کیونکہ بقول حضرت حسان بن ثابتؓ

واحسن منک لم ترقط عینی   واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب   کانک قدخلقت کما تشاء

اور پھر یہ بات بھی پیش نظر ہے:

لا یمکن الثناء کما کان حقه   بعداز خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرور دو عالم ﷺ کو وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہ ملا وہ سنایا جو کسی کان نے نہ سنا وہ دکھایا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا۔

" فا و حی الی عبده ما او حیٰ " (القرآن کریم) (پس وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی)

بلغ العلی بکماله   کشف الدجی بجماله
حسنت جمع خصاله   صلوا علیه و آله

خالق ارض وسما نے اپنے محبوب کو محاسن سے مزین کیا اور ایسا کیا کہ لامحالہ یہ کہنا ہی پڑتا ہے" لیس فی الدارین غیرک یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یا پھر یوں کہیے کہ:

Marfat.com

اُن کی عظمت کی جھلک دیکھ کے معراج کی رات
کب سے جبرائیل کی خواہش ہے بشر ہو جائے

بے حد درود وسلام اُس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جن کے آنے سے کائنات کی جان میں جان آ گئی جنکے انوار سے مشرق و مغرب جگمگا اُٹھے۔ درود وسلام اُس " نور مبین" پر جو " کتاب مبین " لے کر آیا۔

وہ آئے اور آئے بھی قرآں لئے ہوئے
تزئین کائنات کا ساماں لئے ہوئے

لازوال ابدی صداقتوں کے اس مجموعہ کے بارے میں اقبال نے کیا خوب فرمایا:

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است وقدیم
نوع انساں را پیام آخرین
حامل او رحمتہ للعالمین

افضل عالم اور فخر آدم و بنی آدم کے طفیل امت مصطفےٰ کو بھی سب امتوں سے فضلیت مل گئی "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس " (القرآن کریم) ۔(تم بہتر ہوان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں)۔

توصیف اصحاب و اہل بیت مصطفےٰ ﷺ: اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔" محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم ترھم رکعا سجداً یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل "(القرآن الکریم) (محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدہ میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے انکی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ انکی صفت تورات میں ہے اور انکی صفت انجیل میں)۔

Marfat.com

حضرت امیر المومنین عمر فاروق ؓ راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ''اصحابی کالنجوم بایهم اقتد یتم اهتدیتم ''(میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی پیروی کروگے راہ راست پاؤ گے)۔

اصدق الصادقین سید المتقین　　　چشم وگوش وزارت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل　　　ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

ابوداؤد شریف کی حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو مخاطب کرکے فرمایا ''اما انک یاابابکر اول من یدخل الجنة من امتی '' (اے ابوبکر سن لو میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں داخل ہوگے)

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر　　　اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی ہم زبان نبی　　　جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

ترمذی شریف کی حدیث فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ''(اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا)۔

درمنثور قرآں کی سلک بہی　　　زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ　　　حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

غزوہ تبوک کی مہم کے دوران حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان غنی ؓ کی فیاضی پر اس قدر خوش ہوئے فرمایا ''ماضر عثمان ما عمل بعد هذا الیوم '' (آج کے بعد عثمان کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا)

مرتضی شیر حق اشجع الاشجعین　　　ساقی شیر وشربت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن　　　پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ترمذی شریف کی حدیث ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " انا مدینه العلم وعلی بابها" (میں علم کا شہراور علی اس کا دروازہ ہے)۔

صحابہ وہ جنہیں ہر صبح عید حاصل تھی
نبی کا قرب حاصل تھا نبی کی دید حاصل تھی

اہل بیت اطہار کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

" انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا " (القرآن الکریم) (بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمھیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے)۔

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور محبت وعشق کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری امر ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات (امھات المومنین) اور اولاد مکرم کا ادب واحترام بھی ضروری ہے ان سے محبت ونیازمندی واجب اور عین ایمان ہے ارشاد ربانی:

" قل لا اسلکم علیه اجراً الا المودة فی القربی " (القرآن الکریم)
(آپ فرمادیجئے میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت)

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

یا اهل بیت رسول الله حبکم — فرض من الله فی القرآن انزله
کفاکم من عظیم القدر انکم — من لم یصل علیکم لاصلوة له

(اے اہل بیت رسول اللہ ﷺ آپ سے محبت رکھنا اللہ نے قرآن مجید میں جو اُس نے نازل کیا ہے فرض قرار دیا ہے۔ تمھاری عظمت وشان کے لیے صرف یہی کافی ہے کہ جس نے آپ پر درود نہ پڑھا اُس کی نماز قبول ہی نہ ہوگی)۔

Marfat.com

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ نے کیا خوب عقیدت کا اظہار فرمایا:

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم ردکنی ورقبول — من دست و دامان آل رسول ؑ

نبی روف ورحیم ہادی اعظم ﷺ حب اہل بیت اطہار ؑصحابہ کرام کی تعلیم دیتے ہوئے ارشادفرمایا: '' اثبتک علی الصراط اشدکم حبا لا ھل بیتی و لا صحابی '' (تم میں سے پل صراط پرزیادہ ثابت قدم وہی ہوگا جومیرے اہل بیت اور صحابہ کرام کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہوگا)۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور — نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی

فضائل اولیا عظام: ارشادربانی ہے '' ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً (القرآن الکریم)۔ (جواللہ اوراُس کے رسول کاحکم مانے تواُسے اُنکا ساتھ ملے گاجن پر اللہ نے فضل کیایعنی انبیاءاورصدیق اورشہدااورنیک لوگ اورکیاہی اچھے ساتھی ہیں)۔

ہر کہ خواہد ھم نشینی باخدا — اونشیند در حضور اولیاء

قرآن کریم نے اولیاء کرام کے مقام، پہچان اورانجام کاذکران الفاظ میں کیاہے۔

'' الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یخزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمت اللہ ذالک ھو الفوز العظیم '' (القرآن الکریم) خبردار بے شک اللہ کے ولیوں پرنہ کوئی خوف نہ کچھ غم ہے وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اورآخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے)۔

Marfat.com

ابوداؤد نے حضرت عمر فاروق ؓ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید لیکن قیامت کے دن قرب الٰہی کی وجہ سے انبیاء وشہدا ان پر رشک کریں گے صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں بتایئے وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں نہ اُن میں کوئی رشتہ ہے اور نہ ہی مالی منفعت بخدا ان کے چہرے سراپا نور ہوں گے اور نور کے ممبروں پر جلوہ افروز ہوں گے دوسرے لوگ خوف زدہ ہوں گے اور انہیں کوئی خوف نہ ہوگا لوگ حزن و ملال میں مبتلا ہوں گے انہیں کوئی حزن و ملال نہ ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔**

موطا امام مالک میں سند صحیح سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میری محبت ان کے لیے واجب و لازم ہوگئی ہے جو آپس میں میرے واسطے محبت رکھتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور میری ہی وجہ سے آپس میں دیتے لیتے ہیں"۔اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "**یحبھم ویحبونه**" (القرآن الکریم)۔(وہ اللہ کے پیارے اللہ اُنکا پیارا) عرفان الٰہی کے لیے کوئی شخص بظاہر یا باطن بغیر انبیاء کرام واولیاء عظام اللہ تبارک و تعالیٰ تک رسائی نہیں حاصل کرسکتا بقول مولانا رومؒ ۔

بے عنایات حق و خاصان حق   گر ملک باشد سیہ گردد ورق

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

سر حق از کتاب نتواں یافت   لیس تلک الرموز فی الاوراق

(حق تعالیٰ کا راز کتابوں کے اندر نہیں ملتا اس لیے کہ اسرار ورموز کی باتیں کتابوں کے اوراق سے بہت بالاتر ہیں) اس لیے اولیاء کرام کی بارگاہ میں حاضری دینا ضروری ہے کیونکہ نبی علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔

Marfat.com

" الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ " (شیخ اپنے مریدوں میں یونہی ہے جیسے نبی اپنی امت میں) چنانچہ قرآن کریم اولیاء کرام کی بارگاہ میں حاضری کا حکم دیتا ہے۔ " یاایھا الذین امنوا اتقو اللہ و کونوا مع الصدقین " (القرآن الکریم) (اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ) دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا " واتبع سبیل من اناب الی "(القرآن الکریم) (اور اس کی راہ چل جو میرے طرف رجوع لایا)۔ اللہ کے مقبول و محبوب بندوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا یہاں تک قرآن کریم نے فرمایا کہ تمھاری نظریں انہیں چھوڑ کر کسی اور پر نہ پڑیں، فرمایا " واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینک عنھم " (القرآن الکریم) (اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمھاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر کسی اور پر نہ پڑیں) مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

بجز روئے تو گردیدست چشم　　　نے بینم ازیں افزوں گنا ہے

حرف دل: اسلام دین فطرت ہے اور ابدی دین ہے اللہ رب العزت نے اپنے پیغام کو بندوں تک پہنچانے کے لیے پہلے انبیاء و رسل اس کائنات فانی میں مبعوث فرمائے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفٰے ﷺ پر نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو گیا اب تبلیغ دین اصلاح اعمال اور معاشرہ کی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے علماء و اولیاء کرام تبلیغ دین، رشد و ہدایت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں اس کام کے لیے ہر دور میں بڑے بڑے علماء اور جید اولیاء اللہ تشریف لاتے رہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی متعدد احادیث اس بات پر شاہد ہیں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی " کہ امت کبھی ایسے گروہ سے جو نیکی پر ہوں خالی نہیں ہوتی نیز یہ کہ ہمیشہ میری امت کے چالیس ہزار افراد ابراہیم علیہ السلام کی خصلت کے ہوں گے "۔

Marfat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''الابدال امتی اربعون اثنا عشر فی العراق وثمانیة وعشرون فی الشام'' (میری امت کے ابدال چالیس ہیں جن میں سے بارہ عراق اور اٹھائیس شام میں ہیں) بعض صوفیاء کرام نے اس حدیث کی تشریح یوں کی ہے کہ آپؐ نے پوری کائنات کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا نصف شرقی مراد عراق نصف غربی مراد شام ہے۔ حصہ مشرقی میں عراق خراسان ہندوستان ترکستان وغیرہ کے علاقے اور غربی میں شام حصہ مغربی ممالک شامل ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں '' خداوند تعالیٰ روئے زمین کو بلا سبب قائم نہیں رکھتا پس وہ ہرگز اس امت کو بھی بغیر ولی کے نہیں رکھتا '' برصغیر کے اندر اسلام اولیاء عظام وصوفیا کرام کی شبانہ روز کوششوں سے پھیلا۔ یہاں مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ محمد بن قاسمؒ کے ذریعہ ۷۱۲ء میں ہوا پھر کچھ ہی عرصہ میں ملک سندھ کشمیر تک اسلامی حکومت قائم ہوگئی۔ بعد میں ہندوستان کے اندر اسلام کا پودا ترکی النسل غزنوی حکمرانوں نے لگایا سلطان محمود غزنوی نے ۴۱۷ھ / ۱۰۲۷ء میں لاہور کو فتح کیا اور یہاں ایک مستحکم اسلامی ریاست قائم کر کے اسلامی تہذیب و تمدن کو پروان چڑھایا پہلے سلاطین دہلی اور پھر مغلیہ خاندان کے فرمانبرواؤں نے برصغیر پر حکومت کی۔ برصغیر کے اندر اشاعت اسلام کے سلسلہ میں مسلم عرب تاجروں نے جہاں بڑا اہم کردار ادا کیا وہاں مختلف سلسلوں سے وابستہ صوفیا واولیاء کرام اسلام کی تبلیغ اور آسان تعلیمات کی بدولت ہندوں کو ذات پات کے جھگڑوں سے بچا کر دین اسلام میں داخل کرنے لگے۔ محمود غزنوی کی تخت نشینی سے بہت پہلے حضرت شیخ صفی الدین گازرونیؒ اوچ شریف بہاولپور اور حضرت اسماعیل بخاریؒ اور پھر انکے بعد حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نے لاہور کو مرکز بنایا جنکی تبلیغی کوششوں سے ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

یوں تو اولیاء کرام کے بہت سے سلسلے مثلاً جنیدیہ، زیدیہ، واحدیہ، نوریہ، طیفوریہ، ادھمیہ، محاسبیہ، سہلیہ، قصاریہ، حکیمیہ، خرازیہ، خفیفیہ، سیاریہ وغیرھم ہیں اور ان تمام سلاسل کے بزرگوں کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں بقول شاعر:

ہر جاکہ بود شیخے دیوانہ او باشم　　　ہر جاکہ بود شمع پروانہ او باشم

(جہاں کوئی بزرگ ہے میں اس کا شیدا ہوں جہاں کوئی شمع ہے میں اس کا پروانہ ہوں) لیکن جو سلسلے بہت مشہور ہوئے اور علماء مشائخ کی اکثریت جن سے نسبت رکھتی ہے وہ چار ہیں، سلسلہ قادریہ جس کے پیشوا قطب ربانی مقبول صمدانی غوث الثقلین، سلطان طریقت، برہان شریعت گنج معرفت پیشوائے اولیاء حضرت ابو محمد شاہ محی الدین سید عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی المعروف غوث اعظمؒ ہیں۔ سلسلہ چشتیہ کے رہنما و رہبر نائب رسول فی الہند شیخ المشائخ مرکز عاشقاں، قبلہ چشتیاں، سرتاج ولایت خواجگان حضرت غریب نواز معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیریؒ، سلسلہ نقشبندیہ کے مرکز و محور زین الاسلام، داعی عصر یگانہ دہر، شاہ محققان حضرت شیخ المشائخ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ اور چوتھا سلسلہ سہروردیہ ہے جو برگزیدہ عالم استاد عارفاں، مقتدائے اولیاء، پیر واصلاں، بدر شریعت رہبر کاملاں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے منسوب ہے۔

ان چاروں سلاسل کے عظیم بزرگان دین نے برصغیر کے کونے کونے کو اپنے نور قلب سے منور فرمایا سلسلہ قادریہ کے اولیاء عظام میں سے خاص طور پر قابل ذکر سید محمد غوث قادریؒ اوچ حلبی، حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ حضرت میاں میر قادریؒ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ حضرت شیخ عبد الاحدؒ حضرت شاہ ابو المعالی لاہوریؒ حضرت مخدوم شیر شاہؒ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے لاکھوں ہندوؤں کو حلقہ بگوش اسلام کیا متاخرین میں امام اہل سنت احمد رضا خاں بریلویؒ حضرت حامد رضا خان بریلویؒ خواجہ عبد الرحمن چھوہرویؒ، حضرت سید دیدار علی شاہ الوریؒ، مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ اجمعین نے نہ صرف غیر مسلموں کو راہ راست پر لائے بلکہ تقریروں کے ذریعے بدعقیدگی کے خلاف معروف جہاد رہے۔

Marfat.com

سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے دہلی حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے جنوبی پنجاب حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ اطراف دہلی حضرت بندہ نواز گیسودراز نے گلبرگہ، پونا، بلگام کے اضلاع حضرت نظام الدین اورنگ آبادی نے دکن حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ اور حضرت خواجہ پیر سیدنا مہر علی شاہؒ نے اپنے اپنے مراکز پر تبلیغ اسلام کے فریضہ کو جاری رکھا ہزاروں لاکھوں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا اور یوں اسلام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ خاندان چشتیہ کا نام روشن کرتے رہے۔

سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ ،حضرت ایشانؒ، حضرت آدم بنوریؒ، حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ، حضرت نور محمد پٹنی، حضرت شیخ حمید بنگالی، شیخ طاہر بدخشی، حضرت عبدالاحد سرہندی، حضرت بابا فیض محمد تراہیؒ، حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ، حضرت شاہ رکن الدین الوری، حضرت سائیں توکل شاہ انبالویؒ، حضرت حافظ جماعت علی شاہ علی پوری، حضرت پیر جماعت علی شاہ ثانی علی پوری اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری تبلیغ دین میں کوشاں رہے۔

خاندان سہروردیہ کے چشم چراغ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ، حضرت سید جلال الدین بخاریؒ، حضرت مخدوم جہانیاں جلال الدینؒ جہاں گشت، حضرت سید احمد المعروف بہ سخی سرورؒ، حضرت شاہ رکن عالمؒ، حضرت شیخ حمید الدین حاکمؒ، حضرت شہباز قلندرؒ، حضرت حاجی اسحاق سندھی، شیخ جلال الدین تبریزیؒ، حضرت جلاد مجرد بہلٹی، حضرت شاہ دولہ دریائی گجراتیؒ نے بھی برصغیر کے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ دین کے لیے شبانہ روز کوششیں کرتے رہے۔

Marfat.com

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر میں انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے بارے میں یکسر تبدیل ہوگیا مغلیہ حکومت کے خاتمہ کے ساتھ ہی مسلمانوں کے لیے ایک تاریک دور شروع ہوا۔ انگریزوں نے برصغیر میں اپنے تسلط کو دوام دینے کے لیے اس انداز سے سوچنا شروع کردیا کہ مسلمانوں کے تشخص اور ان کے انداز فکر کو کس طرح بدلہ جاسکتا ہے اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کے لیے انگریزوں نے پہلے پہل مغربی علماء کی جماعتیں تیار کیں عیسائیوں یہودیوں نے اسلام، قرآن اور نبی رحمت ﷺ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کردی۔ پھر وہ دور شروع ہوا کہ مسلمانوں کے اندر تفریق پیدا کرنے کے لیے انگریزوں نے ایسے فرقوں اور جماعتوں کی بنیاد ڈالی جنھوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے عقائد ونظریات پر منافقانہ متعصبانہ حملے شروع کردیے ان حالات میں سلاسل اربعہ کے علماء ومشائخ نے بڑا اہم کردار ادا کیا بڑے بڑے علمی مراکز قائم کیئے تحریر وتقریر اور خانقاہوں کے ذریعے بدعقیدگی کے اس سیلاب کے سامنے بند باندھ دیا اور عشق مصطفٰے ﷺ کی ایسی شمع روشن کی جس کے اُجالوں میں انگریزوں اور ہندوؤں سے پاکستان کی صورت میں آزادی حاصل کی۔

ارشاد ربانی " کونوا مع الصدقین " پر عمل پیرا ہونے کے لیے فرمان رسول اللہ ﷺ " تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین "(صالح اور نیک بندوں کے ذکر کے وقت اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے)اور " ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم " (انکی ہم نشینی اختیار کرنے والا بدبخت نہ ہوگا) کے فوائد ثمرات سے مزین ہونے اور ایک عاشق رسول عربی ﷺ کی عشق ومستی میں ڈوبی ہوئی باتیں سننے اور اپنے اخلاق وعادات صورت وسیرت کو متخلق باخلاق نبوی متبع سنت مصطفوی کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے اس پر اکتفا کیا:

احب الصالحین ولست منھم　　　لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

Marfat.com

زبدۃ العارفین قائم الیل صائم النہار صوفی باصفا حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی ؒ کی صحبت معنوی سے مستفیض و مستنیر ہونے کے واسطے حالات مبارکہ قلمبند کر کے ہدیہ ناظرین کررہاہوں تاکہ جولوگ اس میکیدہ عشق ومستی میں جسمانی طور پر حاضر ہوتے رہے اور جو حاضر نہ ہوسکے دونوں اپنے قلب وجگر کو الفت وعقیدت، ذہن ودماغ کو معنبر ومعطر اور اپنی روح کو سوزوگداز سے سرشار کرلیں۔

خاندانی پس منظر: اس پر اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ حضرت مولانا غلام ربانی ؒ ایک علمی خانوادے کے چشم وچراغ تھے اور یہ خداوند کریم کا خصوصی فضل وکرم ہے کہ اُس نے اس خاندان کو علم دین کی دولت سے مالا مال فرمایا اور آپ کے آباؤاجداد صدیوں سے علم و معرفت کے چراغ روشن کرتے چلے آئے '' فالحمد لله علی ذالک حمداً کثیراً ''۔

حضر ابوالمعانی مولانا غلام ربانی ؒ (قوم کرڑال) شجرہ نسب متعدد واسطوں سے محمد بن حنفیہ ؒ سے حضرت علی المرتضیٰ حیدر کرار ؓ سے ملتا ہے۔اخوند تورانی لفظ ہے اور بہت بڑے معتبر عالم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔آباؤاجداد اخوندزادہ کے لقب سے معروف محمد بن حنفیہ ؒ کی اولاد (علوی) دور خلافت راشدہ کے بعد عراق سے ایران ہجرت کر گئے اور پھر یہاں سے بٹ کران کی آبادی کا ایک حصہ ہرات کے علاقوں میں منتقل ہوگیا یہاں انہوں نے ہرات اور غزنی وغیرہ کے علاقوں میں حرب وضرب اور فن سپہ گری میں دسترس ونام پیدا کرلیا۔اور پشتو زبان میں درس وتدریس دیتے تھے۔پٹھان قوم کے مورث اعلیٰ قیس عبدالرشید صحابی رسول تھے۔حضرت موسیٰ ؑ کے زمانے میں یہ لوگ مصر اور فلسطین کے علاقوں سے ہجرت کر کے کرمان (ایران) اور افغانستان کی وادیوں میں آکر مقیم ہوگئے تاریخ پشتون مصنف سردار شیر محمد خان گنڈاپور اور دیگر اس موضوع پر لکھی ہوئی کتب سے معلوم ہوتا ہے قیس عبدالرشید کا سلسلہ نسب ۲۷ واسطوں سے ملک طالوت اور

Marfat.com

۴۵ واسطوں سے حضرت ابراہیمؑ جبکہ ۶۳ واسطوں سے حضرت آدمؑ سے ملتا ہے خراسان کے علاقہ جبل غور میں قیام پذیر تھے۔ حضرت خالدؓ کے مکتوب ملنے پر مدینہ منورہ حاضر ہو کر شرف اسلام قبول کیا اس پر نبی اکرم ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا '' قیس عبرانی اسم ہے اور میں عربی ہوں ان کا نام عبدالرشید تجویز کرتا ہوں '' فتح مکہ کے موقع پر ملک عبدالرشید (طالوت کی اولاد میں سے ہیں اور قرآن کریم نے انہیں ملک کے نام سے یاد کیا ہے لہذا انکی اولاد ملک کہلانے لگی) کی شجاعت کی خبر سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایک عظیم سلسلہ جاری ہوگا یہ میرے دین کی کشتی کا بطان ہے۔ ملک عبدالرشید بطان (بطان عربی لفظ جب عجم میں ہند پہنچا تو ب پ س ط ت اور بعد میں ٹ سے بدل کر پٹھان ہو گیا) کی شادی حضرت خالد بن ولیدؓ کی بیٹی سارہ سے ہوئی یہ واپس غورستان چلے آئے اور کوہستان کے علاقے میں جہاد میں مصروف رہے آپ ۴۱ھ میں ۷۷ سال کی عمر میں ایک جنگ میں شہید ہو گئے۔ انکے بیٹوں سٹر بن، سٹن، غور غشتی اور کڑائی/کرلانی (پیر خوانده) کی نسل سے ہی آج صوبہ سرحد اور قبائلی علاقے میں آباد ہیں۔

حضرت کے آباؤ اجداد بھی سوات کے علاقہ میں آ کر آباد ہو گئے اور یہاں جہاد میں مصروف رہے۔ سکھوں کے عہد میں اُنکے خلاف لڑائی جاری رکھی۔ شورش کاشمیری نے عہد ایوبی میں اہل سنت کے علماء و مشائخ کے خلاف اپنے رسالہ چٹان میں بہت کچھ لکھا۔ حضرت شیخ القرآنؒ کے بارے میں کہا '' میں انہیں کچھ نہیں کہتا کیونکہ انکا تعلق گولڑہ شریف سے ہے ہاں انکے بڑوں نے سید اسمٰعیل شہید کے خلاف لڑائی کی تھی'' اس کے جواب میں لاہور بیڈن روڈ پر ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں حضرت شیخ القرآنؒ نے تاریخی خطاب ارشاد فرمایا اس خطاب کو سینکڑوں علماء کرام نے سنا جو آج بھی اسے یاد کرتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا تھا '' شورش کاشمیری کی یہ بات کہ میرے آباؤ اجداد نے سید اسمٰعیل کے خلاف لڑائی کی تھی ہمارے مسلک اہل سنت کی تائید کرتی ہے کہ میرے آباء سکھوں کے خلاف جہاد میں مصروف تھے سید اسمٰعیل سکھوں کی جانب سے

Marfat.com

لڑتا ہوا مارا گیا تھا ''۔

آپ کے آبا علاقہ سوات سے تحصیل و ضلع ہری پور کے مشہور قصبہ کھلابٹ سے ایک میل دور داڑی در گڑی تشریف لائے اور یہاں داڑی کے گاؤں میں قیام پذیر ہوئے یہ گاؤں تربیلا ڈیم کی تعمیر کی بنا پر اپنا وجود کھو بیٹھا ہے اس گاؤں میں ایک خانقاہ ''داڑی والا بابا'' کے نام سے معروف تھی جو حضرت شیخ القرآنؒ کے آباؤ اجداد میں سے تھے اس مزار پر اکثر لوگ حاضری دیا کرتے تھے خاص طور پر آنکھوں کی بیماری والے آکر منتیں مانتے اور روحانی (باطنی) فیوض و برکات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ خاص ظاہری فیض سے یوں نوازے جاتے کہ آنکھیں تندرست ہو جاتی تھیں گویا یہ آستانہ مرجع خلائق جسمانی مرض کا روحانی شفا خانہ تھا۔

تیرے فضل و کرم کی دھوم ہے سارے زمانے میں
تیرے زہد و عمل کا ہر جگہ پرچار ہے بابا

داڑی سے نقل مکانی کر کے اخون صاحبؒ (آپ کے آباؤ اجداد اخونزادہ کے لقب سے معروف تھے) بنیاں ہری پور ہزارہ کا ایک مضافاتی گاؤں ہے یہاں تشریف لائے۔ حضرت شیخ القرآنؒ کے جد امجد اخونزادہ حضرت محمد عالم ہزارویؒ ۱۸۶۲ء / ۱۲۷۹ھ میں بنیاں چلے گئے مگر جلد ہی واپس چمبہ پنڈ آگئے تھے۔ بنیاں میں اخون صاحبؒ مزار مبارک مرجع خلائق ہے علاقہ کے لوگ آج بھی بڑی عقیدت و محبت رکھتے ہیں ''تاریخ ہزارہ'' میں ڈاکٹر شیر بہادر خان رقمطراز ہے ''زبانی تفتیش سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس گاؤں میں سب سے پرانے اہل علم جو بڑے بوڑھوں کو یاد ہیں مندرجہ ذیل اشخاص گذرے ہیں۔ جلال خان پنی سے کچھ عرصہ پہلے اخون صاحب مشہور دینی رہنما گذرے ہیں ان کا نام آج تک بہت عزت سے لیا جاتا ہے نام و شجرہ معلوم نہ ہو سکا۔ لیکن ان کا عزت و اکرام سے آج تک نام لینا ظاہر کرتا ہے کہ وہ ولی اللہ تھے ''۔

Marfat.com

آ چشم آرزو کہ گہرباریاں تو دیکھ		لٹتے ہیں صبح وشام خزانے نئے نئے

حضرت ابو المعانی ؒ کے آباؤ اجداد میں سے ماہر علم میراث استاذ العلماء اخونزادہ حضرت فقیر محمد غلام ؒ اور اُنکے چھوٹے برادر حضرت محمد نذیر تقریباً ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۶ء میں چمبہ پنڈ تحصیل وضلع ہری پور ہزارہ میں آکر سکونت اختیار کر لی۔ پھر علم وعرفاں کے بڑے بڑے مینارہ ہائے نور یہاں سے روشن ہوئے۔

چمبہ پنڈ ہری پور ہزارہ

یہ الفاظ ایک بہت بڑی حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ نامور عرب مورخ اور مفکر امیر شکیب ارسلان نے ''حاضر العالم الاسلامی جلد دوم ص ۱۹۷ '' میں لکھا ہے ''میری جان کی قسم اگر ساری دنیا میں اسلام کی نبض ڈوب جائے اور کہیں بھی اس میں زندگی کی رمق باقی نہ رہے تو بھی کوہ ہمالیہ اور کوہ ہندوکش کے درمیان بسنے والوں میں اسلام زندہ رہے گا اور انکا عزم جوان رہے گا''

صوبہ سرحد ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے کے دامن میں پھیلا ہوا وسیع وعریض علاقہ ہزارہ کے نام سے موسوم ہے پہلے یہ محض ایک ضلع تھا اب اسکی وسعت کے پیش نظر اسے ڈویژن کا درجہ دے دیا گیا ہے اس ضلع کی زمین سوائے چند چھوٹے میدانوں کے تمام پہاڑی ہے۔ ہری پور کے شمال میں علاقہ تناول اس سے اوپر بلیک مونٹین (کوہ اسود) سوات کوہستان اور چلاس کے علاقے ہیں شمال مشرق میں ایبٹ آباد مغرب میں دریائے سندھ جنوب میں راولپنڈی اور ضلع اٹک ہے۔

ہزارہ کا سب سے پرانا نام ''ابی ساریز'' Abisares تھا ۳۲۶ ق م میں سکندر اعظم کی آمد سے قبل یہاں کا حاکم ابی سارا تھا۔ سکندر اعظم نے جب ۳۲۷ ق م میں یہاں پر حملہ کیا تو اس وقت ہزارہ کے علاوہ کشمیر، راجوری اور بھمبر تک کے علاقے شامل تھے۔ دسویں صدی عیسوی تک ہزارہ ریاست اور کشمیر ایک ہی حصہ تھا۔ خان پور کے مقام پر ماہرین آثار قدیمہ نے

84230

Marfat.com

کھدائی کے دوران ایسی اشیاء دریافت کی ہیں جن سے ضلع ہزارہ کی قدامت کا واضح ثبوت ملتا ہے قدیم تاریخ میں اس ضلع کا ایک نام " اُراشہ غالباً مہابھارت کا " اُراگہ " ہے۔

بارہویں صدی عیسوی میں ترکوں کی آبادی وسط ایشیاء میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اس زمانہ میں فوجی افسروں کے عہدے سپاہیوں کی تعداد کے لحاظ سے تھے پنج ہزاری ہفت ہزاری اسی طرح ہزار سپاہیوں کا دستہ ہزارہ اور یہ دستے عموماً علاقہ کے نام سے پکارے جاتے تھے چنانچہ قوم قارلغ کے ایک ہزار سپاہیوں کا دستہ " ہزارہ قارلغ " کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔ امیر تیمور کی آمد ۱۳۹۸ء میں اس علاقے کا نام ہزارہ قارلغ مشہور ہو گیا۔

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علاقہ اکثر جنگ و جدل کا منظر پیش کرتا رہا۔ احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۷۳ء میں ہزارہ کے علاقہ پر کئی ایک حملے کیے بعد میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دور میں اہل ہزارہ پر بڑے مظالم ہوئے انگریزوں کی آمد پر شورشوں کے خاتمہ، مسائل و مقدمات کے فیصلہ کے لیے علاقہ کو مختلف جاگیروں کی شکل میں سرداروں کے سپرد کر دیا گیا۔

حسن ابدال سے ہری پور جاتے ہوئے قریباً ۲۰ کلومیٹر فاصلہ طے کرنے کے بعد اور ہری پور سے ۱۵ کلومیٹر پہلے لب سڑک ایک گاؤں سرائے گدائی کے نام سے مشہور ہے یہاں سے مشرق کی طرف کوٹ نجیب اللہ کا علاقہ ہے عہد سکھوں میں نجیب اللہ خان نے اپنا کوٹ بنا کر تھانہ بنایا اور اُس کے نام پر کوٹ نجیب اللہ مشہور ہو گیا (قلعہ کو کوٹ کہا جاتا ہے)۔ گدائی خان ترین نے سرائے گدائی کی تعمیر کی اور بعد میں عملداری سکھاں میں کوٹ نجیب اللہ کی آبادکاری کے دوران بہت سے ہندوں اور دیگر لوگوں نے سرائے گدائی کو آباد کیا۔ سرائے گدائی سے مغرب کی طرف تقریباً ۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر چھبہ بنڈ ہے اس گاؤں سے کچھ فاصلہ پر کوہ گندگر شمال مغرب کی سمت پھیلا ہوا ہے اسکی دوسری سمت پر تربیلا ڈیم جبکہ پہاڑ کے آخری حصہ کی چوٹی پر بڑا گاؤں سری کوٹ ہے۔

Marfat.com

کوٹ نجیب اللہ، سرائے گدائی، چمبہ پنڈ اور اس سے حقہ دیہات کا انتظام سکھوں کے عہد میں مقدم مشرف کے ذمہ تھے (مقدم کا خطاب اورنگ زیب کے عہد میں یہاں کے سرکردہ فرد چوہدری دولت بیگ کو ملا تھا) سرکار سکھاں نے مقدم مشرف کو ایک ہزار کی جاگیر عطا کی مقدم مشرف نے اپنی ذاتی شجاعت جوانمردی کی بدولت اس علاقہ میں امن وامان قائم کیا یوں یہ علاقہ شر وفساد سے محفوظ ہوگیا۔ مقدم مشرف کے اچھے اخلاق وحالت اور جوانمردی زبان زد خلائق ہے متعدد بار پٹھان، تمان زئی، تارخیلی، ترک اور سید خانی اس علاقے پر حملہ آور ہوئے مگر مقدم مشرف کی قوت وغلبہ کے سامنے بے بس رہے مقدم مشرف نے زندگی بھر شکست نہ کھائی بالآخر موضع چمبہ پنڈ میں ہونے والی ایک لڑائی میں دھوکہ سے شکست دی گئی اسی کے غم میں مقدم مشرف فوت ہوگیا۔ پھر مقدم مشرف کی اولاد ان علاقوں پر قابض ہوگئی۔ یوں عہد اسلام، عہد سکھاں اور عہد سرکار انگریزی کے وقت یہ خاندان ان دیہات کی نگہبانی کرتا رہا۔

چمبہ پنڈ عہد اسلام میں قوم گوجر کے قبضہ میں تھا مقدم مشرف نے عہد سکھاں میں شورش، فتنہ وفساد اور بیرونی حملے روکنے کے لیے اس کوٹ نجیب اللہ سے الگ کر کے اپنے بیٹے مقدم میر احمد کو دے دیا تھا اس نے حضرت شیخ القرآنؒ کے جد امجد حضرت مولانا محمد عالمؒ کی علمی قابلیت اور دینی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے چمبہ پنڈ سے ملحقہ ۱۰۰ کنال زمین آپ کو عطا کی۔

چمبہ پنڈ کا ذکر میجر ایبٹ کی ڈائری کے اوراق میں بھی ہے میجر ایبٹ نے جون ۱۸۴۹ء کو ہزارہ کے علاقے کا تفصیلی دورہ کیا اس علاقے کی آب وہوا، صحت وافزاء مقامات سرکردہ افراد کے حالات کا جائزہ لیا اور روزانہ ڈائری میں انہیں نوٹ کرتا رہا (اسکی تفصیل ڈاکٹر شیر بہادر خان کی کتاب تاریخ ہزارہ میں موجود ہے) چنانچہ میجر ایبٹ ۲۴ جون ۱۸۴۹ء کو موضع چمبہ بھی گیا اور وہاں کے حالات کا جائزہ لیا۔

Marfat.com

سرائے گدائی سے چمبہ پنڈ جانے کے لیے پہلے لوگ پیدل یا مال بردار جانوروں پر سوار ہوکر جاتے تھے راستہ میں ایک بڑی ندی بھی آتی ہے عام دنوں میں کم پانی کے باعث لوگ آسانی سے گذرتے ہیں لیکن بارشوں کے موسم میں کناروں پر بیٹھ کے پانی اترنے کا انتظار کیا جاتا ہے کچھ عرصہ سے اب پختہ سڑک بن چکی ہے بجلی آجانے سے لوگ خوشحال ہو چکے ہیں اور اب علاقے کے لوگوں کو ٹیلی فون کی سہولت بھی میسر آگئی ہے گاؤں میں داخل ہوتے ہی پہلے بچوں کا سکول اور سامنے گاؤں کی واحد جامع مسجد غوثیہ نظر آتی ہے جسے حضرت شیخ القرآنؒ کے آباؤ اجداد نے تعمیر کیا تھا تعمیر نو سے مسجد کے حسن ونکھار میں خوب اضافہ ہو چکا ہے۔ گاؤں کی آبادی (۴۰۰۰) چار ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔ گاؤں کے مشرق اور جنوب میں دو قبرستان ہیں جو خاصے قدیم ہیں یہاں قدیم زمانے کے دو بزرگوں کے مزار بھی ہیں جنہیں ''شہید بابا کی یادگار'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہاں سالانہ عرس بھی ہوتا ہے جس میں علاقہ کے لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ یہاں کی عام زبان پنجابی کی ایک شاخ ہے اس کو پشتو سے تمیز کرنے کے لیے ''ہندکو'' کہا جاتا ہے۔ چمبہ اور ملحقہ دیہات ہیں۔ پٹھان، کرڑال، گوجر، مغل، سید، شیخ، گکھڑ اور ڈھونڈ وغیرہ خاندان آباد ہیں۔ لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی ہے تعلیم عام ہونے کی وجہ سے اکثر نوجوان مختلف فیکٹریوں میں کام کی غرض سے جاتے ہیں۔ یہاں کی آب وہوا صاف ستھری، پانی انتہائی میٹھا اور شام کو سورج غروب ہونے کا منظر بڑا دلکش ہوتا ہے جب کوہ گندگر کے عقب میں سورج آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے تو پہاڑ کا سایہ دور تک پھیل جاتا ہے۔

آج تو یہ علاقہ آباد ہے مگر آج سے دواڑھائی صدیاں قبل انسانی آبادی کے نام سے کچھ اتنا زیادہ واقف نہ تھا آجکل تو ہر گھر میں پانی کی سہولت موجود ہے اور چمبہ گاؤں کے قبرستان میں پانی کا چشمہ جاری وساری ہے جو عرصہ دراز سے حضرت شیخ القرآنؒ کے جد امجد حضرت مولانا محمد عالمؒ کی کرامت کا منہ بولتا ثبوت ہے ابل علاقہ کی گھریلو ضروریات اور کھیتوں کو سیراب کر رہا

Marfat.com

ہے اُس وقت یہ بھی نہ تھا اور ویسے بھی بغیر پانی کے آبادی کا تصور یکے از ناممکنات میں سے ہے۔
اُس وقت یہ سنگلاخ علاقہ جنگلی جانوروں ازقسم بھیڑیا، شیر اور سور وغیرہ کی آماجگاہ تھا دواڑھائی سو سال قبل اس کوہستانی اور انتہائی دشوار گذار وادی میں آپ کے آباؤ اجداد تشریف لائے اور چھبہ پنڈ کو علم وعرفان کا ایسا مرکز بنادیا کہ دور دراز کے علاقوں اور ممالک سے علماء وطلباء آئے اور درس قرآن وحدیث سے اپنے سینوں کو منور کرنے لگے۔

سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے حضرت محمد ابن حنفیہ سے حضرت علی المرتضیٰؓ سے جبکہ والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے جسکی تفصیل یہ ہے والدہ ماجدہ روشن جان بنت علامہ حکیم عبدالرحمن ابن حمداللہ ابن حافظ محمد معصوم عبداللہ ابن حافظ بدرالدین ابن حافظ محمد معصوم ابن حافظ شیخ فتح محمد ابن حافظ جہان محمد قریشی ابن شیخ عبدالغفور (ساکن اورنگ آباد) ابن محمد جعفر ابن شیخ عبداللہ ابن مولوی محمد کظیم ابن مولوی محمد عثمان ابن قاضی محمد سعید (برادران شائق فائق وسعید در کچہری اندرون وزیرآباد) ابن مولوی محمد تقی ابن شیخ محمد ابن اللہ بخش مصری ابن کرمان اللہ مصری ابن محمد صادق ابن فیصنور ابن محمد پناہ ابن شیخ محمود ابن حافظ محمد زبیر ابن حافظ محمد نور سید ابن حافظ عبداللہ ابن حافظ محمد حفیظ ابن حافظ امرب الدین ابن حافظ وحید الدین ابن حافظ حیدر ابن محمد قاسم ابن محمد ابن امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

شجرۂ نسب حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی رحمتہ اللہ علیہ

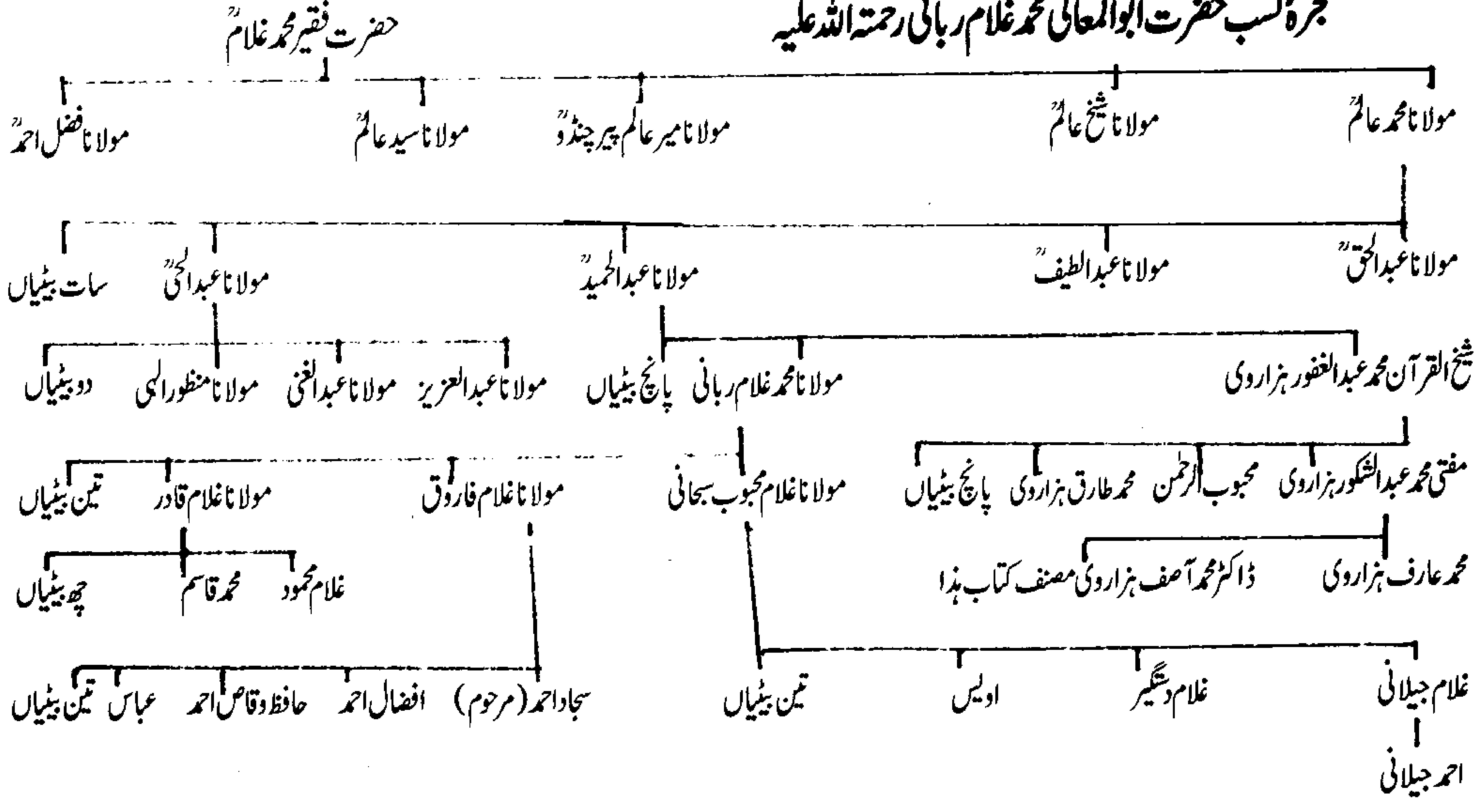

Marfat.com

حضرت فقیر محمد غلام رحمتہ اللہ علیہ

چمبہ پنڈ میں سب سے قبل تقریباً ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۶ء میں برادر اصغر محمد نذیرؒ کے ہمراہ تشریف لائے (محمد نذیرؒ کی اولاد چمبہ پنڈ میں ہی ہے ان میں معروف شخصیت ولی احمد گذرے ہیں جنکی نسل زیریں یہاں پر ہی مقیم ہے) حضرت فقیر محمد غلامؒ کی تاریخ ولادت وصال اور سوانح حیات کا زیادہ علم نہ ہو سکا مجھے افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ

ہم آج بیٹھے ہیں ترتیب دینے دفتر کو ورق اس کا جب اُڑا لے گئی ہوا ایک ایک

کسی شخصیت کی سوانح مرتب کرنے کے کئی اہم ماخذ ہوتے ہیں۔ آج میرے پاس حضرت ابوالمعانی مولانا غلام ربانیؒ کی لکھی ہوئی چند باتوں کے علاوہ کچھ نہیں جن سے اس عظیم علمی شخصیت کی سوانح سے گراں قدر جواہر پارے علم میراث، علم تصوف اور علم اخلاق سے متعلقہ باتیں پیش خدمت کی جاسکتی ہیں۔ ایک عالم دین کی سوانح کو مرتب کرنے کے لیے اُنکے کتب خانہ سے خاصی مدد مل جاتی ہے لیکن یہاں یہ معاملہ بھی برعکس ہے چونکہ آپ نقل مکانی کر کے چمبہ پنڈ تشریف لائے اور زندگی کا آخری حصہ یہاں بسر فرمایا لہذا کتب خانہ میں آپ کے عہد کی بہت کم کتابیں ملیں۔ آپ کو وصال فرمائے ڈیڑھ صدی سے زائد وقت گذر چکا ہے لہذا جو چند کتب تھیں وہ بھی اس طویل مدت میں بوسیدہ ہو کر ''کل من علیها فان'' کے تحت ضائع ہو چکی ہیں۔ البتہ آج بھی آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قلمی نسخہ جو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا رسالہ میراث موجود ہے جس کے آخر پر آپ نے اپنے دستخط بھی ثبت فرمائے ہیں۔

حضرت فقیر محمد غلامؒ علم وفضل میں خصوصاً علم فقہ میراث میں نہایت مشہور تھے آپ پشتو زبان بولتے تھے اور اسی زبان میں طلبہ کو درس دیتے تھے آپ نے گاؤں میں ایک مسجد تعمیر فرمائی یہی مسجد عظیم مدرسہ بھی تھی جس سے آپ کے پاس دور دراز کے مقامات سے آ کر اہل علم اپنے دامن کو

Marfat.com

قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ علم فقہ ومیراث سے منور کرتے تھے دیگر بہت سے نامور علماء کے علاوہ علاقہ چھچھ کی معروف علمی شخصیت استاذ العلماء بحر التحقیقین حضرت مولانا قطب الدین غورغشتی ؒ کے جدامجد حضرت مولانا بہاؤالدین (متوفی ۱۳۰۹ھ) بن اخوند سعد الدین ؒ نے یہاں آ کر آپ سے حصول علم کیا آپ کو علم فقہ اور میراث کی کتب ازبر تھیں آپ کا پیشہ کھیتی باڑی تھا درس و تدریس کا ایک انداز یوں بھی تھا کہ آپ کھیتوں میں ہل چلاتے یا کوئی کام کر رہے ہوتے تھے ساتھ ساتھ طلبہ فقہ ومیراث کی تعلیم بھی حاصل کرتے آپکی اولاد میں علاوہ بیٹیوں کے پانچ بیٹے تھے حضرت مولانا محمد عالم ؒ شیخ عالم میر عالم سید عالم اور فضل احمد ان میں سب سے بڑے علم وفضل کے ماہر جامع معقول ومنقول ماہر علم میراث حضرت مولانا محمد عالم ؒ ہیں آپ نے چھبہ پنڈ میں وصال فرمایا اور مزار حضرت مولانا غلام ربانی ؒ کی مشرقی جانب چھبہ پنڈ کے قبرستان میں محو استراحت ہیں آپ کے قدموں میں آپ کی اہلیہ مرحومہ مغفورہ کی آخری آرام گاہ ہے۔

حضرت مولانا محمد عالم ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ

جامع معقول ومنقول، ماہر علم میراث، نمونہ سلف، شیخ العلماء والمشائخ حضرت علامہ مولانا محمد عالم ہزاروی ؒ جیسے عالم اجل اخلاف جدید میں تو کیا اسلاف قدیم میں بھی دور دور تک نظر نہیں آتے پوری زندگی حب الٰہی اتباع مصطفےٰ ﷺ اور شیخ کامل کے ساتھ اخلاص ومحبت کے عالم میں گذاری۔ خود سراپا سوز وگداز تھے۔ تصوف وسلوک کی منزلیں طے فرمائیں اور زندگی بھر ہمہ تن تزکیہ و تصفیۂ خلق اور درس وتدریس کے کام میں مشغول رہے۔ ظاہری علوم کے علاوہ علوم باطن پر بھی عبور حاصل تھا علمی و دینی فیوض و برکات اس قدر مختلف الانواع ہیں کہ حیرت ہوتی ہے آپکے اوصاف ومحامد میں سب سے بڑا وصف خشیت الٰہی تزکیہ نفس اور عاجزی وانکساری تھا جو لوگ چند روز آپ کے ہاں قیام کرتے اُنکی کایا پلٹ جاتی۔ علما بھی آپ کے تقویٰ وطہارت سے شرمانے لگتے۔ پانچوں وقت کی نماز بڑے اہتمام سے مسجد میں جا کر باجماعت ادا فرماتے۔ جب طبعیت

Marfat.com

انتہائی ناساز ہوتی تب بھی نماز مسجد میں باجماعت ہی ادا کرتے فرض روزوں کے علاوہ اکثر نفلی روزے رکھتے ایسی نابغہ روزگار شخصیت کا کبھی کبھی اس کائنات فانی میں ظہور ہوتا ہے۔

عمرہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات

تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

آپ نے چمبہ پنڈ کی مسجد غوثیہ میں خطابت و امامت کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ جو وراثت میں ملا جاری و ساری رکھا۔ طلبہ ہزاروں میل پیدل سفر کر کے آتے اور آپ سے اکتساب علم کی دولت سے مالا مال ہوتے۔ حضرت شیخ القرآنؒ ایک روز دورہ تفسیر قرآن مجید پڑھاتے ہوئے بیان فرمایا کہ میرے جد امجد مولانا محمد عالم اس قدر شرح و بسط سے درس نظامی کی کتب پڑھایا کرتے تھے کہ ایک مسئلہ کی شرح کئی کئی روز تک بیان کرتے کنز الدقائق تین سال میں مکمل کرواتے تھے اور خیالی جیسی کتاب کا درس زبانی دیا کرتے تھے۔ آپ کے شاگردوں میں علاقہ چھچھ، قندہار، سوات، کابل، قلات اور ہرات کے نامور علماء شامل ہیں آپ کے تلامذہ کا حلقہ کافی وسیع ہے ان میں چند نامور و ممتاز تلامذہ یہ ہیں۔ علاقہ چھچھ کے موضع غورغشت میں ایک انتہائی قابل احترام صاحب کرامت بزرگ ہستی حضرت مولانا سعد الدین اخوند صاحبؒ گذرے ہیں آپ کے والد اور جد امجد خود بہت بڑے عالم بزرگ تھے جن کے اسماء مبارکہ حضرت شیخ محمد موسیٰ بن محمد بشارتؒ ہے یہ افغان کاکڑ قبیلہ کے چشم و چراغ تھے جہاد ہند کے سلسلہ میں برصغیر چلے آئے اور مجاہدانہ سرگرمیوں کے بعد وطن واپس جانے کی بجائے غورغشت میں قیام فرمایا۔ سند الواصلین زبدۃ العافین حضرت خواجہ عبد الغفور اخوند صاحب سیدو شریف سوات رحمتہ اللہ علیہ حضرت سعد الدینؒ کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور علاقہ چھچھ کے اپنے ارادت مندوں مریدوں سے کہا کرتے تھے کہ جب چھچھ میں اخوند سعد الدینؒ موجود ہیں تو میرے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے اس خاندان غورغشوی کے جلیل القدر بزرگوں نے علامہ ہزارویؒ کے آباؤ اجداد سے تعلیم حاصل

Marfat.com

کی ہے حضرت سعد الدینؒ کے بیٹے حضرت بہاؤالدینؒ نے حضرت فقیر محمد غلامؒ سے جبکہ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت علامہ شہاب الدینؒ اور حضرت مولانا قطب الدین غورغشتویؒ نے حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ سے درس نظامی کی کتب خاص طور پر علم فقہ و منطق اور میراث کی تعلیم حاصل کی۔ علامہ شہاب الدینؒ نے علم وفضل میں بڑا نام پیدا کیا آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد کم وبیش پانچ ہزار ہے۔ اس علمی خاندان کے بزرگوں کے مزارات مقدسہ غورغشت حضرو ضلع اٹک میں ہیں۔

حضرت مولانا محمد عالمؒ کے دیگر شاگردوں میں حضرت مولانا سید میر احمد بن مولانا فضل احمد صابری سہالویؒ ہیں جو موضع سہال ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے مگر وہاں سے غورغشت چلے گئے اور آپ کی اولاد نے وہیں پر سلسلہ درس تدریس کو جاری رکھا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا حسین علی واں بھچراں، مولانا محمد زمان جہان آباد اٹک، حضرت میاں مولابخش حضرو متوفی ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء حضرت مولانا سید اکبر وغیرھم شامل ہیں۔

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق (اقبال)

حضرت استاذ العلماء مولانا عبد الرزاقؒ (گوہدو) بیان فرماتے ہیں کہ میں سلطان العارفین محبوب الٰہی مظہر حق وصداقت محبت دین وہدی حضرت قبلہ سید غلام محی الدین گیلانی گولڑوی المعروف قبلہ بابو جیؒ کے ہمراہ قونیہ شریف ترکی میں حضرت مولانا رومؒ کے مزار مبارک کی حاضری کے لیے گئے راستہ مین ہرات میں قیام کیا وہاں کے ایک انتہائی معمر وجیہ درویش متقی عالم دین سے ملاقات ہوئی حضرت قبلہ بابو جیؒ نے ان پر سوال کیا کہاں سے تعلیم حاصل کی ہے تو انہوں نے جواب دیا چمبہ پنڈ ہزارہ کے مولانا محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں۔

Marfat.com

۱۲۸۹ھ بمطابق ۱۸۷۲ء میں موضع پنیاں کے پٹھان آپ کو بصد احترام اپنے گاؤں لے گئے تا کہ اُنکے ہاں درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہو آپ نے کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا لیکن جلد ہی کوٹ نجیب اللہ کے مقدم مشرف کے بیٹے مقدم میر احمد جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ پنیاں گئے اور وہاں سے آپ کو واپس چمبہ پنڈ لے آئے علماء و فضلا میں آپ کے بلند مقام کو دیکھتے ہوئے مقدم میر احمد نے ایک سو کنال زمین آپ کو ھبہ للہ فی اللہ آپکے نام کی اِس معاہدے کی تحریر راقم کے پاس محفوظ ہے جس پر مقدم میر احمد، مقدم محمد، مقدم میر اور مقدم نجیم وغیرھم کے دستخط بھی موجود ہیں (مقدم مشرف ۱۸۷۱ء میں فوت ہوا ۱۸۷۲ء میں موضع چمبہ پنڈ مقدم میر احمد کے سپرد ہوا اور اس تحریر پر ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء سال درج ہے)۔

اخونزادہ حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ نے قیوم زماں امام المجاہدین شیخ الاسلام و المسلمین حضرت خواجہ محمد عبدالغفور اخوند صاحب قادریؒ المعروف بابا سیدو شریف سوات کے دست اقدس پر بیعت کی۔آپ ۷ محرم الحرام ۱۲۱۱ھ / ۱۷۹۶ء کو پیدا ہوئے بچپن ہی سے حصول علم کی طرف مائل تھے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اعلیٰ تعلیم مردان کے حضرت مولانا سید عبدالحکیم بخاریؒ کے علاوہ حافظ محمد سعید اور حضرت میاں محمد نعیم کاکا خیلؒ سے حاصل کی اور ۱۲۳۱ھ میں حضرت مولانا شاہ محمد شعیب قادری نقشبندیؒ کے پاس صوابی میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے آٹھ سال تک شیخ کی خدمت اور سکھوں کے خلاف جہاد میں مصروف رہے آپ کا شمار مشائخ اولیاء اللہ میں ہوتا ہے کشف و کرامات بے حد مشہور ہیں تقریباً ساڑھے چار سو خلفاء تھے جن میں خاص طور پر قابل ذکر حضرت الحاج عبدالرحیم قادری افغانیؒ حضرت عبدالوہابؒ مانکی شریف حضرت قاضی سلطان محمود آوان شریف گجرات، حضرت میاں فضل الٰہی حضروؒ اور گل بابا پشاور وغیرھم ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ نے حضرت میاں فضل الٰہیؒ حضرو کا ایک واقعہ اپنی قلمی تحریر میں لکھا ہے (حضرت میاں فضل الٰہیؒ، ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ کے سسر کے والد ماجد ہیں) " میاں فضل الٰہیؒ حضرو علاقہ چھچھ (متوفی ۶ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ منگل بعد از عصر) فرماتے ہیں کہ میں خود ذکر میں بہت مشغلہ رکھتا تھا دل میں شیخ طریقت کی طلب پیدا ہوئی۔ ایک رات خواب دیکھا ایک شخص دوڑتا ہوا شہر حضرو کی طرف سے میری جانب آیا اور مجھے کہا کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی پیران پیر غوث اعظم ہمراہ اولیاء عظام تشریف لا رہے ہیں فرماتے ہیں خواب میں یہ بات سن کر پا پیادہ ننگے سر و پاؤں اس جانب دوڑ پڑا دیکھا تو ایک مقام پر غوث اعظم تشریف فرما ہیں دائیں اور بائیں اولیاء عظام بھی تشریف فرما ئیں میں نے آگے بڑھ کر غوث پاک کی دست بوسی کی آپ نے میرا ہاتھ پکڑ دائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک بزرگ کے ہاتھ میں دے دیا اس مسرت پر میں بیدار ہو گیا۔ اب دل میں تڑپ اور بڑھ گئی کہ اس بزرگ کو تلاش کیا جائے جن کے ہاتھ میں میرا ہاتھ غوث پاک نے دیا ہے مگر بہت تلاش کے باوجود جہاں جہاں مشہور بزرگ تھے گیا لیکن وہ صورت نظر نہ آئی حتیٰ کہ میں سیدو شریف پہنچا جب حضرت اخون صاحب اپنی خلوت گاہ سے باہر نکلے میری نظر آپ پر پڑی تو فوراً آپکی صورت میں خواب والی صورت تازہ ہو گئی پھر میں نے وہیں قیام کیا بیعت کی آپ نے فرمایا ذکر کس قدر کرتے ہو عرض کیا پانچ ہزار مرتبہ فرمایا اب گیارہ ہزار مرتبہ کرو اور مجھے خلافت عطا فرمائی تو میں نے عرض کیا حضرت ابھی نہیں پہلے سبق پختہ کروں گا پھر حاضر ہوں گا چنانچہ جب دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے خلافت و اجازت سے نوازا "

اس واقعہ سے جہاں دیگر بہت سے رموز عیاں ہو رہے ہیں وہاں اخون صاحب سیدو شریف کے مقام و واردت کا بھی علم ہو رہا ہے کہ آپکا شمار حضور غوث اعظمؒ کے دائیں طرف کے اولیاء عظام و مقربین میں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحمیدؒ سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت اخون صاحبؒ شریعت پر بڑی سختی سے عمل پیرا تھے۔ایک بار اپنے خلفاء کی موجودگی میں علماء کرام سے فرمایا "میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں مجھے پیرومرشد سمجھ کر رعایت نہ کرنا جواز روئے شریعت آپ لوگوں کو میرا قصور معلوم ہو مجھے ضرور آگاہ کریں چنانچہ آپ نے دو رکعت نماز نفل پڑھی اس پر علماء نے کچھ عرض نہ کیا ایک مولانا نے عرض یا قبلہ آپکا قدم حالت قیام میں چار انگلی سے زیادہ کشادہ تھے اس پر آپ بے حد خوش ہوئے اور مولانا کو بہت دعاؤں سے نوازا۔آپ کی ایک کرامت زندہ و جاوید علماء عوام و خواص میں بڑی مشہور ہے کہ انگریزوں سے مقابلہ کرتے ہوئے جب مجاہدین کے پاس اسلحہ ختم ہوگیا تو آپ نے ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس کے پتھروں کو بارود کی جگہ استعمال کرو پتھر بارود میں تبدیل ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت اخوانزادہ مولانا محمد عالم ہزارویؒ کو اپنے شیخ طریقت سے بے حد محبت تھی اکثر اوقات اپنے شیخ کے انوار و تجلیات باطنیہ سے منور ہونے کے لیے چمبہ پنڈ سے پیدل سوات تشریف لے جاتے اور آپ کے فیض رشد و ہدایت سے مستفیض ہوتے اپنے شیخ طریقت سے اس قدر محبت تھی کہ جلوت و خلوت میں آپ کا تذکرہ کرتے رہتے۔

ہے ان کے عطر جیب و گریبان سے مست گل
گل سے چمن چمن سے صبا اور صبا سے ہم

شیخ سے محبت ہی قرب حق کا پہلا زینہ اور مسافران بحر عشق کا عظیم سفینہ ہے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اپنے مکتوبات میں اسی چیز کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اگر دو کاموں میں فرق نہ آئے تو کچھ غم نہیں ایک حضور اکرم ﷺ کی متابعت دوسرے شیخ طریقت سے اعتقاد و محبت اس کے سوا جو کچھ ہو ہوا کرے اس کی تلافی سہل ہے"۔

Marfat.com

حضرت اخون صاحب بابا سیدو شریفؒ بھی اپنے اس مرید خاص پر خصوصی نظر کرم فرماتے ایک بار جب آپ شیخ طریقت کے پاس تشریف لے گئے تو واپسی پر چمبہ پنڈ آنے کے لیے شیخ نے آپ کو سواری کے لیے ہاتھی عطا فرمایا جس پر سوار ہو کر آپ سوات سے چمبہ پنڈ آئے۔ شیخ کامل نے آپ کو بہت سے وظائف خاص طریقہ سے پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ان میں سے سورہ فاتحہ کا صبح نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اکتالیس بار پڑھنا جس پر آپ پوری زندگی عمل کرتے رہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھنا، تین بار الرحمن الرحیم پھر ایاک نعبد و ایاک نستعین مکرر تین دفعہ اور امین تین بار پڑھنے سے سورہ فاتحہ جو اپنے اسماء کے مطابق خیرات و برکات کی جامعیت رکھتی ہے پڑھنے والے کے لیے انتہائی نفع مند ہے۔

شیخ کامل سے حضرت مولانا محمد عالمؒ نے اپنے علاقہ چمبہ پنڈ میں پانی کی قلت کی شکایت کی کہ اہل علاقہ دور دراز کے مقامات سے پانی لے کر آتے ہیں اس پر شیخ نے فرمایا کہ گاؤں کے قبرستان کے پاس نوافل ادا کرو اس مقام سے پانی کا چشمہ جاری ہوگا چنانچہ آپ نے چمبہ پنڈ کے قبرستان سے ملحقہ جگہ پر نوافل پڑھے اور لاٹھی ماری اسی مقام سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا پھر لوگوں سے فرمایا کہ اس چمبہ کے پانی پر بند بنا کر پانی کی چکیاں نہ بنائی جائیں یہ کامیاب نہ ہوں گی کچھ لوگوں نے چکی بنائی لیکن وہ نہ چلی جس جگہ چکی بنائی گئی تھی وہاں پر بڑے بڑے پتھروں کے آثار آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں یہ چشمہ آج بھی پوری آب و تاب سے جاری ہے اس کا پانی نہ صرف گھریلو کاموں میں استعمال ہوتا ہے بلکہ اس سے کھیتوں کو بھی سیراب کیا جاتا ہے۔

شیخ کامل کے ساتھ آپ کی عقیدت و محبت اور شیخ کی نظر کرم اس شوکت عشق کا ایمان افروز نظارہ یوں بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب حضرت اخون صاحب عبدالغفور بابا سیدو شریف بیمار ہوئے تو آپ کے بہت سے خلفاء وارادت مند عیادت کے لیے سیدو شریف پہنچے حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ بھی بواسطہ خواب اشارہ پا کر سیدو شریف آئے شیخ کامل نے اپنے خلفاء کی

Marfat.com

موجودگی میں حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ کو وصیت فرمائی کہ آپ نے میرا جنازہ پڑھانا ہے اس پر آپ کے بعض خلفاء شکایت کے شکار بھی ہوئے شیخ کامل نے سب کو واپس جانے کی اجازت دے دی لیکن جب حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ نے واپسی کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا'' ہزارے مولانا صاحب تا سو مازے نن پاتے شے ''(ہزارے والے مولوی صاحب آج آپ یہاں ٹھہر جائیں) حضرت مولانا محمد عالمؒ فرماتے اس پر میں اور میرے ساتھ آنے والے علاقہ چھچھ اور ہزارہ کالو پنڈ کے لوگ وہاں رات ٹھہر گئے کہ اس میں کوئی حکمت و فائدہ ہوگا چنانچہ اگلے روز محرم الحرام ۱۲۹۵ھ ۔۱۲ جنوری ۱۸۷۷ء کو بہ عمر ۸۴ سال علم و عرفان کا یہ عظیم سورج غروب ہوگیا اس طرح حضرت اخوندزادہ مولانا محمد عالم ہزارویؒ نے آپ کے سینکڑوں خلفاء کی موجودگی میں آپ کی نماز جنازہ کی امامت کے فرائض ادا فرمائے (**ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء**) اس سے آپ کے زہد و تقویٰ و علمی مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ شیخ کامل کے اُٹھ جانے پر حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ کو بہت غم ہوا۔ اکثر شیخ طریقت کی صحبتوں کو یاد فرماتے رہتے۔

دردا کہ پاکباز جہان، از جہان برفت ۔۔۔ پاک آنچناں کہ آمدہ بود آنچناں برفت
غم شد محیط مرکز عالم ز مرگ آن ۔۔۔ کان مرکز محیط کرم از میان برفت
جانش کہ شاھباز معارف شکار بود ۔۔۔ آواز طبل شاہ شنید و دوان برفت
دل ہا بہ بر غمین کہ امین زمین نماند ۔۔۔ جہانہا زتن رمان کہ امان زمان برفت

حضرت اخوندزادہ مولانا محمد عالم ہزارویؒ کا سرچشمہ رشد و ہدایت منبع علم بصیرت قطب الواصلین محبوب العالمین قبلہ عالم حضور اعلحضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑویؒ کے ساتھ خصوصی تعلق اور عقیدت و محبت تھی جب اعلحضرت گولڑویؒ بھوئی گاڑ ضلع اٹک میں تعلیم حاصل کر رہے تھے ایک بار چمبہ پنڈ تشریف لائے چندروز قیام بھی فرمایا تھا۔ اُس وقت سے ہی اس علمی گھرانہ سے خصوصی پیار تھا اخوندزادہ مولانا محمد عالم ہزارویؒ منطق کی

Marfat.com

کتاب '' قاضی مبارک '' کے نامی گرامی مدرس و معلم تھے اس حوالہ سے اعلحضرت قبلہ عالم گولڑویؒ کی سوانح حیات مہر منیر میں ایک واقعہ '' اظہار حیرت '' کے عنوان سے درج ہے۔

حضرت مولانا محمد عالم صاحب کا یہ دعوی تھا کہ معقول و منطق کی نامور کتاب '' قاضی مبارک '' کو صرف وہی صحیح طریقے سے طالب علموں کے ذہن نشین کرانے کا فن جانتے ہیں '' قطبال '' کوہاٹ روڈ پر ایک مشہور قصبہ ہے اس میں علماء کرام کا ایک اجتماع مناظرہ کی صورت میں ہوا قطب زماں حضور اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب مسند آرائے گولڑہ شریف بنفس نفیس اس اجتماع میں شریک ہوئے حضرت مولانا محمد عالم صاحب بھی اس اجتماع علمائے کرام میں موجود تھے۔صبح کی نماز کے بعد حسب عادت قبلہ عالم اعلحضرت گولڑویؒ نے معقول و منطق کی کتاب '' قاضی مبارک '' کے ایک سبق کا درس دیا اسے سن کر حضرت مولانا محمد عالم صاحب نے برجستہ فرمایا '' یا شیخ کامل میں سمجھتا تھا کہ '' قاضی مبارک '' پڑھانا مجھ پر ختم ہے لیکن آج حقیقت کھلی کہ کتاب پڑھانا صرف آپ کا حق ہے آئیندہ جو بھی طالب علم مجھ سے یہ کتاب پڑھنے آئے گا اُسے میں آپ کی خدمت میں بھیجوں گا ''۔

حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ نے اپنے بیٹوں مولانا عبدالحمیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ کو فرمایا قبلہ عالم اعلحضرت گولڑویؒ کے دست اقدس پر بیعت کریں چنانچہ دونوں حضرات نے آپ سے شرف بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں لکھا ہے'' فقیر کا کام خرقہ پہننا نہیں بلکہ اس کا تعلق درویشی سے ہے جب کوئی طریقت سے آشنا ہو جاتا ہے تو اس کے لیے قبا ہی عبا بن جاتی ہے اور جب کوئی طریقت سے بیگانہ ہوتا ہے تو اس کی گودڑی قیامت کی بدبختی کا موجب ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص گودڑی اس لیے پہنتا ہے کہ خداوند تعالیٰ اسے پہچان لے کہ وہ خاص اس کا بندہ ہے تو

Marfat.com

گودڑی پہنتا ہے کہ لوگوں پر ظاہر کرے کہ وہ خدا کا خاص بندہ ہے تو یہ منافقت اور ریاکاری ہے"۔

حضرت مولانا محمد عالمؒ کو حضرت اخون صاحب بابا سیدو شریفؒ نے متعدد بار خلافت واجازت عطا کرنی چاہی مگر آپ عرض کرتے کہ خلیفہ ہونے سے میرے لیے یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ کا مرید رہ کر درویشی کی زندگی گذاروں۔ جاہ و مرتبہ کا آپ کی زندگی میں کوئی اثر نہ تھا ساری زندگی عاجزی وانکساری اور فقر و درویشی میں گذاری سرکار دو عالم ﷺ کا یہ فرمان ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ ''سب سے آخری چیز جو صدیقوں کے سروں سے نکلتی ہے وہ حُبِ جاہ ہے" خشیت الٰہی، فکر آخرت اور عاجزی وانکساری کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سفر پر پیدل یا گھوڑے پر سوار ہوتے راستہ میں جتنے بھی قبرستان آتے اُن میں داخل ہو کر زار و قطار روتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی اور کیفیت دیر تک رہتی اہل قبور کو فاتحہ ایصال ثواب کر کے ہی قبرستان سے باہر تشریف لاتے۔ قبروں کو دیکھ کر بے قرار ہونے پر فرماتے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے" قبر آخرت کی سب سے پہلی منزل ہے اگر یہ معاملہ آسانی سے طے ہو گیا تو پھر تمام منزلیں آسان ہیں اور اگر اس میں دشوار ہوں گے تو تکلیفیں ہوں گی (مسند ابن حنبل)۔ رقت قلب اور عبرت پذیری کا یہ عالم تھا کہ نماز کی ایک ایک رکعت اس قدر طویل ہوتی کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہو جاتا اور نماز کی رکعتوں میں عموماً ایسی آیات کی تلاوت فرماتے جن میں قیامت خدا کی عظمت و جلال کا بیان ہوتا اور روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی۔ اللہ رب العزت کی جبروت عظمت کا غیر متزلزل تیقن اور خشیت الٰہی ہی درویش کی زندگی کا سرچشمہ ہے جو دل خشوع وخضوع، خوف خدا اور عاجزی وانکساری سے خالی ہے وہ محض گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

'' حضرت عمر فاروقؓ نے ایک موقع پر راستہ میں پڑا ہوا ایک تنکا اٹھا لیا اور فرمایا کاش میں بھی خس وخاشاک ہوتا۔ کاش میں پیدا نہ کیا جاتا، کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ '' (کنز العمال)

حضرت عمر فاروقؓ کے ہاں خشیت الٰہی کے منظر کی ایک جھلک آپ کے غلام حضرت مولانا محمد عالمؒ

Marfat.com

کے ہاں یوں نظر آتی ہے ایک روز زمین پر بیٹھے زاروقطار رو رہے تھے گریہ وزاری کے اس عالم میں سامنے سے کیڑا گذرتا ہے ہاتھ جوڑ کر بار بار فرماتے ہیں اے اللہ کی بے گناہ مخلوق میرے لیے اپنے رب سے دعائے مغفرت کر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے '' فمن یرد اللہ یھدیہ یشرح صدرۃ الاسلام '' (القرآن الکریم) (اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے) سورہ الزمر میں ارشاد فرمایا '' افمن شرح اللہ صدرہ السلام فھو علی نور من ربہ '' (القرآن الکریم) (تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے) اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر میں روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جب نور دل میں داخل ہوتا ہے اور سینہ کھلتا ہے اس کی علامت کیا ہے فرمایا انسان کا دل دارالخلود (آخرت) کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور دارالغرور (دنیا) سے دور ہوتا ہے اور موت کے آنے سے پہلے موت کی تیاری کرتا ہے۔

اللہ کے نیک اور راست باز بندوں کی ایک خصلت یہ ہے کہ عاجزی وانکساری کا ایسا منبع ہوتے ہیں اللہ کی انتہائی معمولی مخلوق کو بھی گزند نہیں پہنچاتے۔

؎ عجز کار انبیاء واولیاست   عاجزی مقبول درگاہ خداست

حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ ایک رات چراگاہ سے لکڑیاں گھر لائے گھر پہنچنے پر دیکھا کہ ان لکڑیوں پر ایک چیونٹی اِدھر اُدھر پھر رہی ہے اس پر آپ نے گھر والوں سے فرمایا یہ بیچاری چیونٹی اپنے ساتھیوں سے جدائی کی وجہ سے پریشان ہے بہتر ہے میں اس کو واپس اُسی مقام پر چھوڑ آؤں جہاں سے لکڑیاں لائی گئیں تھیں

؎ سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے ''الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب '' (موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے جاملاتا ہے)۔

موت التقی حیاۃ لاانقطاع بھا قدمات قوم وھم فی الناس احیاء

(متقیوں کی موت انکی زندگی ہے کیونکہ دنیاوی تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں اگرچہ بعض مرجاتے ہیں لیکن وہ لوگوں میں پھر بھی زندہ رہتے ہیں)

حضرت اخوندزادہ مولانا محمد عالم ہزارویؒ کا جب آخری وقت آیا حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ نے لکھا ہے کہ والد ماجد مولانا عبدالحمیدؒ سے میں نے سنا کہ وصال سے قبل آپ بیمار ہو گئے اور وصال کے روز اپنے کمرہ میں چارپائی سے دروازہ کی جانب بار بار اُٹھنے کی کوشش کرتے اور زبان فیض ترجمان سے فرماتے '' قربان تاسو لے تکلیف کڑے دے ''(میں آپ پر قربان آپ نے یہ تکلیف کیوں گوارا فرمائی) پوچھنے پر ارشاد فرمایا مجھے اپنے پیرو مرشد بحرالمحققین مجاہدالمسلمین حضور قبلہ اخون صاحب پیر عبدالغفور قادری المعروف بہ بابا سیدو شریفؒ نظر آتے ہیں

وصال کے وقت حضرت استاذ العلماء علامہ قاضی عبدالسبحانؒ (کھلابٹ) کے والد ماجد حضرت علامہ مظہر جمیلؒ (متوفی ۲ فروری ۱۹۲۰ء) آپ حضرت مولانا محمد عالمؒ کے داماد بھی تھے عیادت کے واسطے حاضر ہوئے۔ضروری وصیت ونصیحت کے بعد حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ خاموش ہو گئے اور دل میں ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔علماء ربانیین اور اولیاء کرام کا طریقہ ہے کہ وصال کے وقت '' پاس انفاس '' میں مشغول رہتے ہیں اور اُس وقت ''پاس انفاس'' کارآمد بھی ہوتا ہے کیونکہ تمام اعضائے جسمانی بیکار ہو جاتے ہیں اور سانس لینے کی بھی دقت نہیں ہوتی لہذا خاموش ہو کر دل میں اللہ کا ذکر کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ دل سے کلمہ طیبہ کی آواز آتی ہے۔ حضرت مولانا محمد عالمؒ کی اس خاموشی کو دیکھ علامہ مظہر جمیلؒ نے اشارۃً کہا '' سبحان اللہ اس قدر علوم وفنون میں حصہ وافر رکھنے والے عبادت میں یعنی نماز کی ایک ایک رکعت میں ایک ایک

Marfat.com

گھنٹہ گذارنے والے دنیا سے خاموش جا رہے ہیں''۔ چونکہ آپ کا شمار علماء ربانیین میں ہوتا ہے اور منطق وفقہ کے بحر العلوم کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت میں حصہ وافر رکھتے تھے لہذا اس موقع پر ایسا جواب لاجواب فرمایا کہ مشغلہ اخروی بھی جاری رہا جو باقیات صالحات میں سے اور جس پر فاتحہ بالخیر فلاح و نجات ہے اور کہنے والوں کو شافی کافی جواب بھی مل گیا۔ قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی '' ان اللہ غفور شکور '' (القرآن الکریم) (بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے) اے اللہ میرے خاموشی کو دیکھ کر کہنے والے تو میری خاموشی کی طرف نہ دیکھ اللہ کی رحمت کی طرف دیکھ وہ رب فرماتا ہے '' ورحمتی وسعت کل شئی '' (القرآن الکریم) (اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے) سبحان اللہ ماشاء اللہ جواب بھی لاجواب فرمایا اور اپنا مقصد بھی فوت نہیں ہونے دیا آج ایسے علماء اور فضلا کی مثال الا ماشاء اللہ مفقود ہے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے لیکن موت موت میں فرق ہوتا ہے۔ ایک وہ موت جس پر لوگ ہنستے ہیں ایک وہ موت جس کی علماء اولیاء تمنا کرتے ہیں مہینوں میں سے بابرکت اور سب سے افضل ماہ مقدس رمضان المبارک ہے اور رمضان المبارک کے عشروں میں سے افضل ترین عشرہ آخری عشرہ اور اس عشرہ کا سب سے ارفع و اعلیٰ دن ستائیس رمضان المبارک نزول قرآن اور لیلۃ القدر کی مبارک گھڑیوں کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے ۲۷ ستائیس رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ بروز منگل مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۰ء ''لقائے محبوب'' کی وہ دلنوازی گھڑی آ پہنچی ہے قدوۃ المفکرین، عمدۃ العارفین بحر التحقیقین ماہر علم میراث و منطق عالم اجل اخوندزادہ حضرت مولانا محمد عالم ہزاروی قادریؒ کی ذات مبارکہ جو زندگی بھر اللہ اللہ کرتے رہے اور کچھ دیر قبل بھی اس نزع کے عالم میں قلب و زبان سے اللہ اللہ پکار رہے تھے اب انکی '' روح ''اُس محبوب حقیقی '' اللہ '' کی طرف پرواز کر جاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ کے قرب و معیت کی لذتوں سے ہمکنار ہوگئی انا للہ و انا الیہ راجعون یہاں یہ کہنا برحق ہے کہ اللہ کے سوا

Marfat.com

کسی کو بقا نہیں دنیا و مافیہا سب فانی ہے۔

ہر آن کہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مے کل من علیہا فان

ہزاروں علماء و مشائخ کا استاد اپنے شیخ کامل کا منظور نظر مرید آج اپنے عزیزوں اقارب علماء فضلا اور شاگردوں کو تنہا چھوڑ کر ابدی نیند سو گیا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

وصال کی خبر سنتے ہی ہزاروں لوگ علماء صلحاء چمبہ پنڈ پہنچ جاتے ہیں اس مرد خدا کو غسل اور تجہیز و تکفین کا کام بھی علماء صلحاء اور اتقیاء کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ عاشق رسول ﷺ کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اپنی اصلی منزل کی طرف روانہ ہوتا ہے اہل علاقہ نے زندگی میں پہلے کبھی بھی اتنے بڑے بڑے علماء و مشائخ اور حفاظ کرام کا جم غفیر نہ دیکھا تھا نماز جنازہ کے بعد علم و فضل اور زہد و تقویٰ کے آفتاب، فقر و تصوف کے حسین و جمیل پیکر اور گنج اسرار الٰہی کو اپنے والد ماجد کے قریب سپرد خاک کر دیا گیا۔

درد فرقت کی خلش وابستہ انفاس تھی
مدعا زندگی مر کے حاصل ہو گیا

اخوندزادہ حضرت مولانا محمد عالمؒ کے چار بیٹے اور سات صاحبزادیاں تھیں بیٹوں میں مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبداللطیفؒ، مولانا عبدالحمیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ ان میں سے مولانا عبدالحقؒ کا وصال جوانی میں ہی ہو گیا تھا جبکہ مولانا عبداللطیفؒ حج کرنے حجاز مقدس تشریف لے گئے تو وہاں ہی آپ وصال فرما گئے جبکہ مولانا عبدالحمیدؒ اور مولانا عبدالحیؒ چمبہ پنڈ میں ہی قیام پذیر رہے اور اپنے والد ماجد کے مشن کو جاری رکھا۔ صاحبزادیوں میں سے چار کی شادیاں بمقام

Marfat.com

جہان آباد، بڑیانہ، کالو پنڈ اور سبز پیر ہوئیں ایک صاحبزادی کی شادی حضرت علامہ مظہر جمیلؒ کھلابٹ سے ہوئی (جن سے استاذ العلماء حضرت قاضی عبدالسبحانؒ پیدا ہوئے آپ نے علامہ قطب الدین غورغشتویؒ علامہ حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی سے تعلیم حاصل کی۔ اور گجرات شرق پور، راولپنڈی، ہری پور میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۲ شوال ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۵۸ کو وصال فرما گئے) جبکہ مولانا محمد عالمؒ کی دو صاحبزادیوں کی شادی حضرو میں حضرت شیخ المشائخ، فنافی الرسول مولانا میاں فضل الٰہیؒ (متوفی ۱۰ جون ۱۹۲۴) خلیفہ مجاز حضرت خواجہ عبدالغفور المعروف بابا سیدو شریفؒ (میاں فضل الٰہی صاحب نے تین شادیاں کیں علاوہ بیٹیوں کے آپکے سات بیٹے تھے، مولانا خدا بخش، مولانا دیدار بخش، مولا بخش، محمد اکبر، محمد یوسف، عبدالحق، عبدالرحمٰن) کے صاحبزادوں مولانا مولا بخشؒ (متوفی ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴) اور مولانا خدا بخشؒ (متوفی ۶ جنوری ۱۹۷۷) سے ہوئیں۔

حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانیؒ نے اپنے جد امجد حضرت مولانا محمد عالمؒ اور دیگر اکابرین کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

ان پہ ان کی قبر پرائے کردگار — رحمتیں برکات خود کر بار بار
علم دین کا جب شرف ان کو دیا — آخرت کے بھی مراتب کر عطا
دین خدمت ان کی ان سے کر قبول — صدقہ شان مصطفٰے زلف رسول
فیض بابرکات انکے شاندار — ان کی آل اولاد میں رکھ پائیدار

Marfat.com

حضرت میر عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد عالمؒ کے دیگر بھائیوں میں سے حضرت مولانا شیخ عالمؒ حضرت مولانا سید عالمؒ اور مولانا فضل احمدؒ کے سوانح حیات سے متعلق تو معلوم نہ ہو سکا سوائے اس کے کہ انہوں نے دین اسلام کی تعلیم حاصل کی اپنے برادر اکبر حضرت مولانا محمد عالمؒ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے اور اپنے اپنے مقام پر خطابت و امامت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

حضرت میر عالم المعروف پیر چنڈ و والے بڑے صاحب کرامت و تقویٰ تھے چمبہ پنڈ میں ہی قیام پذیر رہے تصنع، تکلف، ریا اور نمود و نمائش کو اچھا نہ سمجھتے تھے خود سراپا اخلاص تھے اور اخلاص کی قدر فرماتے تھے بے وضو رہنا پسند نہ تھا لہذا باوضو رہا کرتے تھے۔ زندگی کا اکثر حصہ گوشہ نشینی میں گذار دیا۔ جلوت و خلوت میں ہمیشہ ذکر الٰہی سے استغراق اور محویت ہوتی۔ تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت اپنے چہرہ کو کپڑے سے چھپا کر رکھتے تا کہ کسی غیر محرم عورت پر نظر نہ پڑ جائے جب کسی دوسرے گاؤں جانے کی حاجت پیش آتی تو پالکی میں بیٹھتے جسے لوگ اُٹھا کر لے جاتے۔

کرامت نمبر ۱: ایک مرتبہ سفر میں تھے راستہ میں قیام کی ضرورت پیش آئی تو آپ ایک خشک درخت کے نیچے بیٹھ گئے کسی نے اشارۃً عرض کیا حضرت جس درخت کے نیچے تشریف فرما ہیں وہ تو بے سایہ ہے فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور درخت کے تنے کے ساتھ لپٹ گئے بے سایہ درخت کا تنا آپ کے جسم کے ساتھ لگتے ہی ہرا ہو گیا فوراً شاخوں پر پتے نکل آئے اور درخت سایہ دار ہو گیا۔

کرامت نمبر ۲: آپ کی یہ کرامت اہل علاقہ اور خاندان کے بزرگوں میں بہت مشہور ہے کہ ایک رات آپ گھر پر نہیں تھے چور چوری کی غرض سے آپ کے گھر داخل ہوا تو اُس کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی اُس نے گھر سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کیا مگر واپسی کا راستہ بھی نہ ملتا رات گئے جب آپ گھر آئے تو چور کو دیکھا تو فرمایا یہ فقیر کا گھر ہے تمھیں میرے گھر داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی چور کی منت سماجت کرنے پر آپ نے

Marfat.com

۱

اس شرط پر معاف کر دیا کہ آئندہ چوری نہیں کرے گا مٹھی بھر مٹی اُٹھا کر اسے دم کر کے چور کی آنکھوں پر لگائی تو بینائی واپس آ گئی کمال شفقت فرماتے ہوئے اسے کچھ پیسے بھی عطا فرمائے۔ آپکی قبر انور برادر اکبر حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ کے پہلو میں دائیں طرف ہے۔

حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ

'' الولد سر لابیه '' (بیٹا اپنے باپ کا راز ہوتا ہے) یوں تو ہر اہل و نا اہل بیٹا اپنے باپ کا جانشین ہوتا ہے لیکن حضرت مولانا عبدالحمیدؒ ایک عمدہ انداز اور عظمت و رفعت سے اپنے والد ماجد حضرت مولانا محمد عالمؒ کی مسند پر متمکن ہوئے۔ آپ علوم عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ ساتھ علم باطن سے بہرہ ور تھے اگر یوں کہا جائے کہ آپ علم و عمل میں اپنی مثال بے مثال آپ ہی تھے تو غلط نہ ہوگا وہ استاذ العلماء اخونزادہ محمد عالم ہزارویؒ جنکی شاگردی پر ہزاروں علماء کو ناز تھا جنکی تربیت وفیض سے شاگرد شیخ الحدیث، شیخ الفقہ، شیخ الجامعہ بن گئے انہوں نے اپنے بیٹوں کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی آپ سے فیض حاصل کرنے والے بلند مقام پا گئے تو جو بیٹا اپنے باپ کی جلوت وخلوت کا محرم راز تھا جس نے سب سے زیادہ اپنے والد کی مجلسوں اور محفلوں کے مزے لوٹے اُس عالم و فاضل متقی و پرہیز گار بیٹے کی عظمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

آپ نے زہد وتقویٰ کی کوکھ میں جنم لیا اور علم وعرفان کی گود میں پرورش پائی زیادہ تر تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور پھر حسب دستور سابق درس وتدریس کا سلسلہ شروع کر دیا یہ سلسلہ پشتو اور ہندکو دونوں زبانوں میں زندگی بھر للہ فی اللہ جاری رہا۔ آپ کے نمایاں شاگردوں میں حضرت شیخ الجامع مولانا محب النبیؒ، حضرت شیخ القرآن محمد عبد الغفور ہزارویؒ، حضرت ا[illegible] ادیؒ،
حضرت مولانا عبدالرزاقؒ گوہدو، حضرت مولانا عبدالقدیر والد ماجد مو[illegible]
حضرت مولانا عبدالباقی، حضرت مولانا غلام رسول والد مولانا عطا الر[illegible]
حضرت مولانا خدا بخش بن میاں فضل الہیؒ حضرو۔

Marfat.com

حسب حکم والد ماجد آپ نے قبلہ عالم اعلحضرت گولڑوی سیدنا پیر مہر علی شاہؒ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ راہ سلوک میں مرشد کامل کی محبت سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور یہی محبت مسافران، بحر عشق کو منزل سے ہمکنار کر دیتی ہے شیخ کامل کی محبت آپ کے رگ و پے میں ایسی رچ بس گئی تھی ہمیشہ آپ کا ذکر خیر فرماتے رہتے اور صحبت مرشد کے لیے ہر وقت بے قرار رہتے حضرت مولانا ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ نے لکھا ہے کہ والد ماجد شروع میں ایک ہفتہ میں دو دو بار پیدل چمبہ پنڈ سے گولڑہ شریف حاضری کے لیے جاتے تھے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا ثبوت زندگی
میرے سارے جسم و جاں میں کارفرما آپ ہیں

فنافی الشیخ یہ ہے کہ اپنے شیخ کی جملہ عادات کو اپنانے کی کوشش کی جائے اور فنافی الشیخ ہی دراصل فنافی اللہ کا وسیلہ ہے کیونکہ اس کے بغیر زندگی بے کار ہے۔

مولوی ہرگز نشد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نشد

حضرت مولانا ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ لکھتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ اپنے والد ماجد سے کئی بار سنا ایک مرتبہ کسی نے میری شکایت اعلحضرت قبلہ عالم سید خواجہ پیر مہر علی شاہؒ سے کی آپ کا پیغام مجھے ملا میں بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں میں راضی کرنے کے واسطے اپنے سر سے عمامہ اُتار کر آپ کے قدموں میں رکھ دیا اور عرض کیا اگر آپ فرمائیں تو یہ فقیر تمام عمر برہنہ سر رہے گا۔

مزید عرض کیا حضرت میں تو آپ کا غلام اور مرید صادق ہوں میں آپ کی رضا پر راضی ہوں میرے عرض کرنے پر شیخ کامل نے ہاتھ بڑھا کر میرا عمامہ زمین سے اُٹھایا اور اپنے دست مبارک سے فرمایا یہ پھیر کر میرے دلجوئی فرمائی اور بے حد خوشی و رضا کا اظہار فرمایا۔

Marfat.com

نکاح: پارسا، شب بیدار، معاملہ فہم بی بی روشن جان مرحومہ و مغفورہ بنت حضرت علامہ عبدالرحمن ؒ جنکا تعلق کوٹ نجیب اللہ کے انتہائی علمی روحانی اور معزز خاندان سے تھا اُن سے آپکی شادی ہوئی مائی صاحبہ روشن جان مرحومہ و مغفورہ اپنے دور کی عارفہ اور ولیہ تھیں جبکہ ایک ولی کامل قبلہ حافظ الحاج حمید الدین صدیقی ؒ (متوفی ۱۱ جمادی الآخر ۱۳۷۳ھ / ۲۸ جنوری ۱۹۵۳ بروز بدھ) کوٹ نجیب اللہ میں آپا کا عالی مرتبت عظیم الشان مزار گہربار مرجع خلائق ہے کی ہمشیرہ تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازیں اور دیگر اوراد وظائف بڑی پابندی سے ادا فرماتی تھیں۔ ایک علمی و روحانی خاندان کی چشم و چراغ اور پھر علم و عرفان کے مرکز سے وابستہ ہوئیں تو اسی سعادت نشان خاتون کی کوکھ سے جنم لینے والے دو بیٹے ایک '' شیخ القرآن ابوالحقائق '' کے درجہ پر اور دوسرے '' قائم الیل صائم النہار ابوالمعانی '' کے مرتبہ پر فائز ہوئے آپ نے چھبہ پنڈ میں ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۸ بدھ صبح ساڑھے پانچ بجے وصال فرمایا اور حضرت مولانا عبدالحمید ہزاروی ؒ کے قدموں کی طرف محو استراحت ہیں۔

الٰہی والدینم رادمام دارخوشنود و شگفتہ بر غلام
ان پہ انکی قبر پر کر بار بار رحمتیں برکات خودرب بے شمار
لطف فرما کر کرم ان پر صدا کن غلام بے نوا کی یہ دعا

والدین اگر علم و عمل اور ذوق عبادت سے سرشار ہوں تو یقینی طور پر اولاد کو اس ورثہ میں یہ دولت لازوال ضرور ملتی ہے حضرت مولانا عبدالحمید ؒ اپنے والد ماجد کی مسند درس تدریس پر ہی فائز نہ تھے بلکہ مجاہدانہ زندگی خوش خلقی، سادگی اور زہد و تقویٰ میں بھی صحیح جانشین ثابت ہوئے اپنے والد ماجد کی طرح آپ بھی نماز فجر کی سنت و فرض کے درمیاں ہر روز اکتالیس مرتبہ خاص طریقہ سے سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتے بوقت سحر پابندی سے ایک ہزار مرتبہ درود نجات، صلوۃ تنجینا پڑھتے اور درود نجات کی خاص اہمیت بزرگی و کرامت اکثر بیان فرماتے۔

Marfat.com

ملک جہانداد مرحوم موضع بھیڈیاں (متصل چھبہ پنڈ غربی جانب ضلع اٹک کا گاؤں ہے) مرض موت میں مبتلا ہوئے تو ان کے شیخ انکے پاس آئے اور متعدد وظائف پڑھے مگر مشکل حل نہ ہوئی حضرت مولانا عبدالحمیدؒ فرماتے چونکہ مخلص میرا بھی دوست تھا میں اُسکی عیادت کے لیے گیا جب میں نے اُس کی یہ حالت زار دیکھی تو اُس کے پاس درودنجات پڑھنا شروع کردیا جو میرا خاص وظیفہ تھا یہ پڑھنے کی دیر تھی کہ اُس کی مشکل حل ہوگئی اس پر اُسکے شیخ نے فرمایا مولانا صاحب میں کئی روز سے بہت سے وظائف پڑھ رہا تھا مگر یہ مجھے آپ کے پڑھنے سے یاد آیا۔

ابوالمعانی حضرت مولانا محمد غلام ربانیؒ رقمطراز ہیں کہ والدہ ماجد درودنجات اس قدر پابندی سے پڑھتے تھے کہ وقت وصال بھی اسی کے پڑھنے کا حکم دیا۔ حضرت مولانا عبدالحمیدؒ اپنے والد ماجد اخونزادہ مولانا محمد عالم ہزارویؒ کے شیخ کامل کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے سیدوشریف سوات تشریف لے گئے وہیں آپ بیمار ہوئے تو وہاں سے واپسی پر حضرو آگئے چند دن وہاں قیام فرمایا تاکہ بیماری سے افاقہ ہو تو چھبہ پنڈ جاؤں لیکن بیماری دن بدن شدت اختیار کرنے لگی آپ اسی حالت میں چھبہ پنڈ واپس چلے گئے آپ کی بیماری کا سن کر گردونواح سے لوگ گروہ در گروہ عیادت کے لیے چھبہ آنے لگے ایک روز فقیر بوستان موضع بھیڈیاں جو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا شیدائی وفدائی تھا عیادت کے لیے حاضر ہوا اُس کے آنے پر آپ چارپائی سے شدید نقاہت وکمزوری کے باوجود اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور اُسے گلے سے لگالیا پھر بعد میں فرمایا میرے اس قیام کرنے پر آپ لوگ حیران ہیں اسکی وجہ یہ بنی کہ جونہی فقیر بوستان کمرے میں داخل ہوا مجھے اس کے ہمراہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کی زیارت نصیب ہوئی اس لیے میں کھڑا ہوگیا تھا۔

اک دیدار مرشد دا باھو لکھ کروڑاں حجاں ہو

وصال: ایک رات قبل منگل کی رات کو دوائی کی ضرورت پڑی حضرت شیخ القرآنؒ دور افتادہ گاؤں سے جاکر دوائی لے کے آئے تقریباً سحری کا وقت تھا آپ نے سب گھر والوں کو اپنے پاس بلایا۔

Marfat.com

درجہ بدرجہ سب کوفرداً فرداً نصیحت وصیت کی جب دوائی کے بارے میں تم ہوا تو پوچھا اس وقت دوائی کون لے کر آیا ہے حضرت شیخ القرآنؒ نے عرض کیا میں لایا ہوں بے حد خوش ہوئے حضرت شیخ القرآنؒ نے عرض کیا میرے لیے دعا کریں میں نے آپ کی خدمت کما حقہٗ نہیں کی فرمایا '' میں تم سے بہت راضی ہوں اللہ تعالیٰ تم کو دین و دنیا کا بادشاہ کرے پھر مولانا محمد غلام ربانیؒ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اسکو نہ چھوڑنا اور والدہ کے متعلق فرمایا اس کے حقوق کی نگاہ داشت کرنا '' حضرت شیخ القرآنؒ کے حق میں دعا زود اثر اکسیر کثیر میں وہ تاثیر دیکھی گئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں شہرہ آفاق اطراف و اکناف عالم میں مقبولیت جامعیت قابلیت کی شمع روشن ہوئی۔

وصال کی رات حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبیؒ اور ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ آپ کے پاس سر کی جانب بیٹھ کر اوراد وظائف پڑھ رہے تھے نصف رات کے وقت فرمایا میرے پاس درود منجیات اور صلوۃ تنجینا پڑھو یہ میرا وظیفہ روزانہ کا سحری کے وقت ایک ہزار مرتبہ ہے۔ ۳ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ بدھ ۹ جنوری ۱۹۳۵ رات ایک بجے جب فرشتہ اجل حکم خداوندی پا کر دوڑتا ہوا آیا تو یہاں ہر ایک کے قلب و زبان پر درود منجیات درود تنجینا، اللہ اللہ اور کلمہ طیبہ کا ورد جاری ہوتا ہے اور آپکی پاک روح جسد خاکی کو چھوڑ کر پرواز کر جاتی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ لکھتے ہیں کہ وصال کے فوراً بعد ہم غسل دینے کا ابھی ارادہ ہی کر رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوتی ہے میں جا کر دروازہ کھولا گیا دیکھا کہ شامخان پٹھان (ہمارے خاندان کا غاسل جو انتہائی متقی اور عالم باعمل تھا) کھڑا ہے میرے بتائے بغیر خود مجھ سے کہا کہ ابھی ابھی مجھے خواب میں استاذ المکرم کی زیارت نصیب ہوئی، فرمایا شامخان اُٹھ آ کر مجھے غسل دے۔ ایسے ہی علماء فضلاء اتقیا کی موت بلاشک وشبہ موت عالم ہے اور انہی کے ہجر و فراق میں کائنات کی ہر چیز نالہ وگریاں کرتی ہے۔

اس خبر سے خستہ عالم سر بہ سر | موت عالم موت عالم سن خبر
مچھلیاں روتی ہیں سب اندر بحور | ہے یہ ارشاد شفیع یوم النشور
آسمان روتا ہے ہر خطہ زمین | جس میں تھے اذکار انکے خوشترین
موت کو کریاد اکثر اے غلام | اس میں ہے اصلاح تیری باتمام

Marfat.com

وصال کی خبر سنتے ہیں شاگرد، علماء عوام وخواص چمبہ پنڈ پہنچنا شروع ہوئے کچھ ایسے بھی تھے جن کو حضرت نے خود اپنے وصال کی خبر خواب میں دی۔ حضرت شیخ القرآنؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ سیرت وصورت، کردار وگفتار، علم وعمل، زہدوتقویٰ، کمال اخلاق جمال صفات میں اپنے والد ماجد کے مظہر اتم کو اپنے والد بزرگوار کے قدموں کی طرف سپرد خاک کر دیا گیا۔

حسب دستور علاقہ تدفین کے بعد دور ونزدیک سے آئے ہوئے ہزاروں احباب کے لیے کھانا تیار تھا لوگ کھانے کے لیے صفیں بنائے بیٹھے تھے زبانوں پر حضرت استاذی المکرّم مولانا عبدالحمیدؒ کا ذکر ہر طرف جاری تھا کوئی ماضی کی یادوں میں کھو کر یوں خیال کو بیان کر رہا تھا کہ وہ لمحات کیسے سہانے تھے وہ محفلیں وہ مجلسیں کیسی پرنور تھیں جب استاذ المکرّم علم وعرفان اور عشق ومعرفت کے جام لٹاتے تھے اور ہر ایک اس سے سیراب ہوتا کوئی آپ کی شفقتوں عنایتوں مہربانیوں کو یاد کر رہا تھا کوئی آپکی صورت وسیرت کے ذکر میں محو تھا کہ ایک شخص اشکبار آنکھوں، سوگوار دل اور ہجر وفراق سے بے قرار چیختا ہوا کھڑا ہو کر کہنے لگا آج ہمارے مربی ہمارے استاذ ہمارے باپ دنیا سے چلے گئے ہیں اور ہم یہاں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں اُس نے اس سوز وگداز سے یہ بات کہی کہ لوگ کھانا کھائے بغیر ہی چلے گئے بعد میں ہزاروں افراد کے لیے تیار کردہ کھانا پورے گاؤں میں تقسیم کر دیا گیا۔

حضرت شیخ القرآنؒ نے بیان فرمایا کہ مولانا حکیم منظور الٰہی کی شادی کے موقع پر آپکے اہل خانہ شادی سے کچھ روز قبل چمبہ پنڈ چلے گئے حضرت شیخ القرآنؒ شادی والے دن صبح چمبہ پنڈ جانے کے لیے جی ٹی روڈ پر ٹیوب ویل اسٹاپ پر اترے تو استقبال کے لیے آنے والوں میں سے کسی نے عرض کی آپکی بیٹی سخت بیمار ہے آپ فرماتے میں بے حد پریشان ہو گیا، پریشانی کے عالم میں پیدل چمبہ پنڈ کی طرف دیگر احباب کے ہمراہ چل پڑا دواڑھائی میل کے سفر کے بعد جب میں چمبہ پنڈ کے آبائی قبرستان کے پاس سے گذرنے لگا تو آباؤ اجداد کو ایصال ثواب کیا تو میا دیکھتا ہوں

Marfat.com

کہ والد ماجد مولانا عبدالحمید ہزارویؒ میرے سامنے کھڑے ہیں اور مجھے تسلی دیتے ہوئے کہنے لگے محمد عبدالغفور فکر نہ کرو بیٹی ٹھیک ہوگئی ہے فرماتے جب میں گھر پہنچا تو بیٹی کا بخار اتر چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیوں اور دو بیٹوں حضرت شیخ القرآن محمد عبدالغفور ہزارویؒ حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی ہزارویؒ کی صورت میں اولاد کی نعمت سے مالا مال فرمایا۔ آپ کی ایک بیٹی جوانی میں وصال پا کر چھبہ پنڈ میں دفن ہیں جبکہ دوسری صاحبزادی (متوفی ۱۹۹۸) کا نکاح استاذ العلماء شیخ الجامعہ مولانا محب النبیؒ سے ہوا تیسری صاحبزادی مرحومہ مغفورہ (متوفی ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ) زوجہ مولانا حافظ غلام معین الدین ہری پور، چوتھی صاحبزادی مرحومہ زوجہ مولانا غلام جیلانی بھوہی اور پانچویں صاحبزادی مرحومہ زوجہ مولانا محمد غوث بھوہی گاڑ۔

اخونزادہ حضرت مولانا محمد عالم ہزارویؒ کے سب سے چھوٹے بیٹے حضرت مولانا عبد الحیؒ نے بھی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی عبادت وریاضت اور مجاہدہ کے ساتھ ساتھ کھیتی باڑی کرتے تھے تفصیلی حالات نہیں مل سکے چھبہ پنڈ میں ہی قیام فرمایا اور یہیں رجب ۱۳۴۹ھ دسمبر ۱۹۲۹ میں والد ماجد کے پہلو میں بائیں طرف دفن ہوئے جبکہ آپ کی اہلیہ مرحومہ و مغفورہ جنکی سلیقہ شعاری اور سعادت مندی آج بھی خاندان میں مشہور ہے بڑی نفاست پسند اور زاہدہ و عابدہ بی بی تھیں ۱۳۷۸ھ ۹ جنوری ۱۹۵۸ بروز جمعرات کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ قدرت کاملہ نے دو بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹے عطا فرمائے۔ حضرت عبد العزیزؒ (متوفی ۳ جولائی ۱۹۸۵ء بروز بدھ) زندگی بھر چھبہ پنڈ مسجد غوثیہ کی خدمت پر مامور رہے علاقہ کے سینکڑوں لوگوں نے آپ سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی۔ عمر بھر شادی نہ کی نہایت خوش خلق، منکسر المزاج اطاعت و عبادت گذار تھے، دوسرے بیٹے استاد مولانا عبد الغنیؒ (متوفی ۹ ستمبر ۱۹۸۷ھ بدھ) مولانا عبدالقیوم ہزاروی وزیر آبادی کے والد ماجد ہیں جبکہ تیسرے صاحبزادے مولانا حکیم منظور الٰہی موضع گوہدو میں بقید حیات ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا عبد الحیؒ کی بڑی صاحبزادی متوفی ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ
۱۹ مارچ ۱۹۴۵ سوموار (والدہ ماجدہ حضرت قبلہ مفتی محمد عبد الشکور ہزاروی) مدظلہ تعالیٰ کا نکاح
حضرت شیخ القرآنؒ سے ہوا جبکہ دوسری بیٹی متوفی ۱۶ جون ۱۹۹۷ کا نکاح حضرت
مولانا عبد الرزاق گوہدو (متوفی ۲۷ جنوری ۱۹۹۷ء) سے ہوا۔

حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۱۱

۹ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ یکم دسمبر ۱۹۱۱ء ۱۶ ماگھ ۱۹۶۸ بکرم بروز جمعۃ المبارک حج اکبر
کے روز حضرت مولانا عبد الحمیدؒ کے ہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی والد ماجد نے اپنے والد
حضرت مولانا محمد عالمؒ کے شیخ کامل کے نام پر '' محمد عبد الغفور / ۱۴۸۵ '' نام تجویز کیا جس
کے عدد قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے نکلتے ہیں '' وادخلنٰہ فی رحمتنا '' اور ہم نے
اُسے اپنی رحمت میں داخل کرلیا '' والد ماجد کی طرف سے سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہ سے
حضرت علی حیدر کرارؓ اور والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے۔

آغاز طفولیت سے ہی اعلیٰ صلاحیتوں کا اظہار ہونے لگا ہوش کی آنکھیں کھلیں تو کھیل کود
سے دور لغو اور فضول باتوں کی طرف توجہ نہ دی یہ فطرتی امر ہے عظیم لوگوں کا بچہ بھی عظیم ہوتا ہے
آپکے والد ماجد استاذ العلماء اور والدہ ماجدہ تہجد گذار انکی اعلیٰ تربیت کا نتیجہ کہ آپ گلی میں نکلتے تو ہر
ادنیٰ واعلیٰ کو سلام کرنے میں پہل بات چیت میں منہ سے پھول جھڑتے کم آمیزی کم خوری کی ابتدا
بچپن سے ہو چکی اپنے والد ماجد کے ہمراہ کئی بار شیخ کامل کے آستانہ پر بچپن میں حاضری دی اپنے
بچپن کے اس واقعہ کو کئی بار بیان فرمایا کہ ایکبار بچپن میں حضرت قبلہ عالم اعلحضرت سیدنا پیر مہر علی
شاہؒ کے مکان کے باہر کھڑے تھے کہ قبلہ عالم نے ایک شخص کو فرمایا باہر ایک مولوی صاحب آئے ہیں
انہیں اندر لے آؤ خادم نے باہر نکل کر دیکھا مگر کسی مولانا کو نہ پایا دوبارہ حضرت نے حکم دیا خادم

Marfat.com

نے دوبارہ چکر لگایا تیسری بار خادم نے عرض کیا باہر تو ایک بچہ کھڑا ہے آپ نے فرمایا وہی مولوی صاحب ہیں انہیں اندر لے آؤ چنانچہ آپ اندر حاضر خدمت ہوئے شیخ کامل نے شفقت فرمائی حضرت شیخ القرآن بچپن میں اگر ننھیال جاتے تو وہاں پر خانقاہ کا ماحول میسر تھا آپکے ماموں حضرت استاذ العلماء حافظ حمید الدین صدیقی صاحب کشف وکرامت بزرگ اور نانا حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن صدیقی تقویٰ وطہارت کے پیکر تھے۔

مختصر مدت میں اپنے والد ماجد سے قرآن کریم ناظرہ کے علاوہ ابتدائی درسی کتب کا درس لیا اور علم الصرف وعلم النحو کی کتب از بر ہوگئیں کافیہ تک کی کتب والد ماجد سے پڑھنے کے بعد ''بھوئی گاڑ'' تشریف لائے اور حضرت مولانا احمد دین ہاشمی اور شیخ الجامعہ مولانا محب النبیؒ سے دوسال تک درس نظامی کی کتب پڑھتے رہے اسی عرصہ کے دوران گولڑہ شریف حاضر ہوکر حضرت قبلہ عالم گولڑویؒ سے حمد اللہ اور ملاحسن کے چند اسباق خیر وبرکت کی خاطر پڑھے اور ایک روز عرض کیا حضرت میرے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا محنت کرو عرض کی آپ کے ارشادگرامی کی پوری تعمیل کروں گا میرے لیے آپ دعا کریں تو شیخ کامل نے فرمایا '' جاؤ میاں اللہ تعالیٰ تمھیں بڑا مولوی بنائے گا '' حضرت شیخ القرآنؒ بھوئی سے بندیال چلے آئے اور سات ماہ تک حضرت استاذ العلماء مولانا یار محمد بندیالویؒ سے علم حاصل کرتے رہے۔ پھر غورغشت ضلع اٹک جاکر حضرت مولانا قطب الدین غورغشتوی جو آپ کے جد امجد کے نامور شاگردوں میں سے تھے زانوئے تلمذ تہہ کیے یہاں پر دیگر علوم کے علاوہ فن مناظرہ میں مہارت تامہ حاصل کی چند ماہ یہاں علم حاصل کرنے کے بعد جب رخصت ہوئے تو استادگرامی نے فرمایا '' آج میں نے اپنے استاد کا کچھ حق ادا کردیا ہے کہ میرا استادزادہ میرے پاس زیر تعلیم رہا ہے''

بارہ سال کی عمر میں آپ نے ہندوستان کے علمی مراکز کا رخ کیا پہلے لاہور آئے یہاں سے دیوبند پہنچے امتحانات شروع ہونے کی وجہ سے انتظار نہ کیا تو دہلی سے ہوتے ہوئے کانپور

Marfat.com

حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری کے پاس حاضر ہوئے جو عظیم محدث مولانا احمد حسن کانپوری کے خلف الرشید تھے مولانا مشتاق احمد کانپوری جلد ہی کانپور سے مراد آباد پھر میرٹھ چلے گئے حضرت شیخ القرآنؒ آپ کے ہمراہ رہے اور مختلف مراکز میں رہ کر حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری سے دینی تعلیم مکمل کرلی۔ آپ نے انتہائی کم عمری میں دینی تعلیم مکمل کی اور بے شمار مشکلات ومصائب کو برداشت کیا کئی روز تک کچھ نہ کھایا پیا مالی مجبوریوں اور عسرت کی عارضی رکاوٹوں کی پرواہ کیے بغیر حصول علم کے لیے بے سروسامانی کے عالم میں مختلف شہروں کے سفر اختیار کیے دورہ حدیث کے لیے آپ دارالعلوم فتحپوری دہلی تشریف لے گئے مگر دل مطمئن نہ ہوا تو وہاں تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے کہ ایک روز حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد رضویؒ سے ملاقات ہوئی انکے مشورہ پر بریلی حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ وہاں خوب علمی پیاس بجھائی اور فراغت پر استاد مکرم نے خلافت اجازت بیعت اور ابوالحقائق کا لقب عطا کیا ۱۵ برس کی عمر میں دورہ حدیث سے ۱۳۴۴ھ کو فارغ ہوئے شمسی سال فراغت ودستار بندی کا سال قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے نکلتا ہے ''
ذٰلک الفوز العظیم / ۱۹۲۶''۔

حضرت حجۃ الاسلامؒ نے آپ کو اجازت وخلافت کے ساتھ ساتھ اجازت کتب صحاح ستہ، حدیث مصافحہ اور ضیافت کی اجازت دی جیسے کہ انہیں حضرت امام اہل سنت اعلحضرت شاہ احمد رضا خان بریلویؒ نے عطا کی حضرتؒ کا سلسلہ سند چار واسطوں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک پہنچتا ہے آپکے سلاسل علوم دہلوی، بریلوی اور خیر آبادی ہیں۔

فراغت تعلیم ودستار بندی کے بعد آپ واپس چمبہ پنڈ تشریف لائے یہاں علاقائی رسم کے مطابق حضرت مولانا قطب الدین غورغشتویؒ نے ایک جلسہ عام میں کئی علماء کرام کی موجودگی میں آپ کی دستار بندی فرمائی اسی سال جب کہ آپکی عمر مبارک سولہ برس تھی حضرت مولانا احمد دین ہاشمیؒ کے ہمراہ گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور قبلہ عالم اعلحضرت گولڑوی کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔

Marfat.com

۲۸۔۱۹۲۷ میں آپ واپس منظر الاسلام بریلی شریف چلے گئے آپکے استادمکرم نے آپ کی تعیناتی بطور مدرس جامعہ منظر الاسلام بریلی کردی ۱۹۳۰ تک وہاں درس وتدریس کا سلسلہ جاری کھا پھر واپس چلے آئے اور چند ماہ بجار والا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں بطور مدرس فرائض سرانجام دیئے ۱۹۳۱ء میں آپکی شادی آپکے چچا حضرت مولانا عبدالحیؒ کی صاحبزادی سے ہوئی جو ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء میں وصال فرماگئیں دوسری شادی وزیر آباد میں ملک محمد حسین مرحوم کی صاحبزادی سے اگست ۱۹۴۶ء میں ہوئی۔

۱۹۳۱ء میں آپ گجرات تشریف لے آئے اور مدرسہ خدام الصوفیہ میں بطور مدرس درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا ساتھ جامع مسجد شیشیانوالہ گیٹ میں خطابت کرنے لگے اسی دوران آپکی تصنیف مناقب جلیلہ شائع ہوئی دیگر نامور علماء کے علاوہ حضرت پیر طریقت مولانا حافظ محمد فاضل نقشبندی ڈھانگری میر پور اور مجاہد ملت مولانا محمود شاہ گجراتی آپ سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔۱۹۳۵ میں آپ وزیر آباد تشریف لے آئے اور شہر کی سب سے بڑی جامع مسجد غوثیہ میں خطابت فرمانے لگے ابتداء میں مسجد کا انتظام ایک تنظیم چلاتی تھی بعد میں تنظیم توڑ دی گئی اور آپ تازیست فی سبیل اللہ خدمات سرانجام دینے لگے۔اسی مسجد کے ساتھ آپ نے جامعہ نظامیہ غوثیہ کی بنیاد رکھی اس دارالعلوم کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہاں سب سے پہلے دورہ تفسیر قرآن مجید کا آغاز آپ نے فرمایا اس دارالعلوم میں تقریباً دس ہزار کے قریب طلبہ وعلماء نے آپ سے تعلیم حاصل کی جبکہ دیگر مدارس میں آپ سے تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد اسکے علاوہ ہے۔اس دارالعلوم میں آپکے ہمراہ جید اساتذہ کرام نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے جن میں خصوصی طور پر قابل ذکر حضرت شیخ الجامعہ محب النبیؒ حضرت مولانا عبدالرزاق گوہدو حضرت مولانا غلام جیلانی مانسہرہ حضرت سید زبیر شاہ چکوال حضرت مولانا مفتی اعجاز ولی لاہور وغیرھم۔

Marfat.com

آپ نے اس مسجد میں ۱۹۳۸ سے ایک عرس پاک کا آغاز کیا جو ایک صدی تک چمبہ پنڈ میں انعقاد پذیر ہوتا رہا حج کے موقع پر علماء کرام کے باہمی مشورہ سے اس عرس پاک کا نام عرس پاک صاحب لولاک ﷺ رکھا گیا اس عرس مبارک کی ختم کی محفل بڑی بارونق اور روحانی ہوتی تھی عرس کے موقع پر ہزاروں لوگ حاضری دیتے جید علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرماتے آپ جب دعا کے لیے کھڑے ہوتے تو رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آتے۔

آپ پہلے سفر حجاز کے لیے دسمبر ۱۹۳۸ء وزیر آباد سے روانہ ہوئے اور ۱۹۳۹ء میں فریضہ حج اور زیارت روضہ رسول ﷺ سے مشرف ہوئے جبکہ دوسرا حج اویس وقت حضرت خواجہ گوہر دین جیند ڑوی کی معیت میں کیا کئی علماء کرام اور مریدین اس سفر میں حضرت کے ہمراہ تھے۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کو یہ قافلہ بحری جہاز کے ذریعہ کراچی سے روانہ ہوا حج بیت اللہ کے بعد روضہ رسول ﷺ کے لیے مدینہ طیبہ گئے اس موقع پر حضرت شیخ القرآن کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت حالت بیداری میں ہوئی اور حضرت خواجہ گوہر دین جیند ڑوی نے آپ کو روضہ رسول ﷺ کے سامنے خلافت و اجازت بیعت عطا فرمائی۔ مدینہ طیبہ میں ۱۴ روز قیام کے بعد قافلہ جدہ کی طرف روانہ ہوا۔

آپ نے تیسرا سفر حجاز اپنی اہلیہ اور کئی علماء و مریدین کے ہمراہ کیا جن میں قابل ذکر حضرت صاحبزادہ محمد رمضان اویسی جیند ڑشریف حضرت مولانا غلام قادر اشرفی لالہ موسیٰ شامل تھے ۲۹ جنوری ۱۹۶۹ء کو وزیر آباد سے روانہ ہوئے۔ ۵ فروری کو روضہ رسول ﷺ پر حاضری نصیب ہوئی۔ ۲۲ فروری تک مدینہ طیبہ میں قیام رہا پھر مکۃ المکرمہ تشریف لائے اور حج بیت اللہ ادا کیا اور ۱۲ مارچ کو جدہ سے روانہ ہو کر ۱۳ مارچ کو وزیر آباد پہنچے۔

حضرت شیخ القرآن کو اپنے شیخ کامل اعلحضرت گولڑوی سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ شیخ سے محبت آپکو ورثہ میں ملی تھی آپکے والد گرامیقدر حضرت مولانا عبدالحمید کو بھی شیخ کامل

Marfat.com

اعلیحضرت گولڑوی سے خصوصی لگاؤ تھا۔ آپ اکثر اپنی تقاریر میں ارشاد فرماتے ہیں حضور قبلہ عالم کی دعاؤں اور ان کے کرم کا زندہ ثبوت ہوں۔ ۱۹۳۵ء میں گولڑہ شریف میں بڑے عرس مبارک کی آخری مجلس میں قبلہ عالم اعلیحضرت گولڑویؒ کی موجودگی میں تقاریر کرنے کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے لیے اعلیحضرت گولڑویؒ نے توصیفی کلمات ادا فرمائے پھر آپ کو ہر عرس کی تمام محافل میں تقاریر کرنے کے لیے مقرر کر دیا گیا چنانچہ تین سال شیخ کامل کی موجودگی اور پھر ۱۹۷۰ء تک تمام محافل اعراس مبارکہ پر آپ مجلس میں تنہا تقریر ارشاد فرماتے رہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اتنے بڑے آستانہ عالیہ پر ہزاروں علماء کرام اور لاکھوں لوگوں کے سامنے خطاب کرنے کے مستحق بھی آپ ہی تھے آپکی عارفانہ اور عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی تقاریر سن کر لوگ عش عش کر اٹھتے اس لیے آپ کے وصال پر حضرت قبلہ بابو جیؒ نے فرمایا تھا کہ '' سوز کیف اور مستی والی تقریریں ختم ہوگئی ہیں ''۔

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلویؒ کے علاوہ حضرت خواجہ گوہر دین جینڈ ڈوی حضرت خواجہ محمد معصوم بادشاہ چورہ شریف حضرت خواجہ احمد نور چکوال حضرت خواجہ علاؤالدین قادری کی طرف سے آپ کو خلافت و اجازت بیعت ملی۔

علماء حق کا یہ شیوہ رہا ہے کہ ہر مشکل موڑ پر انہوں نے قوم کی رہنمائی فرمائی ایک طرف انہوں نے لوگوں کے اندر جذبہ آزادی ابھارا تو دوسری طرف علماء سو کے حربوں کو ناکام بنایا انہی علماء حق کی کوششوں سے قائداعظم محمد علی جناح ملک پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے حضرت شیخ القرآنؒ اس '' مقام آزادی '' کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے۔

دنیا میں ٹھکانے دو ہی تو ہیں آزاد منش انسانوں کے
یا تختہ جگہ آزادی کی یا تخت مقام آزادی کا

Marfat.com

تحریک نیلی پوش جو مسجد شہید گنج لنڈا بازار لاہور کی بازیابی کے لیے مولانا ظفر علی خان نے چلائی حضرت شیخ القرآنؒ نے اس تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا اور لاہور میں ہونے والی کانفرنس میں شریک ہوتے رہے۔ مسجد کی بازیابی کے لیے پہلے "انجمن تحفظ شہید گنج" پھر اسکا نام بدل کر "مجلس مرکزیہ عالیہ تحفظ اوقاف" اور بعد میں مجلس اتحاد ملت رکھا گیا حضرتؒ نے ان تنظیموں میں سرگرمی سے حصہ لیا اسی بنا پر آپ کو مجلس اتحاد ملت کا نائب صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو کلکتہ میں ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا شوکت علی منعقد ہوا اور مسلم لیگ کونسل کا اجلاس قائداعظم کی صدارت میں ہوا ہر دو اجلاس سے حضرت شیخ القرآنؒ نے خطاب کیا اور قائداعظم کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مجلس اتحاد ملت کو توڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کیا قائداعظم آپکی تقریر سن کر بے حد خوش ہوئے۔ ۲۱ اپریل کو علامہ اقبال کے وصال کی خبر سن کر آپ کلکتہ سے مولانا ظفر علی خان کے ہمراہ لاہور چلے آئے مولانا ظفر علی خان نے حضرتؒ کو دو اپنی مختلف نظموں میں خراج عقیدت پیش کیا ہے ایک نظم ۱۹۳۸ء میں حج کے موقع پر کہی جس کے چند شعر یہ ہیں:

حج کو جانے والے ہیں عبدالغفور — آسماں برسا رہا ہے ان پہ نور

کس زباں سے ہو بیاں وصف آپ کا — آپ موسیٰ ہیں وزیر آباد طور

جب حواجہ کی سعادت ہو نصیب — یاد رکھیں ہم غریبوں کو ضرور

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان کے موقع پر آپ اسٹیج پر جلوہ افروز ہوئے اور اہل سنت کی نمائندگی فرمائی۔ اس موقع پر پاکستان کا لفظ استعمال نہ ہوا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں پاکستان کا لفظ کئی مرتبہ دہلی میں ۱۹۴۶ء میں لیا گیا تھا۔ لیکن ہندوؤں نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد سے بوکھلا کر اسے قرارداد پاکستان کہنے لگے حضرت مولانا شیخ القرآنؒ نے ۱۹۴۱ء میں حج بیت اللہ کی سعادت کے بعد وزیر آباد میں پاکستان کانفرنس کا اہتمام غلہ منڈی

Marfat.com

میں کیا یہ پنجاب کے اندر پہلی کانفرنس تھی جس میں نظریہ پاکستان کی خوب وضاحت کی گئی اور پاکستان کا ذکر نام لے کر کیا گیا جس سے مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا ظفر علی خان، سید غلام مصطفیٰ خالد گیلانی، انور غازی آبادی کے علاوہ آپ نے خطاب فرمایا اس کانفرنس کا ماحول پر بڑا گہرا اثر ہوا اُس وقت کا مستند اخبار ''سول اینڈ ملٹی گزٹ ''نے اس پر اداریہ تحریر کیا۔

ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک ہی پنڈال میں ایک جلسہ احراریوں کا اور دوسرا مسلم لیگ کا منعقد ہوا احراریوں کے جلسہ سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کیا اس جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اُنکے مقررین نے کچھ اس انداز سے تقاریر کیں کہ لوگوں کا کچھ زیادہ ہی رش وہاں دیکھنے میں آیا تاریخ سیالکوٹ بھی گواہ ہے کا پنڈال احرار کا گڑھ سمجھا جاتا تھا مسلم لیگ کے جلسہ میں حضرت شیخ القرآنؒ کو دعوت خطاب دی گئی جونہی آپ نے خطاب شروع کیا تو مخالفین کے جلسہ سے لوگ اُٹھ کر مسلم لیگ کے پنڈال میں آنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے مخالفوں کے پنڈال میں ''اُلو'' بولنے لگے اس منظر کو دیکھتے ہوئے بابا صحافت نے ایک فی البدیہ نظم کہی جس میں حضرت شیخ القرآنؒ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

میں آج سے مرید ہوں عبدالغفور کا — چشمہ ابل رہا ہے محمدؐ کے نور کا
بند اسکے سامنے ہے بخاری کا ناطقہ — کیا ان سے ہو مقابلہ اُس بے شعور کا

اپریل ۱۹۴۴ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس سیالکوٹ میں منعقد ہوا صدارت سردار عبدالرب نشتر نے کی حضرت قائداعظمؒ بھی تشریف لائے اس موقع پر تمام قومی رہنما حاضر ہوئے حضرت شیخ القرآنؒ مسلم لیگیوں اور نیشنل گارڈ کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچے تھے۔ ۴۶۔ ۱۹۴۵ء کے عام انتخابات میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا اور مسلم لیگی رہنما کی حمایت کی چنانچہ وزیر آباد سے مسلم لیگی امیدوار کو فتح حاصل ہوئی۔ انہی انتخابات کے سلسلہ میں ۹ تا ۱۱ جنوری کو اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کی گراؤنڈ میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی صدارت میں کانفرنس ہوئی حضرت شیخ القرآنؒ نے اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ولولہ خیز و فکر انگیز خطاب فرمایا۔

Marfat.com

۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۶ء تک برصغیر کے مختلف مقامات پر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی سب سے بڑا اجتماع ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو فاطماں باغ بنارس میں ہوا جس میں بھر پور طریقہ سے نظریہ پاکستان اور مطالبہ پاکستان کی تشہیر کی گئی اس کانفرنس میں پانچ سو مشائخ اور سات ہزار علماء کرام کے علاوہ ایک کروڑ سنی عوام نے شرکت کی حضرت شیخ القرآنؒ نے بھی اس تاریخی اجتماع سے خطاب فرمایا۔

کیبنٹ مشن کی آمد (مارچ اپریل ۱۹۴۶ء) قائداعظم کے نقطہ نظر کی وضاحت و اشاعت کے لیے آپکے حکم پر ملک کے طول وعرض میں جلسے ہوئے چنانچہ حضرت شیخ القرآنؒ نے اس موقع پر وزیر آباد میں جلسہ کا اہتمام کیا جسکی صدارت نوابزادہ رشید علی خاں صدر سٹی مسلم لیگ لاہور نے کی کئی علماء نے اس جلسہ سے خطاب کیا حضرت شیخ القرآنؒ کی دعوت پر ۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء کو قائداعظمؒ وزیر آباد تشریف لائے اور آپکی جامع مسجد غوثیہ کے ملحقہ میدان میں لوگوں سے خطاب کیا حضرت شیخ القرآنؒ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اس موقع پر محترمہ فاطمہ جناح نے ثمن برج میں عورتوں کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ تحریک پاکستان کے دوران آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر آپ بفضل خدا بال بال بچ گئے۔ تحریک سول نافرمانی کے دوران پنجاب کے گورنر ڈگلس نے آپکو باغی قرار دیا اور ضلع گوجرانوالہ میں سب سے پہلے آپ کو گرفتار کرلیا گیا پھر گرفتاریوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا آپ نے ایک ماہ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اعلان قیام پاکستان کے ساتھ ہی مہاجرین کی آمد اور قتل وغارت کا سلسلہ چل پڑا۔ ہندو اور سکھ جو آئے دن وزیر آباد میں فتنہ انگیزی کرتے تھے اور ایک مسلم عورت کو گولی مار کر شہید کر دیا جس سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا حضرت شیخ القرآنؒ نے لوگوں کی قیادت کرتے ہوئے گوردوارہ جہاں سکھ اور ہندو جمع ہوتے تھے پر حملہ کر دیا اور خود پہلا فائر کھولا اور لوگوں نے آگ لگادی جس سے عمارت مکمل طور پر جل گئی اس سے ہندوؤں اور سکھ وزیر آباد سے فرار ہوگئے۔ مہاجرین کی آمد پر اُنکی ہر ممکن مدد کی خالی مکان تحصیلدار کے ساتھ مل کر آنے والے مہاجرین کو دیئے کشمیر میں جنگ چھڑنے پر بھرپور طور پر کشمیری بھائیوں کی مالی مدد فرمائی۔

Marfat.com

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں کراچی جا کر قائداعظم سے ملاقات کی اور ملک میں فقہ حنفی کو عملی طور پر نافذ کرنے کے درخواست کی تا کہ ملک میں بننے والا دستور قرآن وسنت کے مطابق ہو۔ مارچ ۱۹۴۸ء کو ملتان میں ہونے والے جمعیت علمائے پاکستان کے تاسیسی اجلاس میں تشریف فرمائی آپ کو مرکزی نائب صدر منتخب کیا گیا جس پر ۱۹۶۱ء تک کام کرتے رہے ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت چلی اس وقت کے وزیر خارجہ مسٹر ظفر اللہ خان جو قادیانیوں کا سرخیل تھا کہ بیانات پر ملک بھر میں احتجاج ہونے لگا۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو لاہور میں آل مسلم پارٹیز کا اجلاس ہوا حضرتؒ نے اس اجلاس سے خطاب فرمایا جس کا ذکر حکومت پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ میں ہے پھر ایک ''مجلس عمل'' کا قیام ظہور میں آیا جس نے تحریک کا آغاز کیا فروری ۱۹۵۳ء کے آغاز میں تمام مکاتب فکر کے علماء وعوام کا اجتماع آپکی صدارت میں لاہور میں ہوا چند روز بعد بیرون باغ دہلی دروازہ عظیم الشان جلسہ ہوا اس میں مرکزی خطاب حضرت شیخ القرآنؒ کا تھا جس میں آپ نے مناظرانہ انداز میں تقریر کی اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے حوالے بیان کر کے اُس کی اس خوبصورت انداز میں مذمت کی کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو یہ کہنا پڑا ''آج میرے دل کی حسرت پوری ہوگئی ہے میں نے اپنے کانوں سے اور آنکھوں سے علامہ ہزاروی صاحب کا خطاب سنا اور انہیں دیکھا ہے ایسا مدلل وعظ کرنا آپ کا ہی حق ہے آپکی علمیت اور جادو بیانی سے مرزائیت کا ناطقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔'' وزیر آباد سمیت مختلف شہروں میں کئی اہم جلسوں سے آپ خطاب فرماتے پولیس گرفتار کرنا چاہتی تھی مگر ناکام رہی تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا جلسہ راولپنڈی لیاقت باغ میں مارچ کے آغاز میں ہوا جس کی صدارت حضور قبلہ بابو جی گولڑویؒ نے فرمائی آپ نے لاثانی اور تاریخی تقریر کی کہ دیگر علماء کرام نے آپ کے خطاب کے بعد یہ کہہ کر جلسہ ختم کر دیا کہ علامہ ہزاروی کے بعد کون سی میخ رہ گئی ہے جو متنبی قادیان کے تابوت میں پیوست کی جائے'' جلسہ کے اختتام پر راولپنڈی

Marfat.com

میں ہنگامے شروع ہوگئے راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر نے گولڑہ شریف حاضری دی کہ علامہ ہزاروی کو پیش کر دیا جائے ورنہ اُنکے اہل خانہ کو گرفتار کرلیا جائے گا چنانچہ حضور قبلہ بابوجی گولڑویؒ کے ہمراہ آپ نے ڈپٹی کمشنر کی رہائش گاہ پر جا کے گرفتاری پیش کی اور سات ماہ تک راولپنڈی جیل میں قید و بندکی صعوبتیں برداشت کیں۔

ستمبر ۱۹۶۸ء کو جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہزاروں علماء کے اجتماع میں آپ کو جمعیت علماء پاکستان (مغربی) کا بلا مقابلہ صدر منتخب کیا گیا انجمن شہریاں لاہور، انجمن شہریاں وزیرآباد اور الہ موسیٰ میں آپ کو عصرانہ استقبالیے پیش کیے گئے۔ ۴ جنوری ۱۹۶۹ء کو جمعیت کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں بعض پالیسیوں میں اختلاف کی وجہ سے مولانا عبدالحامد بدایونی کو ہٹا کر آپ کو مرکزی صدر جمعیت علمائے پاکستان بنادیا گیا آپکی قیادت میں علماء کرام نے تحریک بحالی جمہوریت محکمہ اوقاف کی ناانصافیوں اور غیر اسلامی عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی اور سوشلزم کے خلاف تحریک چلائی آپ کا شمار اُن ۱۱۳ علماء کرام میں ہے جنہوں نے سوشلزم کفر ہے کہ فتویٰ پر دستخط کیے۔
۴ اپریل ۱۹۷۰ء کو اہل سنت میں اتحاد کی خاطر سب سے پہلے آپ نے جمعیت کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا صدر ایوب کی غلط پالیسیوں پر آپ خوب تنقید کرتے تھے حکومت کی حمایت کے لیے آپ کو کئی ایک پیشکشیں کی گئیں مگر آپ نے سب کو ٹھکرا دیا۔

آپ امام المناظرین بھی تھے کئی بار میدان مناظرہ میں مولانا غلام اللہ خان، مولانا عنایت اللہ گجراتی، مولوی احمد دین گکھڑوی، مولوی عبداللہ الہ موسیٰ اور مولوی عبدالحی کو شکست دی علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد عمر اچھروی، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی، حضرت محدث اعظم مولانا سردار احمد رضویؒ اپنے مدمقابل سے ہونے والے اکثر مناظروں میں آپ کو صدارت کی کرسی پر بٹھایا گیا۔

آپکی عادت مبارکہ تھی کہ ہر روز صبح کو سیر کے لیے شہر سے شمال کی جانب تشریف لے .

Marfat.com

جاتے تھے۔ ۷ شعبان ۱۳۹۰ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۰ء جمعتہ المبارک کی صبح سیر کے لیے جی ٹی روڈ پر پہنچے کہ ایک ٹرک آپ سے آٹکرایا لوگوں نے ٹرک ڈرائیور کو مارنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دیں میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں سول ہسپتال وزیر آباد میں کئی بار بلند آواز سے کلمہ طیبہ اور درود پاک خود پڑھا اور بار بار لوگوں کو پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہر اور مضافات میں دو روز تک مکمل ہڑتال رہی کاروبار، تعلیمی ادارے اور بنک بند رہے ملک کی تمام اخبارات نے صفحہ اول پر بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ آپکے وصال کی خبر شائع کی ہزاروں علماء مشائخ کے قافلے وزیر آباد پہنچے پچاس ہزار سے زائد علماء مشائخ نے آپکے جنازہ کو کندھا دیا اور ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے آپ کے استاد مکرم حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبیؒ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی اور آپ کو موضع بھٹی میں آپکی زرخرید جگہ میں دفن کیا گیا جہاں آج عظیم الشان روضہ انور مسجد اور مدرسہ تعمیر ہو چکا ہے۔

نماز جنازہ سے قبل حضرت قبلہ بابو جی گولڑویؒ نے آپ کے بڑے صاحبزادے مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی کی دستار بندی فرمائی جنکی زیر پرستی آپ کا سالانہ عرس مبارک مہر آباد وزیر آباد میں منعقد ہوتا ہے۔

حکمت و عرفاں کا سورج وہ دور افق پر ڈوب گیا
کتنی صدیوں تک اب لوگ سحر کو ترسیں گے

آپ خطابت اور علم و حکمت میں بے مثال مقام رکھتے تھے ایسے مقرر فصیح اللسان تھے کہ الفاظ آپکی غلامی میں ہاتھ باندھے موجود رہتے آپکا فرمایا ہوا مستند مانا جاتا تھا ایسے عالم باکمال کہ جب علم کے جواہر رولتے تو دانائی آپ پر فخر کرتی تصوف آشنا صوفی تھے کہ آپ کی باتیں دلوں پر اثر انداز ہوتیں لوگ آپکی خطابت کے سامنے ایک خاموش سمندر نظر آتے۔ آپ کو تصرف علی القلوب کا مقام حاصل تھا اور کشف القلوب ایسا کہ معترضین کے اندرونی اعتراضات پر مطلع ہو کر کشف شبہ

Marfat.com

فرماتے تھے۔ جب عقائد و اخلاق پر اظہار خیال فرماتے تو یوں محسوس ہوتا کہ دلائل و براھین کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ حب الٰہی عشق رسول ﷺ شجاعت، ہیبت جلال الٰہی تواضع و انکساری مہمان نوازی، جود و سخی و غربا پروری حاضر جوابی متعلقین سے وفاداری، ظرافت و خوش طبع غرضیکہ درجنوں اوصاف حمیدہ کے مالک ایک بہترین مدرس شاعر، سیاستدان، منطقی، مناظر، مفسر، محدث مقرر ذیشاں، صوفی اور سب سے بڑھ کر ایسے عاشق رسول ﷺ کہ ایسا عشق و مستی کا درس دینے والا اب ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔

عشق نبی کے باب کا عنوان ہزاروی ناموس مصطفیٰ کا نگہبان ہزاروی
غواص بحر عظمت قرآں ہزاروی شیخ زماں و رازی دوراں ہزاروی

حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ غوثیہ مہر آباد شریف وزیر آباد

ولادت یکم رجب المرجب ۱۳۵۶ھ ۲۴ بھادوں ۱۹۹۴ بکرم، ۸ ستمبر ۱۹۳۷ء بروز بدھ بوقت سحر چمبہ پنڈ ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چمبہ پنڈ میں حضرت مولانا عبدالعزیزؒ سے حاصل کی پھر جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد میں حضرت مولانا غلام جیلانی مانسہرویؒ اور والد ماجد حضرت شیخ القرآنؒ سے کتب پڑھیں کچھ عرصہ بعد جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف چلے گئے اور وہاں حضرت مولانا فرید الدین ہاشمی سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی پھر وزیر آباد چلے آئے مگر جلد ہی جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ میں داخل ہو کر حضرت مولانا قاضی عبدالسبحان کھلابٹیؒ سے اکتساب فیض کیا پھر مولانا کے ہمراہ کھلابٹ چلے گئے لیکن وہاں کے حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے واپس وزیر آباد چلے آئے اور حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی اور والد ماجد سے درس نظامی کی تکمیل پر دورہ حدیث پڑھا۔ یکم اپریل ۱۹۶۱ء کو جامعہ انوار العلوم ملتان میں حضرت مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ سے سند حدیث اور خلافت ملی ۱۹۶۶ء میں حضرت معصوم بادشاہ چورہ شریف نے سالانہ عرس کے موقع پر سلسلہ نقشبندیہ میں خلافت و اجازت عطا فرمائی ۱۹۶۶ء میں ہی

Marfat.com

قبلہ والد صاحب کی طرف سے خلافت کے ساتھ ساتھ تمام اسناد احادیث اور جملہ اذکار و اعمال کی اجازت ملی ۱۹۷۱ء میں مجاہد ملت حضرت محمود شاہ گجراتی پھر بعد میں حضرت پیر میاں جمیل احمد شرقپوری اور ۱۹۸۴ء میں حضرت پیر سید علی حسین شاہ علی پور سیداں شریف نے خلافت عطا کی
آپ نے ۱۹۶۲ء میں نظام آباد سے خطابت کا آغاز کیا کچھ عرصہ گکھڑ میں جمعہ کا خطبہ دیتے رہے ۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۷ء حافظ آباد جبکہ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۷۰ء تک جہلم میں یہ فرائض سرانجام دیئے۔
۱۹۶۰ء سے اپنے دارالعلوم میں پڑھانا شروع کیا معروف شاگردوں میں مولانا ظریف القادری، مولانا خالد حسن مجددی گوجرانوالہ، پیر محمد افضل قادری گجرات، مولانا فیض محی الدین فیصل آباد، پیر طاہر مبین لاہور، مولانا علی احمد سندیلوی شیخ الحدیث منہاج القرآن لاہور، شیخ الحدیث غلام محبوب سبحانی حسن ابدال شامل ہیں۔

مارچ ۱۹۶۱ء میں حضرت ابوالمعانی مولانا غلام ربانی (عم محترم) کی صاحبزادی سے شادی ہوئی حضور قبلہ پیر سید غلام معین الدین شاہ گیلانی گولڑویؒ نے نکاح پڑھایا۔

تین مرتبہ ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۵ء اور ۱۹۹۰ء میں حج بیت اللہ جبکہ نومبر ۱۹۹۹ء اور ۲۰۰۳ء میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی، اکتوبر نومبر ۱۹۸۸ء، اگست، ستمبر ۲۰۰۴ء میں برطانیہ کا تبلیغی دورہ فرمایا جبکہ اپریل ۱۹۹۶ء میں دوبئی کے تبلیغی دورے کے علاوہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے عرس پاک میں شمولیت کے لیے انڈیا تشریف لے گئے۔

۷۴، ۱۹۷۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مرکزی کردار ادا فرمایا تحریک نظام مصطفےٰ ۱۹۷۷ء میں قید بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جماعت اہل سنت ضلع گوجرانوالہ کے صدر بعد میں صوبائی نائب صدر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۰ء سے لے کر اب تک آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے تمام اعراس مبارکہ میں اکیلے خطاب کرنے کا اعزاز حاصل ہے علاوہ ازیں ملک کے تمام بڑے بڑے آستانوں اور مدارس کے جملہ پروگراموں میں خطاب فرماتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

ممبر اتحاد بین المسلمین پنجاب' ممبر علماء اکیڈمی اوقاف لاہور' ممبر امور مذہبیہ کمیٹی داتا دربارؒ لاہور' ممبر رویت ہلال کمیٹی پنجاب' صدر سٹی مسلم لیگ وزیر آباد کی حیثیت سے مذہبی وملی خدمات سرانجام دیں۔

آستانہ عالیہ پر مزار حضرت شیخ القرآن کی بڑے عمدہ انداز میں تعمیر فرمائی مزار مبارک کے ساتھ بڑی عالی شان مسجد و مدرسہ تعمیر فرمایا جامع مسجد غوثیہ وزیر آباد کو از سر نو تعمیر کروایا۔ دورہ تفسیر قرآن مجید اور عرس پاک صاحب لولاک ﷺ کے علاوہ عرس حضرت شیخ القرآنؒ آپ کی زیر سرپرستی پوری شان وشوکت سے انعقاد پذیر ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ الاساتذہ شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی ہاشمیؒ معقول ومنقول کے امام اور کشور علوم وفنون کے سلطان تھے مگر مزاج کے لحاظ سے زمین کی عاجزی تھی۔ تقویٰ وطہارت، خلوص و للٰہیت اور استقامت فی الدین میں سلف صالحین کا سچا اور عمدہ نمونہ تھے آپ کے فیوض و برکات قیامت تک جاری رہیں گے کیونکہ دوران تدریس آپ نے وہ باکمال وباکردار علماء کرام تیار کیئے جو آپ کے نام کو روشن کرنے کے لیے کافی اور مستقل صدقہ جاریہ ہیں اگر انہیں شہنشاہ کشور علم اور مسند تدریس کا تاجدار کہا جائے تو یہ خطاب آپ کے شایان شان معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا محب النبی ۱۸۹۷ء میں موضع بھوئی (حسن ابدال) میں پیدا ہوئے آپکے والد گرامی قدر بذات خود استاذ العلماء تھے جن سے بڑے بڑے علماء کرام نے استفادہ کیا آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ہی والد گرامی حضرت مولانا احمد دین سے حاصل کی ابتدائی تمام فارسی کتب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کی غرض سے حضرت مولانا نواب علیؒ پانوں ڈھیری (ہزارہ) کے پاس پہنچے اور وہاں صرف ونحو کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس گاؤں چلے آئے اور مزید کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں بعد ازاں آپ مدرسہ معینیہ اجمیر شریف چلے گئے وہاں جامع معقول ومنقول حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ پھر کچھ عرصہ

Marfat.com

حضرت مشتاق احمد کانپوریؒ کے والد ماجد حضرت علامہ احمد حسن کانپوری سے بھی تعلیم حاصل کی دورہ حدیث دارالعلوم مسجد فتح پوری دہلی میں حضرت مولانا عبدالطیف محدث سے پڑھا۔ تحصیل علم کے بعد وصال تک ساری زندگی مختلف مدارس میں پڑھاتے رہے۔ آپ کے اور حضرت شیخ القرآنؒ کے خاندان کے پرانے مراسم چلے آرہے تھے۔ حضرت مولانا محب النبیؒ حضرت شیخ القرآنؒ کے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحمیدؒ کے پاس چمبہ پنڈ حاضر ہوئے تو آپ کی شادی کی بات چل نکلی تو حضرت مولانا عبدالحمیدؒ نے آپ پر سوال کیا کس قدر کتب پڑھیں ہیں اور ان پر کتنا عبور حاصل ہے کل صبح مدرسہ میں طلبہ کو پڑھاؤ چنانچہ چند روز تک جامعہ غوثیہ چمبہ پنڈ میں پڑھایا تو حضرت مولانا عبدالحمیدؒ نے آپ کی ذہانت اور علمی بصیرت کے پیش نظر اپنی صاحبزادی کا نکاح آپ سے کردیا یوں آپ حضرت شیخ القرآنؒ کے اور مولانا غلام ربانیؒ کے استاد کے علاوہ بہنوئی بھی تھے۔

حضرت مولانا محب النبیؒ کو اپنے شیخ کامل قبلہ عالم اعلحضرت سیدنا پیر مہر علی شاہؒ سے بے حد عقیدت تھی آپ نے حصول برکت کی خاطر چند اسباق اپنے پیر کامل سے بھی پڑھے تھے۔

چھ سال تک آپ نے اپنے گاؤں موضع بھوئی (حسن ابدال) میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے پھر آپ ۱۹۳۵ء میں مکھڈ شریف ضلع اٹک چلے گئے حضرت مولانا میاں احمد دین کے زیر انتظام چلنے والا یہ مدرسہ برصغیر کے معروف علمی مراکز میں شمار ہوتا تھا بڑے بڑے مدرسین یہاں پڑھانے کو اپنے لیے فخر سمجھتے تھے خصوصاً اس دارالعلوم کا نادر و نایاب کتب کا ''کتب خانہ'' (لائبریری) مدرسہ کی شہرت میں اضافہ کا باعث بن گیا تھا بعد میں آپ جامعہ نعمانیہ لاہور چلے آئے قرارداد پاکستان کے موقع یعنی مارچ ۱۹۴۰ء میں آپ یہاں ہی تدریس کے فرائض ادا کررہے تھے اس عظیم الشان جلسہ میں بھی آپ شریک ہوئے ۱۹۴۳ء میں آپ یہاں سے دارالعلوم محمدیہ جھنگ تشریف لے گئے کچھ عرصہ یہاں اور پھر کچھ عرصہ دربار حضرت پیر صلاح الدین فیصل آباد کے مدرسہ میں پڑھاتے رہے ۱۹۴۶ء میں آپ دارالعلوم اویسیہ گوہریہ جینڈز شریف

Marfat.com

ضلع گجرات چلے آئے اُس وقت حضرت خواجہ گوہر دینؒ بقید حیات تھے حضرت مولانا محب النبیؒ بیان کرتے کہ پیر صاحب جیند ڑوی اُمی ہونے کے باوجود قرآنی آیات واحادیث مبارکہ کے کئی ایسے مشکل مقامات کا حل اس طرح بیان فرماتے تھے کہ بڑا فاضل اور عالم ہی ان باتوں کو سمجھ سکتا تھا اور یہ سب کچھ نسبت اویسی کی وجہ سے تھا اور آپ کو علم لدنی حاصل تھا۔ یہاں شیخ الجامعہؒ نے نو سال تک تدریس فرمائی سینکڑوں طلبہ نے یہاں آپ سے دورہ حدیث پڑھا دو سال تک جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد میں اور ۱۲ سال تک جامعہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف میں بطور صدر مدرس خدمات سرانجام دیں ۱۹۷۲ء میں آپ دارالعلوم غوثیہ رضویہ راولپنڈی تشریف لے گئے اور تین سال تک تدریس فرماتے رہے۔ حضرت شیخ القرآنؒ کے علاوہ آپ کے معروف شاگردوں میں:

مولانا فرید الدین ہاشمی، مولانا غلام جیلانی مانسہرہؒ، مولانا غلام اللہ خاں، مولانا غلام ربانی ہزارویؒ، علامہ حسن الدین ہاشمی امریکہ، حافظ مولانا عبدالغفور جامعہ غوثیہ بھابڑہ بازار راولپنڈی، حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہ سلطانپوریؒ، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ لاہور، علامہ غلام محبوب سبحانی حسن ابدال، علامہ سید عبد الرحمٰن شاہ، مولانا محبوب الرحمٰن مولانا داؤد ٹیکسلا، مولانا مقبول الرحمٰن مانسہرہ، مولانا عبد الجلیل کشمیر، مولانا عبدالکریم مانسہرہ شامل ہیں۔

آپ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲۲ مارچ ۱۹۷۶ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے اور اپنے گاؤں بھوئی میں سپرد خاک ہوئے جہاں آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ہے آپ کے صاحبزادوں میں مولانا مشتاق النبی، مولانا فدا النبی، مولانا مختار النبی اور مفتی ظہور اللہ ہاشمی نے اپنے اپنے مقام پر والد ماجد کے مشن کو جاری کیے ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا ظہور اللہ ہاشمی نے نئے سرے سے دارالعلوم بھوئی کی بنیاد رکھی ہے اور متعدد بار مغربی ممالک کے دورے کر چکے ہیں۔

Marfat.com

حضرت استاذ العلماء مولانا عبدالرزاق چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ (گوہدو)

حضرت مولانا عبدالرزاق ۱۹۱۲ء میں برزئی نزد حضرو ضلع اٹک میں ایک علمی خاندان ملاخیل پٹھان کے چشم و چراغ حضرت مولانا عنایت اللہؒ کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے برادر اصغر حضرت پیر صفی اللہ حضرت پیر صاحب مانکی شریف کے خلفاء میں سے تھے مولانا عبدالرزاق چار بھائی تھے مولانا عبدالخالق مولانا عبدالعزیز اور مولانا عبدالمالک سب نے علم دین کی ابتداء اپنے والد ماجد سے کی مولانا عبدالرزاق ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد بھوئی ضلع اٹک چلے گئے اور وہاں حضرت مولانا احمد دین اور حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبیؒ سے کتب پڑھیں پھر حضرت شیخ القرآنؒ کے ہمراہ انہی منڈی بہاؤالدین آئے مگر جلد ہی غورغشت حضرت استاذ العلماء مولانا قطب الدین کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے پھر بجاروالا ضلع فیصل آباد میں حضرت مولانا محب النبیؒ کے پاس پڑھنے چلے گئے درس نظامی کی فراغت پر کچھ عرصہ میرٹھ میں حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری کے پاس بھی رہے اور دورہ حدیث کے لیے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلویؒ کے پاس پڑھنے منظر الاسلام بریلی چلے گئے وہاں حضرت حجۃ الاسلام کے علاوہ صدرالشریعہ حضرت مولانا امجد علی قادری سے دورہ حدیث پڑھا اور ۲۳ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ کو دستار فضیلت و سند ملی استاد مکرم نے خلافت سے بھی نوازا پھر آپ گوہدو ٹیکسلا چلے آئے اور خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دینے لگے تحریک پاکستان کے دوران حضرت خواجہ محمد اعظم گڑھی افغاناں کے ہمراہ تحریک میں حصہ لیا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں بھی بھرپور کردار ادا کیا اس تحریک کے دوران حضرت شیخ القرآنؒ نے دس روز تک آپ کے ہاں قیام کیا تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ ۱۹۷۷ء میں آستانہ عالیہ گولڑہ شریف اور واہ کینٹ کی مرکزی جامع مسجد میں علماء کرام کے ہمراہ کردار ادا کیا۔

Marfat.com

آپ کو آپ کے عم محترم حضرت پیر صفی اللہ نے بھی خلافت و اجازت عطا کی ۱۹۵۷ء میں جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں بطور صدر مدرس تدریس فرمانے لگے جبکہ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۲ء تک آستانہ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف میں بطور مدرس کام کرتے رہے اس عرصہ کے دوران رمضان المبارک میں دورہ تفسیر قرآن مجید پڑھانے کے لیے جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد تشریف لاتے رہے ۱۹۷۲ء میں واہ کینٹ کی مرکزی جامع مسجد میں خطیب مقرر ہوئے اور ساتھ ساتھ جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ میں بطور شیخ الحدیث فرائض سرانجام دیتے رہے پھر واپس اپنے گاؤں ۱۹۹۳ء میں چلے گئے اور وہاں دار العلوم کی بنیاد رکھی ۸۵ سال کی عمر میں ۲۷ فروری ۱۹۹۷ء کو خالق حقیقی سے جا ملے سینکڑوں علماء مشائخ اور علاقہ بھر سے کثیر تعداد میں عوام انے اپنے علمی و روحانی قائد کو خراج عقیدت پیش کیا اور نماز جنازہ میں شامل ہوئے آپ کو آپ کے دار العلوم میں سپرد خاک کیا گیا آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ گوہدو میں خطابت امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ حضرت مولانا مسعود الرحمن آرمی میں بطور خطیب کوئٹہ منگلہ چھاؤنی اور راولپنڈی کینٹ میں خطابت کرنے کے بعد برطانیہ میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

باب دوم　　　　　　　حالاتِ زندگی

حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ

بقیۃ السلف نمونہ فقر و درویشی صوفی باصفا عالم نبیل فاضل جلیل پیکر اخلاص زبدۃ العارفین قائم اللیل صائم النہار ابوالمعانی حضرت مولانا محمد غلام ربانی ہزاروی چشتی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ کی حیات طیبہ تقویٰ و طہارت مجاہدہ و ریاضت کان وفا' منبع جود وسخا اور اگلے زمانے کی مسلمہ شرافت کا اعلیٰ نمونہ تھی زندگی بھر نمود و نمائش' آسائش' ہوس' تصنع و بناوٹ اور دنیاداری سے بہت دور رہے۔

من چہ گویم وصف آں عالی جناب　　　سیر تش تفسیر حرف من اناب
دربیان آں زمانش لا الہ　　　برسمائے حق پرتی آفتاب

ولادت باسعادت: ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۶ء بروز سوموار چمبہ پنڈ ہری پور ہزارہ میں آپکی ولادت باسعادت ہوئی والد ماجد حضرت مولانا عبدالحمیدؒ نے اپنے نومولود کا اسمِ گرامی قدر محمد غلام ربانی رکھا جسکے عدد اس قرآنی آیت کریمہ سے نکلتے ہیں " **ان لھم من اللہ فضلاً کبیراً** (القرآن) (بے شک اُن پر اللہ کا بڑا فضل ہے)

حضرت مولانا محمد غلام ربانیؒ ایک قلمی مسودہ میں لکھتے ہیں کہ کاش فقیر کی ولادت سوموار کی نسبت شرف سے نوازی جائے زہے سعادت زہے نصیب بحمد اللہ فقیر سوموار کا روزہ وغیرہ کا اہتمام کرتا ہے ممکن ہے صاحب دوشنبہ ﷺ سے نسبت ترقی پر وابستہ رہے جو مدار ایمان فلاح نجات ہے خود حضور سراپا نور دل کے سرور ﷺ نے سائل کے جواب میں کوزے میں سمندر جمع فرمایا" **وعنہ سئل رسول اللہ ﷺ عن صوم اثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی** (رواہ مسلم) اس پر فقیر نے ایک نظم تحریر کی:

Marfat.com

صوم دوشنبہ کی سن شان عجیب — جسکی نسبت ہے نبی رب سے قریب
عرض کی پیارے نبی سے ایک سعید — پیر کے روزہ سے کردو مستفید
سن جواب ارشاد فرمایا نبی — جس پہ نور رب سے لب روشن جلی
میں ہوا مولود اس میں سن جواب — پیر کے دن مجھ پر اتری یہ کتاب
رات دوشنبہ ستائیس تھی رجب — مرتبہ پایا نبی معراج جب
پیر کی شب ہجرت عالی جناب — پیر کے دن طیبہ پہنچے بدرتاب
پیر کے دن فتح مکہ سن سعید — پیر کے دن مائدہ کی سن نوید
پیر کے دن ہے وصال ذی جمال — انکی سرپا ہر ادا ہے بے مثال
اس لیے ان سے نسبت پائیدار — جس پہ ہے دارومدار انجام کار
پڑھ درود اکثر نبی پر سن غلام — اس میں قرب اور وصل آقا باہتمام

کسب علم: حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانیؒ نے اپنا بچپن چمبہ پنڈ میں گذارا، گھرانہ کئی پشتوں سے علم وفضل کا مرکز چلا آرہا تھا جب شعور کی آنکھ کھلی یعنی پڑھنے لکھنے کے قابل ہوئے تو اُس مسجد سے تعلیم کا آغاز کیا جو آپ کے آباؤاجداد نے تعمیر فرمائی اور سینکڑوں علماء جہاں سے زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر نکلے تھے۔ آپ کا عہد طفولیت عام بچوں کی طرح نہ تھا کبھی بھی کھیل کود اور بے فائدہ کاموں کی طرف توجہ نہ دی بچپن ہی سے متوجہ الی اللہ اور عبادت وریاضت کے پابند تھے معصوم بچہ کی صورت وسیرت میں آپ کا عہد طفولیت ہماری نظروں میں آجاتا ہے۔

اپنے والد ماجد سے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے بعد درس نظامی کی ابتدائی کتب کا آغاز والد ماجد سے کیا انتہائی کم عمری میں ابتدائی کتب پر دسترس حاصل کرلی اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیس سال کی عمر میں آپ بریلی شریف سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کرلیتے ہیں۔ بچپن ہی سے

Marfat.com

خوب محنت کر کے علم حاصل کیا اور عام بچوں کی طرح اپنے وقت کو ضائع نہ ہونے دیا تمام تر توجہ حصول علم پر مرکوز رکھی آپ کے بچپن پر نظر ڈالتے ہیں تو ہماری آنکھوں کے سامنے بزرگوں کا بچپن میں حصول علم کا دلکش منظر سامنے آجاتا ہے۔ حضرت یحییٰ ناقل موطا مدینہ منورہ میں ایک روز امام مالکؒ کے درس میں حاضر تھے کہ شور برپا ہوا کہ ہاتھی آیا ہے غالباً اسلامی فاتحین نے پہلی بار مدینہ کی گلیوں میں ہاتھی کو شرف بازیابی بخشا تھا عربوں کے لیے یہ عجوبہ روزگار تھا۔ سارے طالب علم درس چھوڑ کر بازار میں چلے گئے صرف یحییٰ بیٹھے رہے امام مالکؒ نے فرمایا تمھارے اندلس میں ہاتھی نہیں ہوتا تم بھی دیکھ آؤ آپ نے عرض کیا میں ہاتھی دیکھنے نہیں علم سیکھنے آیا ہوں۔ خود شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے بچپن میں تجسس علمی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں "بچپن ہی سے مجھے معلوم نہیں کہ کھیل کود کیا ہوتا ہے اور خواب و راحت کس چیز کا نام ہے۔ شوق علم و عمل میں کبھی وقت پر کھانا نہ کھایا اور کبھی سیر ہو کر نہ سویا موسم سرما کی یخ بستہ ہوائیں اور گرما کی تیز دھوپ تحصیل علم میں حائل نہ ہوئیں بعض اوقات پڑھتے پڑھتے رات آدھی سے زیادہ ڈھل جاتی تو والد کی آواز آتی بیٹا کیا کر رہے ہو ؟ میں لیٹ کر جواب دیتا سونے لگا ہوں پھر اُٹھ کر بیٹھ جاتا اور پڑھنا شروع کر دیتا بسا اوقات چراغ کی لو سے میری پگڑی اور پیشانی کے بال جل جاتے مجھے اس وقت پتہ چلتا جب گرمی میرے دماغ کو محسوس ہوتی"

جب آپ کی عمر ۱۳ سال ہوئی تو ۱۳۴۷ھ ۱۹۲۹ء میں اپنے والد ماجد سے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھوئی موضع حسن ابدال میں حضرت شیخ الجامعہ مولانا محب النبیؒ کے پاس حاضر ہوئے اور یہاں تعلیم حاصل کرنے لگے تقریباً دو سال تک یہاں زیر تعلیم رہے اور یہاں سے مدرسہ اسلامیہ عربیہ حنفیہ صلاحیہ بجاروالا ڈاکخانہ کھدروالا تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد چلے گئے۔ آپ کی اپنی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اس دارالعلوم میں ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۹ھ تک مسجد وھینوالا ان میں خطابت امامت بلا وظیفہ کے سرانجام دیتے رہے اسی سال مسجد موضع گانہڑاں میں رمضان المبارک کے دوران نماز

Marfat.com

تراویح پڑھانے کا شرف حاصل کیا اور اختتام پر مروجہ دستور کے برخلاف آپ نے کسی قسم کا کوئی وظیفہ وغیرہ نہ لیا۔ ابتدائی عمر میں بغیر کسی طمع ولالچ کے اس انداز سے خدمت دین پر ان آبادیوں کے لوگ آپکے گرویدہ ہوگئے اور آپ کے زہد، تقوی وطہارت سے نہ صرف عوام متاثر تھے دارالعلوم میں اساتذہ کرام کے نزدیک بھی انتہائی ارفع واعلیٰ مقام پایا۔ اساتذہ کرام آپ کی سادگی، خاموش طبع تقوی وطہارت صلوٰۃ وصوم کی انتہائی پابندی اور شب بیداری کے ساتھ ساتھ حصول علم میں غیر معمولی دلچسپی کی وجہ سے آپ پر بے حد مہربان تھے۔ اس دارالعلوم کے بانی حضرت پیر طریقت مولانا صلاح الدین رحمتہ اللہ علیہ تھے جنہوں نے علاقہ بھر میں دین اسلام کی خوب اشاعت فرمائی۔ تقریباً ڈیڑھ سال قیام کے بعد آپ یہاں سے دارالعلوم مکھڈ ضلع اٹک میں تشریف لے گئے حضرت مولانا میاں احمد دین رحمتہ اللہ علیہ کی زیر نگرانی چلنے والا یہ مدرسہ برصغیر کے ممتاز مدارس میں شمار ہوتا ہے جہاں بڑے بڑے مدرسین پڑھانے کو اپنے لیے باعث اعزاز سمجھتے تھے اس دارالعلوم کا نادر کتب پر مشتمل ''کتب خانہ'' اس دارالعلوم کی شہرت کا بھی باعث بنا۔ آپ نے چند ماہ یہاں قیام کیا پھر لاہور دارالعلوم حزب الاحناف گئے وہاں حضرت شیخ الحدیث مولانا سید دیدار علی شاہؒ سے کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی لیکن جلد ہی مدرسہ اسلامیہ میرٹھ میں حضرت استاذ العلماء مولانا مشتاق احمد کانپوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے اور درس نظامی کی تکمیل پر یہاں سے ۱۳۵۲ھ میں دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف میں دورۂ حدیث کے لیے داخلہ لیا حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی قادری سے دورۂ حدیث پڑھا۔ اسی سال حضرت مولانا عبد الرزاق (گوہدو) نے بھی دورہ حدیث پڑھا اور ۲۳ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ بمطابق یکم نومبر ۱۹۳۴ء بروز جمعرات کو سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں دستار بندی ہوئی اور سند حدیث ملی۔ دورہ حدیث سے فراغت کے وقت آپکی عمر تقریباً بیس برس تھی۔

Marfat.com

بیعت: آیت من آیات اللہ قیوم زماں، فانی فی اللہ باقی باللہ مظہر رشد و ہدایت قبلہ عالم اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی جیلانی رزاقی قادری چشتی قدس سرہ کے دست اقدس پر بیعت کرنے کا شرف ملا علم ظاہر میں کمال حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ علم باطن کے حصول کا آغاز ہوا آپ کو اپنے شیخ کامل سے بے حد محبت تھی انتہائی ادب واحترام سے آپ کا نام مبارک لیتے آپ نے اپنے شیخ مکرم کی مدح میں مناقب لکھیں ایک قصیدہ کے چند اشعار یہ ہیں:

شیخ ما شیخ معظم محترم　　راہ نمائے مقتدا عرب و عجم
خواجہ ماشاہ مہر علی غوث جلی　　قطب عالم مظہر مولا علی
علم وحکمت فقروعرفاں سربسر　　داد او را حق تعالیٰ ذوالقدر
فہم رازی چوں غزالی سینہ اش　　سوز جامی درد رومی در دلش
ازغلامان غلام اش ایں غلام　　کن برائے مہر خودمہرش تمام

آپ نے اپنے شیخ کامل کی شان اقدس میں کئی ایک رباعیات بھی لکھیں:

(۱) خواجہ مہر علی بدرتاباں ولی　　عارف سرحق ہرخفی و جلی
غوث یکتا حبیب خدا پر فدا　　دادرس مظہر شاہ مولا علی

(۲) شیخ اکبر مشائخ کا ہے پیشوا　　خواجہ مہر علی پیشوا خوش لقا
پیشوا شیخ عالم ہے مہر خدا　　خواجہ مہر علی مرجع اولیا

(۳) شیخ پر جو فدا ہے نبی پر فدا　　شیخ کا ہاتھ ہے ہاتھ خیر الوریٰ
ہوں غلام نبی مصطفیٰ کا گدا　　خواجہ مہر علی شیخ ہے پیشوا

آپ نے قبلہ عالم اعلیٰ حضرت گولڑویؒ کی معروف نعت '' کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا '' کا ترجمہ بھی کیا ہے خود رقمطراز ہیں۔

Marfat.com

مدائح سید الانام بکلام امام العلام مہر سپہر ولایت ماہ تاب ہدایت خواجہ خواجگان سیدی وقلبی روحی فداہ حضرت علامہ خواجہ پیر مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز کا مجموعہ جو مشتمل ہے سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی مدائح کثیرہ پر جو اپنی جامعیت کی بنا پر بے مثل کلام ہے اس کا ترجمہ بلکہ حاصل معنی فقیر نے اپنی کم فہمی اور کم مائیگی کے باوجود کیا ہے چھوٹا منہ بڑی بات کے مثل گر قبول افتدز ہے عز و شرف چند اشعار درج ذیل ہیں:

اج سک متراں دی ودھیری اے — کیوں جندڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے — اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

آج ان کی ہے تڑپ حد سے سوا — دل ہے کیوں بے چین بے حد مبتلا
بال ہیں محو طرب پر شوق سے — آج کیوں آنکھیں ہیں جاری ذوق سے

اس صورت نوں میں جان آکھاں — جانان کہ جان جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان تو شاناں سب بنیاں

کیا کہوں اس پاک صورت کا بیان — ہے یہ صورت جان یا جان جہان
حق کہوں یہ شان ہے رب کی عیان — جس سے ہیں سب شان یہ کون و مکان

سبحان اللہ ما اجملک — ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا — گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

تجھ کو اجمل کس قدر سبحان کیا — اور احسن اور اکمل جندا
میرے مرشد نے کہا اے جان جاں — میں کہاں مدح و ثنا تیری کہاں

آپ اپنے شیخ کامل کے خلف الرشید میر بزم کاروان سالار عاشقاں کان وفا منبع جود وسخا سلطان العارفین محبوب الٰہی حضرت خواجہ پیر غلام محی الدین گیلانی المعروف بہ بابو جی رحمتہ اللہ علیہ کا بھی بے حد ادب واحترام کرتے ہمیشہ عرس مبارک پر گولڑہ شریف حاضری دیتے رہے اور زندگی بھر اس

Marfat.com

تسلسل کو ٹوٹنے نہ دیا حضور قبلہ بابو جیؒ جب کبھی بھی ہری پور اور اس کے مضافات میں تشریف لائے آپ زیارت کے لیے ضرور گئے۔ آپ نے حضرت قبلہ بابو جیؒ کی بھی کئی منقبتیں لکھیں آپکے وصال پر لکھی ہوئی ایک منقبت کے چند اشعار یہ ہیں:

رات یکشنبہ گیارہ پانچ پر　　کر گئے عالی قدر عقبیٰ سفر
سیزدہ صد چار نوے وہ حسیں　　پردہ فرما ہو گئے زیر زمیں
یکم تھی اخری جمادی سن خبر　　واصل باللہ ہوئے وہ ذوالقدر
خواجہ شاہ مہر علی کے دل جگر　　باب لاثانی پسر عالی قدر
علم و عرفاں میں پدر تھا آفتاب　　عشق و عرفاں میں پسر تھا بدر تاب
دن وصال اُن کا تھا خوشتر نو بہار　　بوندا باندی رب دی بیشک اشکبار
تھے ولی غوث جلی شیر خدا　　غلام محی الدین خواجہ باصفا
باپ کے پہلو میں مرقد دلربا　　رشک جنت روضہ بیضہ پر ضیاء

کنیت ابوالمعانی: حضرتؒ نے دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف سے دورہ حدیث مکمل کیا تو استاذ مکرم حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلویؒ نے آپکی علمی قابلیت کے پیش نظر ابوالمعانی کی کنیت عطاء کی۔ ابتدائی دور میں آپ اپنے نام کے ساتھ ابوالمعانی نہیں لکھتے تھے لیکن بعد میں لکھنے لگے حضرت پیر طریقت صاحبزادہ عتیق الرحمٰن نقشبندی زیب آستانہ عالیہ ڈھانگری میر پور نے حضرت شیخ القرآنؒ کے وصال پر آپکے متعلق ایک مضمون لکھا جس میں بعض چیزوں کی نشاندہی حضرت مولانا غلام ربانیؒ نے ایک خط کے ذریعے کیں جو پیر صاحبزادہ عتیق الرحمٰن نقشبندی مدظلہ العالی کے نام لکھا وہ راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے اس خط میں دیگر باتوں کے علاوہ حضرت مولانا غلام ربانیؒ نے اپنی کنیت کے متعلق لکھا ہے کہ '' فقیر من آنم کہ من دانم مجھے شہرت سے کوئی واسطہ نہیں اب تو پردہ خاک پاک ہی کا انتظار ہے ابوالمعانی بھی اس لیے لکھا کہ پہلی مرتبہ جب قبلہ

Marfat.com

حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ نے چند اپنے متعلقین علماء کے اسماء اشتہار میں درج کیے تھے عرس پاک صاحب لولاک ﷺ میں تو اس میں فقیر کے نام کے ساتھ یہ کنیت لکھی تھی ایک مرتبہ جب حج پر گئے تھے وہاں سے ایک خط (فقیر کا نام لکھا) یہ کنیت ثبت فرمائی فجزاہ اللہ احسن الجزاء ''

حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی ؒ کی اب تک جو تحریریں راقم نے دیکھی ہیں اکثر میں آپ نے اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھا ہے بعض مقامات پر اپنے نام کے ساتھ ابوالمعانی لکھتے ہوئے دستخط ثبت فرمائے ہیں۔

شادی: حضرت جامع ومنقول مولانا محمد عالم رحمتہ اللہ علیہ کی دو صاحبزادیوں کی شادی حضرت میاں فضل الٰہی حضرو کے صاحبزادوں حضرت مولانا مولا بخش مرحوم ۱۳ ستمبر ۱۹۳۴ اور حضرت مولانا خدا بخش مرحوم ۲ جنوری ۱۹۷۷ سے ہوئیں حضرت مولانا خدا بخش مرحوم ومغفور کی صاحبزادی سے آپکی شادی شوال المعظم ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۶ء میں ہوئی چونکہ کچھ عرصہ قبل آپکے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحمید ؒ وصال فرما چکے تھے لہذا شادی کے تمام تر انتظامات حضرت شیخ القرآن رحمتہ اللہ علیہ نے کیے آپ کی اہلیہ صوم وصلوٰۃ کی پابند انتہائی باپردہ اور سادی طبعیت کی مالک تھیں۔

چھبہ پنڈ کے بچوں کی ایک کثیر تعداد نے آپ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی ۱۹۹۵ء میں شیخ الحدیث مولانا غلام محبوب سبحانی کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۲۰۰۰ بروز ہفتہ کو واہ کینٹ ہسپتال میں خالق حقیقی سے جاملیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی نے آپکی نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت مولانا غلام ربانی ؒ کے قدموں کی طرف چھبہ پنڈ کے قبرستان میں محو استراحت ہیں۔

Marfat.com

والدین کا وصال: حضرت مولانا محمد غلام ربانیؒ کے والد ماجد آپکی شادی سے قبل ۳ شوال المعظم ۱۳۵۳ھ ۹ جنوری ۱۹۳۵ء بروز بدھ وصال فرما گئے جبکہ والدہ ماجدہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ ۱۶ نومبر ۱۹۳۸ء بروز بدھ علی الصبح ساڑھے پانچ بجے اس دار فانی سے رخصت ہوئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

سفر حجاز: حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے دل مین زیارت حرمین طیبین کی بے حد تڑپ تھی ہمیشہ آپکی زبان پر زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوتا تھا علاقہ بھر میں سے اگر کوئی شخص حج بیت اللہ کے لیے جاتا تو آپ اُسے ضرور الوداع کہنے کے لیے جایا کرتے تھے اور حاجیوں کی واپسی پر بھی اُنکی ملاقات کرنے کا اہتمام زندگی بھر کرتے رہے حج بیت اللہ سے لوٹنے والوں سے ملاقات کے دوران باہمی گفتگو میں آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری رہتی تھیں آپکے منظوم کلام سے بھی آپکی اس خصوصی تڑپ کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

گلستان جہان سے مجھ کو پیاری خاک طیبہ ہے یہی ہے آرزو دن رات پھر دیار یار دیکھوں
غلام کمترین مجھ کو مبارک یہ تمنا ہو دیار یار دیکھوں مصطفےٰ دلدار دیکھوں

ایک اور نعت شریف میں زائر طیب وطاہر مزار پر انوار روضہ مقدسہ آنحضرت ﷺ کے لیے اپنے سوز وگداز کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

مبارک ہوا ے بے قرار مدینہ کہ پہنچا ہے تو خوش دیار مدینہ
نہ ہو تیرے دل کو سرور سکوں کیوں تجھے مل گئی خوش بہار مدینہ
تیرا خلد پہنچا یہ خستہ سفینہ ہوا جب سے تو ہمکنار مدینہ
وہ دیدار اسرار حق پا گیا ہے جسے مل گیا گلعذار مدینہ

ایک دوسری نعت کے آغاز میں لکھا مشتمل ہر سوز وگداز از فقیر برائے زیارت مدینہ آنحضرت ﷺ جب کہ قافلہ حجاج روانہ ہوا۔

Marfat.com

قافلہ حجاج کا جانب عرب جب چل گیا — میری امیدوں کا خرمن آہ سارا جل گیا
اے غلام کمترین گر تو بھی ہوتا خوش نصیب — اس مبارک قافلہ سے تو بھی ہوتا مل گیا
قافلہ رخصت ہوا میں ہاتھ ملتا رہ گیا — رہ گیا فرقت میں کالب یاں مدینہ دل گیا
کر تصور روضہ اطہر کا دل میں اے غلام — اس تصور پاک سے تجھ کو بھی آ قا مل گیا

اللہ رب العزت نے آپ کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ ۱۹۴۹ء میں آپ نے حج بیت اللہ شریف اور روضہ رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت مولانا عبدالرزاق ؒ نے آپ کے چہلم پر خطاب کے دوران بتایا کہ جب حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی ؒ فریضہ حج سے واپس تشریف لائے تو میں ملاقات اور مبارکباد دینے کے لیے چند طلبہ کے ہمراہ چمبہ پنڈ حاضر ہوا تو دوران گفتگو یوں عرض کی آپ ہمارے لیے بطور تبرک مدینہ طیبہ سے چند کنکر ہی لے آتے میرے کہنے پر آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کچھ دیر یہ سلسلہ جاری رہا پھر فرمایا اگر میں وہاں سے چند پتھروں کو لے آتا تو ان کو میں دراقدس مصطفےٰ ﷺ سے جدا کرنے کا موجب بنتا تو پھر حشر کے روز یہ پتھر رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کرتے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے امتی محمد غلام ربانی نے ہمیں آپ کے دراقدس سے جدا کر دیا تھا۔ آپ نے اپنی مختلف قلمی تحریروں میں حج مبارک کے فیوض و برکات کا ذکر کیا۔

ایک مقام پر غار حرا کے حوالے سے لکھا ہے سد ر ارک مقام غار حرا ہے جبل نور ہے جہاں سرکار دوعالم ﷺ نے کئی ماہ اعتکاف گوشہ نشینی فرمائی۔

واتخذو امن مقام ابراھیم مصلی (القرآن الکریم) سے واضح ہوتا ہے کہ مقام حبیب طبیب ﷺ کہیں زیادہ اعلیٰ واولیٰ ہے الحمدللہ وہاں فقیر کو سفر مبارک میں حاضری نصیب ہوئی یہی سعادت نجات کے واسطے کافی ہے۔

Marfat.com

جہاں رکھا قدم شاہ دوسرا نے
مقدس ہے وہ سب ارض وسما میں
غلام اٹھ سرمہ کرخاک حراکو
شرف جس کا ہے برتر دوسرا میں

تحریک پاکستان: علماء حق کا یہ شیوہ رہا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ حق و باطل کے درمیان معرکہ آرائی میں حق کا ساتھ دیا علماو مشائخ اہل سنت نے تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم کی قیادت میں لازوال قربانیاں دیں اور ملک پاکستان معرض وجود میں آیا جہاں حضرت شیخ القرآنؒ نے قائداعظم محمد علی جناح کے رفیق سفر کی حیثیت سے اہل سنت کی نمائندگی کرتے ہوئے اس تحریک کو پروان چڑھایا وہاں حضرت مولانا محمد غلام ربانیؒ نے اپنے مقام پر بڑی گرمجوشی سے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کرتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

تحریک پاکستان کے دوران آپ کوٹ نجیب اللہ میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اپنے خطاب سے لوگوں کے دلوں میں جذبہ آزادی کو ابھارتے علاقہ کی معروف سیاسی و روحانی شخصیت پیر صاحب مانکی شریف جنہوں نے تحریک کے دوران صوبہ سرحد میں مرکزی کردار ادا کیا اور قائداعظم کے انتہائی قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے ہیں آپ کے ہمراہ حضرت مولانا غلام ربانیؒ نے جلسوں اور جلوسوں میں شریک ہوتے رہے بالآخر آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور تین ماہ قید و بند کی صعوبتیں ہری پور جیل میں پیر صاحب مانکی شریف حضرت امین الحسنات رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ برداشت کیں۔

Marfat.com

تحریک ختم نبوت و نظام مصطفےٰ ﷺ

۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت جو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے چلیں آپ نے بھی ان تحاریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے اپنے مقام پر بھرپور کوششیں کیں ۱۹۵۳ء میں تحریک کے لیے نکلنے والے جلوسوں اور جلسوں میں شمولیت اختیار کرتے رہے علاقہ بھر میں مختلف اجتماعات سے خطاب فرماتے رہے حضرت شیخ القرآن ” کی اس تحریک میں طویل گرفتاری کے موقع پر گھریلو اور دارالعلوم کے معاملات کی نگرانی کرتے رہے متعدد بار وزیر آباد تشریف لائے اور حضرت مولانا غلام جیلانی جو اُس وقت جامعہ نظامیہ غوثیہ میں دارالعلوم کے معاملات کو چلانے پر مامور تھے معاونت فرماتے رہے حضرت شیخ القرآن ” نے راولپنڈی جیل سے آپ کو کئی ایک خطوط لکھے اُن میں سے ایک خط ابھی تک محفوظ ہے جسے آئیندہ اپنے مقام پر درج کیا جائے گا۔ ۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت کے وقت آپ پیرانہ سالی کی وجہ سے گاؤں میں ہی مقیم رہے لیکن تحریک کے تمام معاملات سے باخبر رہتے اپنے جمعۃ المبارک کے خطبہ میں مسئلہ کی افادیت کو بیان فرماتے اور لوگوں کو تحریک میں شمولیت کی ترغیب دلاتے رہے۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کے وصال سے ایک سال قبل چلنے والی تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ کے موقع پر بھی لوگوں کو تحریک میں بھرپور کردار ادا کے لیے ابھارتے رہے آپ کی تحریک پر چھبہ پنڈ کے کئی لوگوں نے ہری پور اور دیگر شہروں میں گرفتاریاں پیش کیں ان میں آپکے بیٹے حضرت مولانا غلام فاروق ہزاروی بھی شامل تھے جنہوں نے ہری پور جیل میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔تحریک کے دوران جب حضرت جانشین شیخ القرآن مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی کو گرفتار کرلیا گیا تو آپ وزیر آباد تشریف لے آئے اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کی عدم موجودگی میں اکثر ایام جامع مسجد غوثیہ وزیر آباد میں گذارے راقم الحروف نے دیکھا آپ ہمیشہ تحریک کے بارے میں محو گفتگو رہتے اور دوران گفتگو ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعائیں مانگتے کہ تحریک کی کامیابی کی صورت میں ملک میں صحیح معنوں میں دین اسلام نافذ ہو۔

Marfat.com

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے ابتدائی دور میں آپ نے کئی ایک خطوط راقم الحروف کے نام لکھے شومئی قسمت کہ وہ محفوظ نہ رہ سکے ان خطوط کو پڑھنے سے ان تحاریک میں آپ کی دلچسپی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے جب مرزائیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا تو آپ نے ایک خط میں انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے وہ کام کر دکھایا ہے جو بڑے بڑے مذہبی رہنما بھی نہ کر سکے۔ آپ ہمیشہ ذوالفقار علی بھٹو کے نعرہ سوشلزم سے خوف زدہ رہتے اور اسکی مذمت کرتے مگر آئینی طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر اُسکی تعریف کرتے۔ حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی جب رہا ہوئے تو آپ نے ایک خط آپکے نام تحریر کیا۔

بحضرت قبلہ مفتی صاحب شکراللہ سعیھم واستحکم عزائمکم الراسختہ للہ تعالیٰ ولرسولہ الکریم السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اتفاق اتحاد للاعلاء کلمۃ اللہ لاحیاء الدین المتین لنفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ قائم دائم پائندہ تابندہ شاندار سلامت با کرامت رکھے بوسیلہ جلیلہ سرکار دو عالم ﷺ کا معجزہ ہے فقیر آپ کو حضرت کی سعی جمیلہ جہاد فی سبیل لہدایۃ خلق اللہ للہ فی اللہ ایمان کی مثل پیاری ہے دلرباء ہے مگر بجز زاری گریہ ودعا چارہ نہیں قالب اس قابل نہیں کہ میں مجاہدین کی مثل حصہ لوں مسلم لیگ کی تحریک میں قیدی بنا چنانچہ ان آرزوں کی تکمیل برخوردار مولانا غلام فاروق نے گرفتاری پیش کر کے عملی جامہ پہنایا ہے۔

رب صدا کر زندہ تابندہ نظام مصطفیٰ ہے دعا یہ التجا یا رب غلام مصطفیٰ

درس وتدریس: دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف سے فراغت پر آپ ۱۹۳۵ء سے ۱۰ نومبر ۱۹۴۷ تک مسلسل تیرہ سال تک پہلے جامع مسجد مقدماں والی اور پھر جامع مسجد بازاروالی کوٹ نجیب اللہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے پھر آپ نے تادم واپسی جامع مسجد غوثیہ چمبہ پنڈ میں خطابت اور امامت کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

Marfat.com

دارالعلوم منظر الاسلام میں دوران تعلیم آپکی قابلیت اور درسی کتب پر عبور کو دیکھتے ہوئے حضرت حجتہ الاسلام نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف میں بطور مدرس طلبہ کی تعلیم و تربیت فرمائیں۔ چنانچہ حضرت شیخ القرآن " نے اپنے ایک خط میں آپ تک حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی کا پیغام پہنچایا۔

عزیزم مولوی غلام ربانی سلمہ تعالیٰ السلام علیکم بعد سلام مسنون کہ واضح ہو قبل ازیں ایک خط لکھا تھا لیکن جواب نہیں آیا حضرو کوئی گیا ہے یا کہ نہیں اگر نہیں گیا تو کسی کو بھیجنا چاہیے فی الحال استاد ریافت کرنا ضروری ہے کہ کیا وہ کام ختم کریں گے یا کہ نہیں بندہ بروز ہفتہ انشاء اللہ العزیز فیروز پور چھاؤنی ستائیسوں شب کے واسطے جائیگا نیز مولانا حامد رضا خاں صاحب نے حزب الاحناف کے جلسہ پر مجھ کو کہا ہے کہ مولوی غلام ربانی کو بعد رمضان بریلی بھیج دیں مدرسی کے واسطے مولوی سردار احمد صاحب نے امرتسر میں کہا تھا کہ مولوی غلام ربانی کو ضرور بریلی بھیجیں بڑے مولانا نے نہایت سخت تاکید کی ہے لہذا بریلی بھی خط لکھیں۔

فقط والسلام علیکم محمد عبد الغفور ہزاروی

چنانچہ آپ نے حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی " کو بریلی شریف خط لکھا

" حضور والا کا ارشاد عالی حضرت اخی المکرّم مولانا ابوالحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی سے ازروئے تحریر معلوم ہوا جناب والا نے بندہ ناچیز کو حزب الاحناف کے جلسہ پر یاد فرمایا برایں مژدہ گرجاں سپارم رواست ......لخ بندہ کی نہایت خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسی ممتاز شخصیت نے کمترین کو شرف یاد سے نواز ہے زہے قسمت لیکن بوجہ شومئ قسمت عرصہ سے آپ کی قدم بوسی نصیب نہیں ہوئی اور نہ عریضہ تحریر کر سکا بندہ کا پہلے ہی سے قلبی خیال جازم تھا کہ آپ جیسی گرامی ہستی کی خدمت پاک میں کچھ عرصہ عمر ناپائیدار کا صرف کروں تاکہ توشہ اُخروی و خالص محبت حضور پاک صاحب لولاک ﷺ سیر افلاک نصیب ہو لیکن بوجہ رحلت ہونے والد مرحوم کے صدہا حوادث

Marfat.com

نو نازل ہونے کے مجبور ومحبوس رہا چنانچہ اب نہایت مشکل لاحل مجبور ہوں کہ تمام گھر بار کے خانگی معاملات کا ظاہراً عالم ناظم نہیں ہے ضروری مرحلہ اس شوال المعظم کو شادی کا ہے اسکے بعد آپکی رضا اور اخی المکرّم کی رضا پر لبیک کہوں گا بمیشت تعالیٰ لیکن اتنا ضرور عرض ہے کہ جناب والا نائب صاحب سے ارشاد فرمادیں کہ وہ تحریر کردیں کہ کون کون سے کتابیں بندہ کے سپرد کی جائیں گی یہ بھی تحریر فرمادیں کہ استاذی مولانا امجد علی مدظلہ لعالی اور قبلہ مولانا سردار احمد صاحب وہاں ہی ہیں"۔

آپ کے اس مکتوب سے جہاں آپ کی علمی قابلیت کا پتہ چلتا ہے وہاں آپ کے قلب میں محبت رسول اللہ ﷺ اور احترام اساتذہ کا بھی اظہار ہو رہا ہے جیسا کہ خط سے ظاہر ہو رہا ہے کہ گھریلو مصروفیات کی بنا پر آپ تدریس کے لیے منظر الاسلام بریلی شریف نہ جا سکے لیکن آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ کوٹ نجیب اللہ کی مساجد میں جاری رکھا اور قیام پاکستان پر چمبہ پنڈ میں تدریس فرمانے لگے اس دوران حضرت مولانا عبدالعزیز مرحوم ومغفور جو آپ کے چچازاد بھائی تھے طلبہ کو ناظرہ قرآن کریم پڑھانے پر مامور تھے اور آپ سے طلبہ درس نظامی کی کتب پڑھتے رہے آپ کے شاگردوں میں سے چند معروف علماء کرام کے نام یہ ہیں، حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام محبوب سبحانی حسن ابدال، حضرت مولانا حکیم منظور الٰہی گوہدو، حضرت مولانا عبد السلام خطیب مسجد اوقاف تربیلا ڈیم، مولانا غلام رسول کوٹ نجیب اللہ، مولانا محمد اشرف جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور، مولانا حفیظ الرحمٰن موضع ڈنگی، مولانا محمد اسمٰعیل کوٹ نجیب اللہ، مولانا غلام رسول بھیڑیاں، مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالسلام خطیب ڈھڈیال وغیرھم۔

حضرت شیخ القرآن ؒ سے محبت وعقیدت:

نہ چہ انغیست درین خانہ ویرانہ ما
روشن از آتش عشق تو شد خانہ ما

Marfat.com

حضرت شیخ القرآن ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی ؒ کا اپنے برادر اصغر سے حسن سلوک وشفقت اور حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی ؒ کا اپنے برادر اکبر سے احترام وعقیدت اپنی مثال آپ ہے۔حضرت شیخ القرآن ؒ نے اپنے والد ماجد کے ساتھ اُنکی وصال کی رات کیا ہوا وعدہ اور اُنکی وصیت پر بحسن وخوبی عمل کر کے دکھایا والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت مولانا محمد غلام ربانی ؒ کی تمام تر ضروریات کو پورا کیا دینی ودنیوی ہر لحاظ سے اُنکی تربیت کی اور اُن کے تقویٰ وطہارت زہد و ریاضت عاجزی وانکساری کو دیکھتے ہوئے حضرت شیخ القرآن ؒ نے کئی بار فرمایا ''میرا یہ بھائی ولی اللہ ہے''۔

حضرت ابوالمعانی ؒ نے ساری عمر انتہائی ادب واحترام سے حضرت شیخ القرآن ؒ کا نام لیا ہمیشہ آپکی آواز پر لبیک کہا آپ کی زندگی '' بادب بامراد '' کی عملی تفسیر ہے۔حضرت ابو المعانی ؒ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ کے زیر مطالعہ رہنے والی کتب کے اکثر مقامات پر آپ حواشی لکھتے تھے آپ کے کتب خانہ میں شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جس پر حضرت شیخ القرآن ؒ کے حوالہ سے آپ نے کچھ نہ تحریر کیا ہو۔راقم الحروف کے پاس '' اخبارالاخیار ''جو آپ کے زیر مطالعہ رہی ہے جسے ایام اعتکاف ۱۳۹۵ھ رمضان المبارک میں مطالعہ فرمایا ایک مقام پر ہجر وفراق کے اشعار پر لکھا ہے '' اخی المکرم حضرت قبلہ وکعبہ مخدومی ومخدوم اہل سنت علامہ ابوالحقائق حضرت خواجہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی پر خوب صادق آتے ہیں:

دریغا مونس تنہائی ما　　　دریغا سرمہ بینائی ما

دریغا دولتے رفت از سرما　　　ہمائے بر پرید از کشور ما

حضرت شیخ القرآن ؒ کے وصال پر آپ کی ظاہری وقلبی صورت اس قدر غمگین تھی کہ دیکھی نہ جاتی تھی۔آپ نے حضرت شیخ القرآن ؒ کے کفن مبارک پر سرخ مٹی سے کلمات طیبات لکھے اور تبرکات کے علاوہ نقشہ نعلین مبارک بھی رکھا چنانچہ ایک خط بنام پیر صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ڈھانگری بالا میرپور

Marfat.com

کے نام لکھا جس میں آپ نے تحریر فرمایا۔ نقشہ نعلین مبارک حضرت قبلہ شیخ القرآن ؒ کے کفن مبارک میں ہمراہ دیگر تبرکات ھمنے رکھا تھا اور کفنی خود فقیر نے لکھی لال مٹی سے فقیر نے اسی سال ۱۳۹۰ھ رمضان المبارک میں اعتکاف میں ایک طویل خواب مشتمل بر کئی مسائل دیکھی ایک یہ بھی دیکھا کہ حضرت عظیم البرکت شیخ القرآن ؒ کے گلے میں ایک خوشنما تھیلا ہے جس پر فصیح صاف الفاظ میں لکھا ہوا تھا '' تبرکات '' اسکی تعبیر فقیر نے فی الفور یہ ہی کہ یہ وہی تبرکات کا سرچشمہ نقشہ نعلین پاک مبارک وغیرہ ہے۔

آپ حضرت شیخ القرآن ؒ کو غسل دینے اور آپکے تابوت مبارک کو لحد میں اُتارنے والوں میں شامل تھے جبکہ حضرت شیخ القرآن ؒ کے مزار مبارک پر آپکے چہلم تک مسلسل قرآن خوانی بھی کرتے رہے۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ حضرت شیخ القرآن ؒ کی سوانح حیات شائع ہو چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے خاندانی اور حضرت شیخ القرآن ؒ کے متعلق معلومات لکھ کر صاحبزادہ پیر عتیق الرحمن میرپور کو دیں جو اُس وقت اس کے شائع کرنے میں دلچسپی لے رہے تھے آپ نے اس کتاب کا نام '' فیضان شیخ القرآن '' تجویز فرمایا کئی وجوہات کی بنا پر اُس وقت کتاب مکمل نہ ہو سکی راقم الحروف نے اسے مکمل کیا اور نام '' فیضان شیخ القرآن '' ہی رکھا ہے۔

آپ کی حضرت شیخ القرآن ؒ سے محبت وعقیدت کا اظہار اُن مناقب سے بھی ہوتا ہے جو آپ نے مختلف اوقات میں آپکے متعلق لکھیں حضرت شیخ القرآن ؒ نے پابندی سے وزیر آباد میں عرس پاک صاحب لولاک ﷺ کا انعقاد فرمایا جو اپنی مثال آپ تھا اُس کے متعلق اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا:

وہ دیکھو شان حق جلوہ نما ہے — حبیب پاک کی نوری ردا ہے
جہاں ذکر نبی خیر البشر ہے — وہاں انوار کو زیبا ضیاء ہے
یہ محفل صاحب لولاکؐ کی ہے — کہ جس میں فوج قدسی خوش نوا ہے

Marfat.com

یہ بے شک ہے مقدس پاک محفل — کہ جس پر ابرِ رحمت چھا رہا ہے
جو اس محفل کا شیدا منتظم ہے — وہ محبوب حبیب کبریا ہے
تھے اس محفل کے بانی شیخ القرآن — وہ بحر علم وعرفاں مقتدا ہے
شریعت کے تھے واقف بوالحقائق — طریقت میں صحیح شیخ الوریٰ ہے
الٰہی کر نظر اس پر کرم کی — کہ جس کا فیض عالم پا رہا ہے

وزیر آباد میں دورہ تفسیر قرآن پاک کے آغاز پر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا:

کیا وزیر آباد کی زیبا فضا ہے دل ربا — شیخ قرآن شیخ عرفاں جس میں تھے جلوہ نما
بیسویں شعبان سے رمضان سارا رات دن — دورہ قرآن کے انوار تھے ایمان فزا
تا ابد جاری رہے یارب یہ چشمہ فیض کا — فیض یاب ہوتا رہے عالم کا ہر شاہ گدا
کر غلام خستہ کی یہ التجا یا رب قبول — دونوں عالم میں الٰہی ان کو دے خیر الجزاء

منبع انوار دورہ قرآن کریم کے فیوضات وبرکات کے بارے میں ایک موقع پر یوں اظہار کیا:

کیا وزیر آباد کی ہے یہ عجب زیبا بہار — دورہ قرآن کا جس میں ہے دورہ نامدار
شیخ قرآن شیخ عرفاں کا یہ بے شک فیض ہے — خود کھچے آتے ہیں عالم دیکھو پروانہ وار
میرے آقا مصطفےٰؐ نے یہ حق فرمایا سنو — طالب ومطلوب دونوں ہیں یقیناً خیردار
یہ بھی ارشاد نبی خیر البشر کا ہے بجا — تالیِ قرآن پر اترتا ہے سکینہ نوردار
بوالحقائق شیخ قرآن کا یہ میخانہ صدا — تا ابد باقی رہے پیتے رہیں مستانہ وار
غیب سے آئی صدا تو بےفکر ہو اے غلام — ان کے حامی ہیں وہ ماہ طیبہ تاجدار

حضرت شیخ القرآنؒ ۱۹۶۹ء میں حج بیت اللہ کی سعادت سے واپس تشریف لائے تو آپ نے اشعار میں مبارک باد دی:

میرے اے شیخ قرآن یہ ثنا تری کرامت کی — میرے افکار نے آقا تیری ادنیٰ ضیافت کی

Marfat.com

خدا کے گھر کے مہمان مصطفےٰ کے طالب وشیدا — مبارک ہو سفر ملک عرب حج و زیارت کی
مدینہ طیبہ طابہ کی فضا کے لوٹنے والے — یہی ہے بس منقبت تیری شہا تیری سعادت کی
لباس اعمال نے تقوی طہارت سے غسل پایا — یہ دیکھا خواب میں میں نے تیری شان عصمت کی
نبی سے دو عدد قرآن سنہری تحفہ پانے سے — بڑھی ہے شان تیری حج وزیارت کی اجابت کی
کیا خوش وعظ واحسان سے مدینہ بسنے والوں کو — یہی ہے حج اکبر بس شان اعلیٰ عبادت کی

حضرت شیخ القرآنؒ ۱۹۸۶ء میں جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی صدر منتخب ہوئے تو آپ کو اشعار کی صورت میں مبارک باد دی چند اشعار درج ذیل ہیں:

صدارت دین صدر الانبیاء تجھ کو مبارک ہو — علی ہجویر کا صدقہ صدا تجھ کو مبارک ہو
زبوں ہو سرنگوں پرچم لعین قرن شیطان کا — ولی گوہر کا یہ جود وسخا تجھ کو مبارک ہو
میرے آقا نبی پر دل سے ہو شیدا فدا ہر دم — رضائے مصطفےٰ احمد رضا تجھ کو مبارک ہو
تیرا رب حافظ وناصر نبی ہو حاضر و ناظر — غلام کمترین کی یہ دعا تجھ کو مبارک ہو

حضرت شیخ القرآنؒ کے وصال پر آپ نے فارسی، اردو اور پنجابی میں کئی ایک منقبتیں لکھیں چند اشعار پیش خدمت ہیں:

بوالحقائق مولانا عبدالغفور — علمہ مشہور کا لبحر البحور
واقف الاسرار ذو الفضل الکبیر — کاشف الاستار کالبدر المنیر
ترجمان وشیخ قرآں پیرما — بوالحقائق کان عرفان مقتدا
شیخ تفسیر وحدیث مصطفےٰ — محرم اسرار حریم کبریا

دعا

یاالٰہی مسکنش فردوس کن — ازتو خواھم ازبرائے پنج تن
چشمہ مے خانہ اش پاینده دار — فیض بابرکات اوتابنده دار
رحمت کن برمزار ش پائیدار — شادباد اہل و عیالش باوقار
کن مزارش مرجع ہر خاص و عام — ایں رجا دارد زتو ادنیٰ غلام

Marfat.com

سلام بحضور شیخ القرآن بطرز شاہ نامہ اسلام

السلام اے شیخ قرآن واقف اسرار ربانی السلام اے شاہ باز کاشف الاستار قرآنی
تیرا سینہ خزینہ معدن انوار قرآن ہے زبان ہے ترجمان اس کی بیان ہے شمع نورانی
پیارے مصطفےٰ کی شان کی جب مدح کرتے ہیں سماع پر کیف سے پاتی ہے محفل لطف یزدانی
غلام کمترین تجھ کو مبارک صد مبارک ہو تجھے نسبت ہے ان سے اُن کو نسبت شاہ گیلانی

منقبت بروصال بزبان پنجابی

شیخ القرآن داماتم جس نے دیکھا نورستارا سچ ہے کہندا عکس نہ اس داویکھا سینا یارا
اللہ اللہ کر دیاں ہویاں جام شہادت پیتا ایڈا فضل خدانے دیکھو کس انسان تے کیتا
سجن پیارے اساں توں لا کے داغ جدایاں نہ اوجام نہ ساقی دلبر درداں مارمکایاں
ہجر فراق بجندے اندر روواں تے کرلاواں تاہنگ سجن دی رہندی مینوں مت ھن درشن پاواں
غلام ربانی درد نہانی شیخ القرآن دی کہانی کردعا رب دانا بینا ایہو حکم ربانی

اردو میں منقبت کے چند اشعار

شیخ القرآن منبع عرفان چل بسے معجز بیان رازیئے دوران چل بسے
سوزگداز رومی و جامی کی یادگار سعدی وقدسی غزالیئے ذیشاں چل بسے
وہ ابوالکلام مولانا عبد الغفور آہ وہ خوش بیان' منبع فیضان چل بسے
وہ پیرابوالحقائق ملک سخن کے بادشاہ جادو بیان ' سحراللسان چل بسے
شہر وزیر آباد کا اب کچھ نہ حال پوچھ جب سے وہ بانی دورہ قرآن چل بسے
ماتم کدہ ہے عالم فانی یہ سربہ سر عبرت سے دیکھ ناطق قرآن چل بسے
ادنیٰ غلام دیکھ اور سن دل کے کان سے فانی ہے یہ جہاں سب ذیشان چل بسے

Marfat.com

مکتوبات: اس عنوان کے تحت پہلے حضرت شیخ القرآنؒ کے آپ کے نام لکھے ہوئے چند خطوط شامل کیے جارہے ہیں جس سے آپ کا تصوف کے ساتھ ساتھ علم ظاہر و باطن میں مقام سمجھنے میں مدد ملے گی بعد میں حضرت ابوالمعانیؒ کے چند خطوط بطور نمونہ درج کیے جائیں گے کیونکہ کسی شخصیت کی سیرت و کردار کو جاننے میں اُسکے مکتوبات خاصی مدد فراہم کرتے ہیں۔

ھوالمعین ۹۲/ **برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ تعالیٰ**

السلام علیکم ورحمتہ اللہ علیہ و برکاتہ: خط ملا احوال سے مطلع ہوا میرا مطلب تھا احتیاط اچھی چیز ہے لہٰذا تنہا نہ سویا کریں انشاء اللہ ظالم کسی ایسے فعل پر قادر نہ ہوگا نہ خود کسی سے کرانے پر بفضلہ تعالیٰ صرف احتیاط مطلب ہے خواب کا مطلب بھی موت نہیں جب خود زندہ ہو اور خود قفل کھولے اور اندر جارہے ہو پھر موت کا اشارہ بھی نہیں البتہ جائے نماز کے اوپر سے چھت کا شق اور چوروں کا سامان لے جانا ترک وظائف مقصود ہے کیونکہ **الیہ یصعد الکلم الطیب** کی بجائے چور لے گئے ہیں پھر وہ وقت جاگنے کا تھا اور نیند نہیں کھلی تو ایسا حادثہ دیکھا تا نکہ ذکر کر فوراً جاگے میں نے بھی ایسا کئی دفعہ دس بارہ سال سے کئی دفعہ خواب میں ایسے صبح کے وقت دیکھا ہے میں نے جو خوابیں پریشان دیکھیں تو توجہ الی اللہ کیا تو پھر دیکھا کہ ہماری زمین میں کوئیں پر فصل مکئی نہایت شاندار ہے باریک باریک قطرے بارش کے ہورہے ہیں اور کھیت کے گرد گلاب کے پودے ہیں اور سفید پھول گلاب کے ہیں میں نے خود پھول توڑے ہیں خواب میں بہت دل خوش ہوا ہے صبح تعبیر یہی کی کہ خیریت ہے ایک وظیفہ بتاتا ہوں ضرور صبح اکیس مرتبہ پڑھیں اور چالیس دن تک ناغہ قضا نہ کریں تاکید ہے پارہ چوتھا **لن تنالو البر** ۔سورہ آل عمران میں جس جگہ بدر کی جنگ کا ذکر ہے وہاں سے یہ آیت شروع ہوتی ہے **ثم انزل علیکم من بعد انعم امنة نعاساً یغشی طائفته** سے لے کر **واللہ علیم بذات الصدورة** تک ضرور پڑھیں اور پڑھتے وقت یہ خیال رکھیں کہ اللہ فلاں فلاں دشمنوں کو مقہور کرے اور ہمیں اُنکے شر سے محفوظ رکھے۔

فقط والسلام

محمد عبدالغفور ہزاروی عفی عنہ وزیر آباد

Marfat.com

بغونہ تعالیٰ

شہہ جیلانؒ مددگار تو باشد

معین الدین غمخوار تو باشد

برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم: خط کی خواب پڑھ کر بہت ہی خوشی ہوئی تعبیر یہ ہے۔ خدا کی جانب جانے والے چار قسم کے ہوتے ہیں سالک محض، مجذوب محض، سالک مجذوب، مجذوب سالک جو شخص پہلے کشف کرامات دیکھے بعد میں تجلی ذات میں فناہ ہو سالک ہے پھر مجذوب ہوا اور اس کے برعکس مجذوب سالک ہے۔ اس خواب میں مجذوب سالک قسم رابع کی طرف اشارہ ہے پہلے دریائے توحید سے گذرنا پڑے گا اور سیر فی اللہ حاصل ہوگی بعد میں کشف وغیرہ ہوں گے اور یہ بھی اشارہ ہے کہ گذر ہو جائے گی ناممکن نہیں اگر چہ پل مکمل نہیں اور سالک مجذوب طبعیت اچھی ہوتی ہے کیونکہ اگر کشف ہو جائے تو بہت لوگ اس کشف عیاں سے پردہ میں رہ جاتے ہیں اور ذات کی طرف نہیں جاتے اب اس خواب کے بعد بہت غور سے دیکھنے اور مراقبہ سے معلوم ہوگا کہ اطمینان اور خدا تعالیٰ پر اعتماد پہلے کی نسبت زیادہ ہو گیا ہوگا مگر بہت غور سے معلوم ہوگا طریقہ معلوم کرنے کا یہ ہے کہ پیاری چیزوں کو سامنے رکھ کر سوچے یہ شے ملے تو اچھی ہے یا کہ خدا تعالیٰ ملے تو اچھا ہے تو دل جواب دے گا بلا خوف دوزخ یا بلا خواہش جنت۔ اللہ تعالیٰ کا ملنا بہت اچھا اور پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی خواہش ترقی پذیر معلوم ہوگی نیز کشف وجدانی اس خواب کے بعد شروع ہو گیا ہوگا مگر وہ مفصل گفتگو سے سمجھ میں آ جائے گا انشاء اللہ العزیز اب وظیفہ صرف نفی اثبات لا الہ الا اللہ مع الجہر مگر جہرا اتنا ہو کہ خود سن سکے فقہ میں ہے ادنیٰ الجہر اسماع نفسہ پس اتنا جہر کافی ہے جب نفی اثبات ستر ہزار (۷۰۰۰۰) سے تجاوز کرے گا تو عجیب واردات دل پر وارد ہوں گے بفضلہ تعالیٰ۔ نفی اثبات ہر روز دو ہزار (۲۰۰۰) مرتبہ پڑھ لیا کریں اس کے پڑھنے کے واسطے ایک جگہ بیٹھنا ضروری

Marfat.com

نہیں ہے بلکہ کام کرتے چلتے پھرتے پڑھ لینا جائز ہے۔ " الذین یذکرون الله قیاما وقعوداً وعلی جنوبهم اس کی طرف اشارہ ہے اور صلوٰۃ الفاتحہ لما اغلق ایک سو مرتبہ پڑھا کریں۔" والهاد الی صراط المستقیم علی آله حق قدره و مقداره العظیم " پڑھا کریں یعنی لفظ وعلی آله کا صلوٰۃ الفاتحہ میں بڑھاویں باقی سب وظائف ترک کر دیویں قرآن کریم یا دلائل الخیرات ہو تو افضل ہے بس فقط اور ہر شام ہر اشراق، ہر عشاء جس وقت فرصت ملے دو رکعت نفل پڑھیں اور خدا تعالیٰ سے بعد نوافل کے بیٹھ کر اسم ذات پاس انفاس کرتے ہوئے دل میں یہ سوال کریں میرے واسطے کیا حکم ہے " ما الحکم لی " ہر مراقبہ میں یہی سوال کریں پھر جدھر دل توجہ کرے اگر خلاف شریعت نہ ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہی خدا تعالیٰ کا حکم میرے واسطے ہے مگر یہ عوام کی سمجھ سے بالا ہے پھر جو حال ہو اطلاع دیویں۔

فقط والسلام

فقیر ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی چشتی عفی عنہ

بعونہ تعالیٰ

عزیز القدر برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب

السلام علیکم۔ دوسری بشارت میں جو درود شریف ہے وہ وہی ہے " اللهم صلی علی سیدنا وحبیبنا محمد وعلیٰ آله صلوٰۃ تعدل جمیع صلوات اهل محبتک وسلم سیدنا و حبیبنا محمد وعلیٰ آله سلاماً بعدل سلامهم " فقط اسی طرح پڑھا کریں تاکید ہے خواب میں حضور ﷺ اس لباس وشکل میں نظر آئے ہمیں حضور ﷺ اوّل اوّل مختلف شکلوں اور صورتوں میں نظر آیا کریں گے اور احکام بھی فرمایا کریں گے جیسے اس دفعہ ہوا ہے حال یہی بہت اچھا ہے بہرحال بلکہ نیک ہے میں سمجھ رہا ہوں۔

الراقم

محمد عبدالغفور ہزاروی عفی عنہ وزیر آباد

Marfat.com

بعونہ تعالیٰ

عزیز القدر برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ خط ملا حالات سے آگاہ ہوا میں نے پہلے خط میں لکھا تھا کہ مجذوب سالک وہ ہوتا ہے کہ پہلے مجذوب ہو یعنی بلا کشف اس حد تک پہنچ جائے کہ مسائل توحید سمجھ لے اور حال درست ہو جائے اور بعد میں وہ کشف وغیرہ دیکھے اور مجذوب سالک کو جب کوئی عقدہ پیش آتا ہے تو بذریعہ خواب یا الہام حل ہوتا رہتا ہے تاکہ وہ منزل سیر فی اللہ تک پہنچ جائے تمھاری طبعیت مجذوب سالک ہے اس کے مطابق کام چلتا رہے گا انشاء اللہ العزیز یہ عقدہ کہ حروف مقطعات سے کیسے استغاثہ حاصل ہوتا ہے خواب میں سمجھایا گیا ہے کہ یہ دراصل اسماء ممکنہ ہیں اور ہر اسم ایک تجلی کا مظہر ہے۔ گویا حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ کے اسماء اور تجلیات کا واسطہ دیا گیا ہے اغثنا یارسول اللہ بحق کھیعص مثلاً کہ ان کے طفیل ہمارے مدد فرمایئے یہ درست ہے الحمدللہ۔ باقی جزادوم خواب کی کہ جبرائیلؑ موقعہ محل کے مطابق ان کو نازل کرتے رہے اسکی تعبیر یہ ہے کہ موقعہ محل دل میں مسائل توحید کھلتے رہیں گے جلدی کرنے کی ضرورت نہیں جیسا جبرائیلؑ کا قرآن کریم اتارنا موقعہ بہ موقعہ تھا اور کبھی وحی بند بھی ہوتی تھی تو اس میں حکمت الٰہی تھی اسی طرح یہاں بھی کشف کے بند ہونے میں حکمت ہے اور یہ بھی حال ہے اپنی استعداد کے مطابق جیسا کہ وہ حال تھا نبی کی استعداد کے مطابق اور سلسلہ شروع تھا یہاں بھی سلسلہ سلوک شروع ہے باقی اس خدشہ کا جواب کہ قرآن مخلوق ہوتا ہے کہ جبرائیلؑ کو الفاظ قرآن جو کہ حادث ہیں بطور الہام دل میں سوچنے سے آگئے تھے وہ لیکر وہی الفاظ حضور ﷺ کے پاس پہنچے تھے الفاظ قرآن یعنی کلام لفظی حادث ہے اور کلام نفس قدیم ہے۔ خواب میں لغزش ہوسکتی ہے مگر یہ بشارت عظمٰی ہے اور اس میں تم کو مقطعات کے مطالب سمجھائے گئے ہیں جو کسی مولوی علم ظاہر رکھنے والے کو معلوم نہیں یہ اسرار الٰہیہ ہوتے ہیں بشارت عجب ہے سالکین کو ایسی بشارت ہوتی ہیں کیونکہ وارد یت خود نبوت کا ایک چشمہ ہے فقط باقی حال تو

Marfat.com

اچھا ہو چکا ہے کہ دل اس قابل ہوگیا ہے کہ اسرار الٰہیہ بذریعہ خواب معلوم ہوں یہی حال ہے انشاء اللہ العزیز دوسرا خط لکھوں گا کہ کب گھر آؤں گا۔

(نوٹ) جملہ بشارات اور میرے خط ایک جگہ جمع رکھیں کبھی کسی کو کام آئیں گے انہیں ضائع نہ کرنا سبحان اللہ زہے سعادت زہے نصیب۔

خیر اندیش

محمد عبدالغفور ہزاروی

بعونہ تعالیٰ

برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ بشارت بہت اچھی ہے (بشارت خواب یہ ہے کہ جہاں فقیر سو رہا ہے شمال جنوب میں اس جانب فقیر کے سر کی جانب چارپائی جو مشرق غرب میں بچھی ہوئی ہو خواب میں فقیر نے یوں سمجھا ہے کہ اس چارپائی پر حضور سراپا نور ﷺ تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرمایا الفاظ کی شستگی چھوڑ معنی کی تلاش کر، اس میں اشارہ مراقبہ کی طرف ہے مراقبہ دل سے ہوتا ہے اور معنی بھی دل میں ہوتا ہے ''تامل در آئینہ دل کی۔ صفائی بتدریج حاصل کنی'' ''**التفکر ساعة خير من الدنيا وما فيها**'' یہ سب اشارات مراقبہ کی طرف ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے کہ معنی کی کوشش یعنی مراقبہ کرو اور مراقبہ ہی سے منازل طے ہوتی ہیں خلوت در انجمن مراقبہ سے ہوتی ہے مجلس میں بیٹھے ہوئے اُس کی یاد رہے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وظائف کے بعد اسم ذات اللہ اور ہو حسب طریقہ کرے اس کے بعد دل کی طرف خیال کر کے دل کو زبان تصور کر کے دل سے اللہ پڑھے اس کے بعد تمام کائنات کی طرف غور کرے کہ ہر چیز کی ابتداء یوں ہوئی پھر فنا ہو جاتی ہے مثلاً دن یوں شروع ہوا پھر ختم ہوتا ہے اسی طرح رات اسی طرح درخت یوں پیدا ہوتے ہیں پھر ترقی کرتے ہیں پھر خشک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح آدمی بھی حتیٰ کہ ہر چیز کا عدم واضح ہو جائے اور وجود صرف خدا کا رہ جائے وہی متفرق مستقل ہر قسم کے حوادث سے پاک اور ہر تغیر سے محفوظ معلوم ہو جائے پھر مراقبہ پختہ ہو جائے گا اور اسی میں منازل طے ہوتے جائیں گے۔ **فجزا الله خير الجزاء في الدنيا والآخرة۔**

فقط

محمد عبدالغفور ہزاروی عفی عنہ وزیر آباد

Marfat.com

بعونہ تعالیٰ

شہہ جیلانؒ مددگار تو باشد

معین الدینؒ غمخوار تو باشد

برخوردار مولوی محمد غلام ربانی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ۔ میں بخریت ہوں بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۲۰ شعبان المعظم میں نے بفضل ایزدمتعال تمام مجالس ترک کر کے چلہ شروع کر دیا ہے واللہ الموفق لاتمام اگر چہ یک لخت مجالس چھوڑنا بہت مشکل ہے مگر فوائد کثیر ہیں۔

کل شب کو غوث الاعظمؒ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے نہایت ہی لطف سے فرمایا بیٹا خدا تعالیٰ تیری امداد کرے گا اور مجھ کو کچھ پڑھ کر دم کیا۔ ہر ہفتہ میں ایک خط ضرور لکھا کریں تا کہ حال معلوم ہوتا رہے اور تسلی رہے صلوٰۃ الفاتحہ لما اغلق کا ورد ضرور کریں اور کوئی بشارت ہو تو لکھیں یہ اکسیر اعظم ہے بسا اوقات یک لخت ہی تمام منازل طے ہوتے ہیں اور بہت دفعہ قرب حاصل ہوتا ہے مگر سمجھ نہیں آتی صلوٰۃ الفاتحہ پڑھ کر یوں کہا کریں **ھذہ ھدیۃ منی الیک یا رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم۔

برخوردار محبوب الرحمٰن کو میٹھا تیل استعمال کرائیں اور پھر کیفیت دیکھیں۔

الراقم

چشتی ہزاروی عفی عنہ

بعونہ تعالیٰ

برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ

السلام علیکم ۔ خط ملا احوال سے اطلاع ہوئی الحمد للہ علی کل حال مجھے حسب دستور سابق گولڑہ شریف سے واپسی پر نزلہ کی تکلیف شروع ہوگئی تھی وزیر آباد پہنچ کر خوب زور سے ہوئی مگر اب بالکل خیر ہے۔

Marfat.com

الحمدللہ۔ ماشاءاللہ بشارت بہت اچھی ہے **لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا** کا پورا مصداق ہے۔ قرب کی خاص علامت ہے صوفیوں کے نزدیک اس کو صحو کہتے ہیں کہ سالک کو اپنا مقام بھی معلوم ہو اور عقل بھی گم نہ ہو مقام اس حال کو کہتے ہیں جو فوراً زائل نہ ہو بلکہ کچھ دیر رہے یہاں یہی مختصر طریق مجاہدہ بسبب دوام کے مقام ہے سنت مشائخ عظام کا پورا خیال رہے کہ بعد نماز عشاء وہ کھانا کھاتے تھے اور بہت زیادہ معدہ کو خالی نہیں کرتے تھے ثلث یعنی تیسرا حصہ اگر خالی رہے تو افضل ہے مگر یہ بھی اس واسطے جو کہ بالکل بیکار فارغ بیٹھا رہے ورنہ خود کاروبار ہی مجاہدہ ہوتا ہے اور اس وقت بعد مغرب تا عشاء اور چار بجے شب تا صلوٰۃ صبح اپنا شغل رکھنا یہ کافی وافی ہے یہ اس لیے لکھا ہے کہ بشارت میں **والذین جاھدوا فینا** موجود ہے لہذا مجاہدہ مسنون مراد ہے کل انشاء اللہ العزیز جینڈر شریف جاؤں گا اگر مزید تشریح ہوئی تو پھر لکھوں گا انشاء اللہ العزیز صبح کے سنتوں کے فرض کے درمیان اکیس (۲۱) مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں نماز فجر سے فارغ ہو کر سب کو پلائیں۔

فقط والسلام

محمد عبدالغفور چشتی عفی عنہ

بعونہ تعالیٰ

برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ

السلام علیکم۔ ہر دو خط ملے احوال مافیہا سے مطلع ہوا مالفقر کا جواب مردہ بدست زندہ بہت خوب جواب ہے فتوح الغیب میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سالک شیخ کے ہاتھ میں **کا المیت فی یدالغاسل** گویا انہوں نے بتایا ہے کہ فقر عدم ہونا معدوم ہونا میت ہونا اور اس میت کا پوری طرح زندہ یعنی شیخ کے ہاتھ میں مقبوض ہونا ہے اب میرے خیال میں مزار شریف کی صحبت بہت اکسیر ثابت ہوگی۔ اعتکاف کامل بشارت بھی بہت اچھی ہے آٹا پسوانے کے لیے جانا سے مطلب نفع حاصل کرنا ہے یعنی اعتکاف نفع کرنے کے واسطے ہے اور اس میں ایک شخص کو جو

Marfat.com

ظاہری ساتھی اور باطنی دشمن ہے اس کو مغلوب کرنا اس سے مراد نفس ہے کہ ظاہری اور باطنی طور پر سخت مخالف ہے اس کو مارنے سے مطلب مجاہدہ بالنفس ہے اس پر ڈر کالاحق نہ ہونا قولی اشارہ ہے کیونکہ مجاہدہ بالنفس میں ڈر لوگوں کا نہیں ہوتا اور وہ لوگ دیکھتے رہتے ہیں کہ اعتکاف کا وظیفہ خوانی وغیرہ سب ان کے سامنے ہوتا ہے۔

فقط والسلام

محمد عبدالغفور ہزاروی عفی عنہ وزیر آباد

تحریک ختم نبوت کے دوران ۲۰ مئی ۱۹۵۳ء کو راولپنڈی جیل سے دوران اسیری آپ نے ایک خط اپنے برادر اصغر حضرت ابوالمعانی محمد غلام ربانی" کو لکھا جس کی نقل یہاں درج کی جاتی ہے۔

محمد عبدالغفور ہزاروی نظر بند پبلک سیفٹی ایکٹ دفعہ نمبر ۳

مولوی غلام ربانی صاحب معرفت مستری گلاب صاحب آہنگر محلہ مسجد پھلاہ والی

مقام وڈاک خانہ کوٹ نجیب اللہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد

حقیقی بھائی سنٹرل جیل راولپنڈی

ھوالمتین

۹۲

برخوردار مولوی غلام ربانی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں بفضلہ تعالیٰ بالکل بخریت ہوں رمضان شریف نہایت آرام سے گذر رہا ہے الحمد للہ ویسے موسم بھی خوب ٹھنڈا ہے آج چھٹا روزہ ہے مجھے مزید گھی یا کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ رمضان شریف کے بعد ململ کے کرتے ضرورت ہوں گے وہ وزیر آباد خط لکھ دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف نہیں اب کلاس بی ہے۔ باقی ہر طرح سے بفضلہ تعالیٰ خریت ہے حاجی غلام رسول کو سلام مسنون۔

فقط

محمد عبدالغفور ہزاروی عفی عنہ

Marfat.com

حضرت ابوالمعانیؒ نے برادر محمد عارف ہزاروی اور راقم الحروف کے نام ہمارے بچپن میں کئی خط لکھے سب تو محفوظ نہ رہ سکے چند ایک خطوط درج ذیل ہیں جن سے آپکی سیرت کے کچھ پہلوں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ بچوں سے کس قدر محبت فرماتے آپ کی اس شدید خواہش کا اظہار تقریباً ہر خط سے ہوتا کہ نماز باجماعت ادا کی جائے اور دینی علوم کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ماشاء اللہ لا قوۃ الاباللہ

عزیز محمد عارف سلمہ محمد آصف سلمہ۔ آپکے والدین کریمین سب کو سلام مسنون السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ عزیزم محمد آصف سلمہ تمہارا خط پہنچا اللہ تعالیٰ تم ہر دونوں کو پختہ نمازی بنائے اور اس پر استقامت تادم آخر نصیب فرمائے اور روزوں کی عادت سیرت نیک پر استقامت نصیب فرمائے ان دونوں عبادتوں کی تعمیل کی تم ہر دونوں کو مبارک ہو رمضان المبارک میں ہر عبادت سہولت سے کی جاسکتی ہے کہ نفس کے علاوہ دشمن شیطان قیدی بنایا جاتا ہے اور اس حدیث پاک کی تصدیق میں رمضان المبارک میں مشاہدہ بیّن ثبوت ہے کہ کہیں دورہ قرآن کریم شروع ہے اور پھر بیس رکعت میں عشاء کے فرض کے بعد مختلف اطوار میں قرآن کی تلاوت وختمات دیگر صدقات عبادات باوجود دن میں روزہ رکھنے کے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ تمہاری اس خبر نیک پر فقیر کو دلی مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ تم کو ایمان کامل نیک صالح اعمال پر استقامت عنایت فرمائے اور والدین کی رضاجوئی میں استقامت دے آمین اللہ تعالیٰ تم کو ہر امتحان میں کامیاب وکامران فرماوے۔

غلام قادر سلمہ اور قاضی عبدالقیوم صاحب سلمہ اپنے معاملہ دنیاوی میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے آج پھر اُن کی تاریخ معاہدہ کی ہے غالب امید ہے کہ اب انشاءاللہ کامیاب ہو جائیں گے حاجی صاحب جب حج پر جائیں گے تو تم کو وزیرآباد میں مل کر جائیں گے انشاءاللہ کوئی مانع نہ

Marfat.com

ہوا حکومت کا عوام و خاص کی مرضی کے مطابق یہ فیصلہ مرزائیت کے خلاف بہت اچھا ہوا کہ اب سرکاری دفتروں میں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے گئے ہیں الحمد لله علی ذلک۔

فقیر اب بفضلہٖ تعالیٰ بخریت ہے فقیر کو عرس مبارک کے دوران روزوں سے گرمی معدہ بڑھ گئی پنجاب کی گرمی سے اور ترقی ہوئی دوا استعمال کی وہ بھی غیر موافق ملی بعد میں اسگول اور کنجارہ ان دونوں کو رات کو بگو دیا صبح ان کو جمع کر کے شربت بنا کر لیا ایک دو مرتبہ سے معدہ ٹھیک ہو گیا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ پھر کمزوری بہت زیادہ ہو گی کہ تمام نوافل چھوٹ گئے صرف فرض جماعت سنت مؤکدہ حسب وسعت ادا کرتا رہا بتوفیق تعالیٰ ایک مرتبہ تراویح بیٹھ کر ختم میں پڑھیں فقط اب بفضلہٖ تعالیٰ معمولات سابقہ بحال ہو رہے ہیں قرآن کریم کی ایک منزل روزانہ ہمراہ دیگر اورادناظرہ بتوفیق تعالیٰ کہ اب طاقت حسب ضرورت آ گئی ہے الحمد لله علی ذلک اچھا ہوا اس سے اپنی کمزوری فنا کا مزید احساس ہوا اور زکوٰۃ بدن بھی ہوئی کہ بیماری محض نہ تھی کہ اوقات ناغہ نہیں ہوئے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اندرون خانہ سب کو سلام آپ اپنی اصلاح کرنے کی ہرگز کوتاہی نہ کرنا صوفی محمد اکرم صاحب سلمہ سب کو سلام مسنون سلام بحضور حضرت شیخ القرآنؒ

عبدالفقیر محمد غلام ربانی غفرلہ چمبہ پنڈ ہزارہ

۱۸ رمضان المبارک

۹۴ ۱۳

سلام اے شیخ قرآن واقف اسرار ربانی سلام اے شہباز کاشف الاستار ربانی

غلام کمترین تجھ کو مبارک صد مبارک ہو تجھے نسبت ہے ان سے انکو نسبت شاہ گیلانیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمده و نصلی و سلم علی رسوله الکریم و علیٰ آله و اصحابه اجمعین

قبلہ کعبہ شیخ قرآن السلام جنت الفردوس ہو تیرا مقام

پیارے نور چشم سکون دل قرار جان عزیزم محمد عارف محمد آصف سلمکم الله الرحمٰن فی کل مکان و زمان۔

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ کہ آپ برخورداران کا ایک لفافہ ایک کارڈ ملا آپ کے ابا جان سے دو اشتہار ایک مرتبہ پھر دو اشتہار ہمراہ خط دعوتی سب ملے بفضلہٖ تعالیٰ ہم دونوں

Marfat.com

۷ شعبان المعظم کو بروز سوموار اگر راستہ میں کوئی عارضہ مانع نہ ہوا ظہر باجماعت وزیر آباد پڑھیں گے ممکن ہے حاجی صاحب حسن ابدال سے بھی آئیں مگر ابھی تک انکی ملاقات نہیں ہوئی پھر آٹھ منگلوار کے بعد علی الصبح بدھ کو صرف فقیر حضرت داتا صاحبؒ کی زیارت کے واسطے لاہور جائے گا انشاء اللہ تا آنکہ ظہر باجماعت انکی مسجد میں پڑھوں پھر دل کے فتویٰ کی بنیاد پر اگر ممکن ہوا اور کوئی مانع نہ ہوا وہاں دس دن معتکف رہوں گا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ عمر دن بدن کمتر کمی میں ہے ممکن ہے اس چند روزہ زندگی فانی میں باقیات الصالحات کا گوہر باقی ہاتھ آئے زہے سعادت اور یہ بزرگوں کی نگاہ لطف وکرم سے بعید نہیں بوسیلہ جلیلہ سرکار دو عالم ﷺ ہر نیکی میں نیکوں کا معین مددگار ہے اس واسطے مایوسی کی کوئی سبیل نہیں مایوسی کفار اشرار کا شعار ہے آپ اپنے والدین کی رضا جوئی میں رضا رب پا سکتے ہیں اپنا شعار تواضع انکساری عاجزی رکھیں اور کسب کمال علم دین کے حصول کے واسطے بے جا آرام حرام کردیں ہر بندہ اپنے کسب کا رہن ہے ہر نیکی بدی پر جزا سزا یقیناً ہے دنیا کھیتی آخرت ہے جو یہاں عمل کرے گا وہاں یقیناً اسکا ثمرہ پھل نتیجہ پائے گا الدنیا مزرع الآخرۃ اپنے اوپر مجاہدہ ریاضت لازم کریں بچپن کے لہو ولعب میں دل نہ لگائیں یہ سب فانی غیر فانی ہے آخرت کی بھاری منازل ہولناک یقیناً آنے والی ہیں اس مشکل خطرناک راہ کے واسطے علاوہ دیگر اسباب کے توشہ راہ نہایت ضروری ہے اللہ کا فکر ذکر سرمایہ ہے تم اگرچہ ابھی ان تمام فرائض سے سبکدوش ہو مگر گوش گذار کے اثر کی بنا پر فقیر اپنا فرض ادا کر کے ماجور من اللہ ہونا چاہتا ہے سرکار دو عالم ﷺ اپنے اپنی جگر گوشہ فاطمۃ الزہراؓ کو نصیحت فرمائی اعملی اعملی اعملی اعملی۔ یعنی ایمان کی تکمیل اعمال صالح سے ہوتی ہے عمل کرنا عمل کرنا عمل کرنا

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سنت نبوی ﷺ سنت آباؤ اجداد کے مطابق غلام فاروق سلمہ کو بھی پہلی لڑکی عنایت فرمائی فلہ الحمد ولہ الشکر آخری وقت عصر سوموار متولد ہوئی۔ آپ کے والدین کریمین کو سلام مسنون، عزیزم صوفی محمد اکرم سلمہ کو نیز دیگر کو سلام مسنون

مسافر چند روزہ فقیر محمد غلام ربانی غفرلہ چمبہ پنڈ

۲۶ رجب المرجب ۱۳۹۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ونحمدہ نصلی وسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ عید سعید مبارک ہو ۲۷ رمضان المبارک سوموار ۱۳۹۴ھ

پیارے محمد عارف پیارے محمد آصف سلمکم اللہ تعالیٰ من شر ما خلق

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تمہارا عید کارڈ ملا اللہ تعالیٰ تم کو بنائے اسلام کے بنیادی اصولوں پر استقامت ذوق شوق عنایت فرمائے اور والدین کریمین کا فرمانبردار اور علم دین کی سچی طلب لگن تا آنکہ خدا شناس ہو جو مقصود و مطلوب ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

بے عبادت بندہ گندہ زینت زیب عبادت مومن صالح رب نوں پیارا نیکی نیک علامت

وقت گواسین پھر پچھتاسین ویلہ ہتھ نہ آسی نیت نیک عملداثمرہ جو کرسی پھل پاسی

چھوڑ غفلت کان دل سے سن غلام عجلوا بالتوبۃ قبل المنام

حاجی صاحب کا فارم حج آیا ہے مگر ہوائی جہاز کا جس پر دو ہزار مزید رقم حکومت نے طلب کی ہے برائے مزید رقم کوشش کر رہے ہیں شاید کامیاب ہو جائیں پھر ممکن ہے آپ حضرات کو وزیر آباد ملنے آئیں اگر راولپنڈی سے سوار ہوں ضروری ہو اور نہ سیدھا کراچی پھر بھی ممکن ہے کہ وزیر آباد اتریں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اندرون بیرون سب کو سلام مسنون اللہ تعالیٰ رفیق حفیظ وکیل کفیل ہو بہمہ احوال بوسیلہ جلیلہ سرکار دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ رب اغفرلی ولاخوانی ولوالدی وارحمهما کما ربیانی صغیرا واغفر جمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یاارحم الراحمین آپ کو اللہ تعالیٰ علم عمل سے وافر حصہ عنایت فرمائے جو والدین کی ٹھنڈک آنکھ کا باعث ہو۔

صوفی محمد اکرم صاحب کو سلام مسنون

عبدہ الفقیر محمد غلام ربانی غفرلہ چمبہ پنڈ

۲۷ رمضان المبارک سوموار ۱۳۹۴ھ

قبلہ کعبہ شیخ قرآن پر سلام حسب ارشاد و نبی خیر الانام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ونحمدہ نصلی وسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

پیارے محمد عارف پیارے محمد آصف سلمکم اللہ تعالیٰ بسلامۃ علمکم اللہ علمانافعاً

وعلیکم السلام الواجب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ

کافی دنوں سے تمھارا خط پہنچا ہے کئی ایک وجوہ سے جواب فوری نہیں لکھا گیا اللہ تعالیٰ ہر دونوں کو بالخصوص دینی ودنیاوی علوم میں کمال عنایت فرمائے نماز پانچ وقت ناغہ نہ کریں نماز باجماعت نماز سے مراد ہے تنہا پڑھنے کی عادت بلاعذر نہایت ناگفتہ بہ ہے ہر نماز کے بعد یہ کلمات اول آخر کم از کم تین مرتبہ درود شریف پڑھکر اس دعا کو کم از کم تین مرتبہ پڑھیں پارہ اوّل ربع اول کے قریب رکوع ۴ میں شروع کی جانب **سبحنک لاعلم لنا الا ماعلمتنا انک انت العلیم الحکیم، رب زدنی علما** پارہ ۱۶ رکوع ۴ کے آخر میں۔ محمد عارف سلمہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمھارے نام کے صدقے اپنے عرفان وشان سے بہرور فرمائے اور یہی مقصود ہے محمد آصف سلم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ تم کو آصف بن برخیا کی شرف وکرامت سے نوازے اور انسان کامل کی کرامات عطا فرمائے۔ عیدین سعیدین کی مبارک کو اللہ تعالیٰ ہم سب کا رفیق حفیظ وکیل کفیل ھوھمہ احوال۔ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنے ضروری امتحانات میں کامیاب کامران فرمائے اندرون خانہ سب کو سلام صوفی محمد اکرم صاحب کو سلام مسنون۔

عبدہ الفقیر محمد غلام ربانی غفرلہ چمبہ پنڈ ہزارہ

۲۲ ذیعقدہ جمعرات ۱۳۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم **الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ماشاء اللہ لاقوہ الاباللہ**

عزیزم محمد عارف سلمہ اللہ عزیزم محمد آصف سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ خط ملا مافیہا سے آگاہ ہوئے انشاء اللہ العزیز عرس مبارک سے قبل ممکن ہے گھر والے جو آنے والے ہیں اِدھر اُدھر سے چند دن پہلے آئیں گے فقیر اگر ممکن ہوا سات کی ظہر تک انشاء اللہ اگر سفر کے قابل ہوا آوں گا۔

Marfat.com

آپ دونوں اپنے مشغلہ ضروری کام تعلیم دین دنیاوی میں متفرق مشغول رہیں اور دینی تعلیم پر عمل مثلاً نماز باجماعت میں کوتاہی سستی کفران نعمت ایزدی شمار کریں اور آیت کریمہ ''فخلف من بعد هم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا'' سورہ مریم پارہ ۱۶ رکوع ۴ ترجمہ: تو ان کے بعد انکی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ کا جنگل پائیں گے۔ اس کو پیش نظر دل میں نقش کریں اس میں دینی دنیاوی کامرانی ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود　　　اولیں پرسش نماز بود

نماز نیاز سے ہی بندہ اور خالق میں بین فرق ہے عبد معبود میں تمیز اس سے ہوتی ہے اور مسلم مومن اور کفر میں بھی فرق نماز سے ہوتا ہے یہ مجموعہ عبارات اقوال افعال احوال ہے سرکار دو عالم ﷺ کی ٹھنڈک آنکھ نماز میں ہے زہے سعادت یہ صحیح فریضہ کماحقہ صحیح ادا ہو جس پر فلاح کا دارومدار ہے اور اس پنجگانہ نماز سے شکر خداوندی ادا ہوتا ہے اور والدین کا شکر احسان والدین سے انکی حیات میں کماحقہ خدمت احسان سے۔ موت کے بعد اُنکے واسطے دعائے مغفرت ہے اندرون بیرون سب حضرات کو سلام مسنون، جواب جلدی نہیں دیا گیا مصروفیت کی وجہ سے، صوفی محمد اکرم سلمہ کو سلام۔

عبدہ الفقیر محمد غلام ربانی چھبہ پنڈ ہزارہ

۲۲ رجب المرجب ۱۳۹۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد لله والصلوة والسلام على نبيه وحبيبه الكريم وعلىٰ آله واصحابه اجمعين ماشاء الله لاقوه الابالله

پیارے محمد عارف سلمہ پیارے محمد آصف سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ　تمہارے خطوط ملے عید کارڈ ملے اس سے قبل فقیر نے ایک (عریضہ وزیر آباد سے غریب خانہ کچھ تاخیر سے پہنچے) میں کچھ ٹکٹ محمد آصف سلمہ کے واسطے بھیجے معلوم نہیں کہ وہ پہنچے ہیں یا سیلاب عذاب کے شکار ہوئے العیاذ باللہ ہم بخیریت غریب خانہ پہنچے اگرچہ واپسی جہلم میں گاڑی رک گئی بارش بے حساب تھی پھر بذریعہ دینہ پہنچے وہ بھی بند ہوئی پل کی خرابی سے تقریباً تین میل راستہ پیدل چل کر بصد مشکل طے کیا رات ولو فیکٹری پہنچے اتوار کو بصد مشکل غریب خانہ پہنچے عید سعید مبارک ہو صبح سلامت رہو نمازی پاکباز نیک کردار خوش اخلاق باہم

Marfat.com

اتحاد و اتفاق سے یک جان سے نہایت محنت کریں بڑوں کا ادب کریں چھوٹو پر رحم پر بری خصلت سے پرہیز کریں کسی بری مجلس میں نہ ٹھہریں جب کبھی خط لکھیں عزیزہ کے بازو کی تکلیف کے بارے میں ضرور لکھیں اب کیا حال ہے اللہ تعالیٰ ہر بلا بلیات سے محفوظ رکھے امراض ظاہر باطن سے محفوظ فرمائے اندرون خانہ سب کو سلام مسنون اللہ تعالیٰ ہم سب کا حفیظ رفیق وکیل کفیل ھم احوال بوسیلہ جلیلہ سرکار دو عالم ﷺ

راقم الحروف عبدہ الفقیر محمد غلام ربانی چمبہ پنڈ ہزارہ
۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

وصال:

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

۵ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ بمطابق ۴ مئی ۱۹۷۶ء منگل وصال سے دو سال قبل رات کو حضرت ابوالمعانی ؒ نے ایک خواب دیکھا جسے آپ نے اپنی زیر مطالعہ کتاب ''تعطیر الانام فی تعبیر المنام'' کے حاشیہ پر لکھا ہے '' میں نے خواب دیکھا کہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اور سفر حج کے لیے تیاری میں مصروف ہوں چمبہ پنڈ کے لوگ بھی میرے اردگرد جمع ہیں اور وہ بھی گمان کر رہے ہیں کہ میں حج کے لیے جا رہا ہوں پھر دیکھتا ہوں کہ سفر حج ہے اور میں بحری جہاز پر سوار ہوں اس وقت میں بہت خوش ہوں اور خوشی سے رو رہا ہوں کہ میرے آنکھ کھل گئی تہجد کی نماز ادا کر کے میں سو گیا پھر خواب دیکھی کہ اخی المکرّم حضرت شیخ القرآن ؒ کو دیکھا اور عالم خواب میں یہ علم نہیں کہ آپ وصال پا گئے ہیں آپ اپنی اہلیہ کے ہمراہ سامان سفر بھی پاس ہے اور وزیر آباد جانے کی تیارے کر رہے ہیں پھر آنکھ کھلی وضو کیا اور اپنے معمولات شروع کر دیئے یہ خواب ایام حج کے علاوہ تھا میں نے علامہ عبدالغنی نابلسی ؒ کی کتاب میں یہ تعبیر دیکھی لکھا ہے کہ جو آدمی خواب دیکھتا ہے کہ حج کے لیے جا رہا ہوں لوگ الوداع کہہ رہے ہیں '' دل ذلک علی موتہ '' یہ خواب اسکی وفات پر دلیل ہے۔

Marfat.com

موتوا انت قبل موتوا کے موجب آپ نے اُسی روز قبرستان میں اپنے جداعلی حضرت فقیر محمد غلامؒ کی قبرانور سے مغربی جانب اپنی قبر کے لیے جگہ مخصوص کی اور خود وہاں قبر تیار کروائی قبر کے شمالی جانب نماز پڑھنے کے لیے جگہ بنوائی تا کہ میری قبر پر آنے والے فاتحہ پڑھیں تو اس دوران اگر نماز کا وقت ہو جائے تو جگہ نہ ہونے کی وجہ سے نماز قضا نہ کریں یہاں نماز ادا کرلیں آپ ہر روز قبرستان تشریف لے جاتے اور اپنی قبر میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت اور اوراد و وظائف پڑھتے رہے۔

صاحبدلان کہ پیشتر از مرگ مردہ اند — آب حیات از قدح مرگ خوردہ اند
اوّل کشیدہ رخت بسر منزل فنا — آنکہ بدار ملک بقا راہ بردہ اند

(وہ اہل دل جو موت سے پہلے ہی مر گئے موت کے پیالے سے انہوں نے آب حیات پیا انہوں نے منزل فنا کی طرف رخت سفر باندھا ہے کیونکہ ملک بقا میں اپنے بقا کی راہ پالی ہے)

شعبان ۱۳۹۷ھ سے آپ نے دنیا سے کلی طور پر اجتناب کرلیا تا زیست اعتکاف کی نیت کرلی اور ساتھ ہی روزے رکھنے شروع کر دیئے مسلسل دس ماہ تک روزے رکھے اور حالت اعتکاف میں رہے۔

دلا رامے کی داری دل دروبند — وگرنہ چشم ازھمہ عالم فرو بند

(اپنے محبوب سے دل لگائے رکھ اور تمام دنیا سے آنکھ بند کرلے)

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام ہے اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

آپ نے الباقیات الصلحات کے لیے وصیت نامہ لکھا۔

Marfat.com

وصیت نامہ

اعوذ بااللہ من الشیطان الرجیم. ووصیٰ بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب ینبی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون پ١

اس میں دین کی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام کو کہ اے میرے بیٹو بیشک اللہ تعالیٰ نے چن لیا واسطے تمہارے یہ دین پس ہرگز نہ مرو تم مگر مسلمان کیونکہ یہ دین برگزیدہ سچا عنداللہ فقط اسلام ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام پ٣

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہی دین ہے۔ اسلام کے بغیر جو طریقہ کار ہو غیر معقول مردود ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین پ ترجمہ: جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہے پس اسلام سے ظاہر باطن آراستہ بہر حال ہونا کہ جب موت آئے اسلام پر آئے فلھذا قال اللہ تعالیٰ یایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ پ٢ ترجمہ: اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو یعنی تیرا ہر عضو جزو ظاہر و باطن مسلمان ہو قول فعل احوال من فاستقم کما امرت ماموارت پر استقامت منہیات سے پرہیز' قرآن کریم کو مع ترجمہ و تشریح و حدیث پاک صاحب لولاک ﷺ اولیائے کرام کی اتباع میں اپنا مونس و غمخوار ساتھی بنائے تا کہ تو مرد راہ ہو۔

گرہمی خواہی مسلمان زیستن   نیست ممکن جز بقرآن زیستن

حقیقی اسلام سے سچا مسلمان بن یہود نصری کی کوئی چال نہ چل ورنہ خسارہ ظاہر ہے۔

رنگ کپڑے جو تم نے تو ہوا کیا   بنے جوگی نہ لیکن جوگ سیکھا

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا   سراپا موم ہو یا سنگ ہو جا

Marfat.com

مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی
باین آئیں پئے دنیا پریشانی پریشانی

غم دین خور کہ غم غم دین است
ہمہ غمہا فروترازین است

غم دینا مخور کہ بیہودست
ہیچ کس درجہاں نیاسوداست

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

العیاذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات وصفات واسماء میں بالذات وحدہ لاشریک یقین کر اور اس کے پیارے عرش تارے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات وصفات واسماء عطائی میں افضل اکمل اعلیٰ اوّل ساری کائنات سے یقین کر سب سے پہلے سب سے زیادہ ذاتی صفات عطا ہوئیں

آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولیٰ کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ شان مصطفےٰ ﷺ میں سب سے پیش پیش ہیں فرماتے ہیں:

دل وہ دل ہے جو تیری یاد سے معمور رہا
سر وہ سر ہے جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

انہی جانا انہی مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اسی ایمان پر خاتمہ ہو

زہے عزت اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمان سرائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

رضا پل سے اب وجد کرتے گذریئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کی تعریف وثنا قرآن کریم کے سوا اگر دیکھنی ہو تو اعلحضرتؒ کی کتاب حدائق بخشش ضرور دیکھو اور ایمان کو تازہ رکھو۔ پھر اس فقیر نے گلدستہ تحریر کیا ذکر حبیب دل کا طبیب جو نام سے ظاہر ہے۔ یایھا الذین آمنو ا قوا انفسکم و اھلیکم نارا ً پ ۲۸ ترجمہ: اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفسوں کو اور اپنے خویش اقارب کو اہل وعیال جو جہنم سے۔ خود مرتبہ کمال ایمان اعمال صالحات پر ثابت رہو موت تک اور اپنے متعلقین کو تلقین کرو تکمیل کرو تا کہ وہ تمہارے باقیات صالحات ہوں اور تمہاری نیک یادگار۔ فلہذا یہ فقیر حقیر اپنے سب متعلقین کو دین حق دین اسلام پر ثابت قدمی کی تلقین کرتا ہے بنائے اسلام اصول دین عقائد حقہ اہل سنت والجماعت پر ثابت قدمی حتی الموت پہلا فرض ہے۔ مردوں سے خصوصاً نماز باجماعت ترک نہ ہونے پائے الصلوۃ و ماملکت ایمانکم۔ آنحضرت ﷺ کی آخری وصیت ہے کہ نماز کو ترک نہ کرنا اور ماتحت صنف نازک عورتوں کے حقوق کی نگہداشت علاوہ پنجگانہ نماز خصوصاً صلوٰۃ اللیل نماز تہجد قدیمی سیرت صالحین پر ثابت قدمی اور اوراد سے بھی حتی المقدور کچھ حصہ بلاناغہ ضروری ہے۔

من ترک الاوراد رد عن الباب کی بنا پر کہ جو اوراد شبا روزی باوجود روزی وہ ترک کرتا ہے من لا ورد لہ لا وارد لہ ابواب خیر سے دور ہو جاتا ہے کچھ حصہ قرآن کریم کا اور درود کا ورد ناظرے دلائل الخیرات کافی ہے جو نام سے ظاہر ہے کم از کم صبح و شام ایک ایک سورۃ توبہ کی آخری آیت کا آخری حصہ حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اور دعائے انسؓ جس کے اوّل آخر گیاراں گیاراں مرتبہ درود شریف اور درمیان گیاراں مرتبہ دعائے مذکورہ ذیل:

بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی بسم اللہ علیٰ اھلی و ما لی وولدی بسم اللہ علیٰ ما اعطا نیی اللہ ربی ولا اشرک بہ شیاً۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر واعز واجل واعظم ومما اخاف واحذر عزجارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک اللھم انی اعوذبک من شر نفسی ومن شر کل شیطان مرید ومن شر کل جبار عنید فان تولو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم. ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین. بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی

Marfat.com

فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم. یہ دعاہمراہ فوائد اخبار الاخیار میں دیکھیں
بلاناغہ ہرروز درود مستغاث جس کے فوائد سے حضور ﷺ سے وابستگی اور محبت اور درستگی عقیدت
وغیرہ ظاہر ہے سورہ اخلاص کاورد جس قدر ممکن ہو ضروری ہے اور وابستگی محبت از حد ضروری یہ امام
غزالیؒ فرماتے ہیں. عفو ربی وثیقتی بالخلاص، واعتصامی بسورۃ الاخلاص
ترجمہ: مجھے اپنے رب سے حسن ظن کی بناء پر اس کی عفو وغفران پر وثوق خلاصی نجات کا ہے پھر مجھے
سورہ اخلاص سے وابستگی دل لگاؤ سے عفو و نجات کا وثوق ہے۔

کچھ حصہ ورد کلمہ تمجید: سبحان اللہ الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم۔ صلوٰۃ تسبیح اگر توفیق حق بخشے زہے سعادت تین صد مرتبہ کلمہ ورد ہو جائے گا وقت اصل
اس کا وقت زوال قبل ظہر ہے مگر فقیر کے نزدیک عشرہ آخری رمضان مبارک میں راتیں بہتر ہیں ممکن
ہے کہ لیلۃ القدر ہاتھ آئے زہے سعادت استغفار کے واسطے تسبیح استغفار ہمراہ کلمہ نفی واثبات ورد
یونس علیہ السلام کافی ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ دعا ہمراہ ذکر
اللہ تعالیٰ یہ کلمات اسماء کافی وافی ہیں یا قاضی الحاجات . یا اللہ یا کافی المھمات .
یا اللہ یا رافع البلیات یا اللہ. یا حل المشکلات یا اللہ یا رافع الدرجات یا اللہ .
یا کاشف الکربات یا اللہ. یا شافی الامراض یا اللہ. یا مجیب الدعوات یا اللہ .
یا الرحم الراحمین یا اللہ ۔ اللہ الصمد ان کاورد جس قدر ممکن ہو زیادہ کریں۔ حسبنا اللہ
ونعم الوکیل ۔ یہ وصایا ہر مسلمان کو ہمراہ ہوں فقیر اپنے متعلقین سے بالخصوص دیگر اہل اسلام سے
بالعموم گذارش کرتا ہے کہ میں اپنے حقوق تم سب کو لوجہ اللہ معاف کیے تم سب سے دست بستہ
عرض ہے کہ مجھے جو آپکے حقوق ہیں فرد گذاشت کمی وبیشی ہوئی ہے وہ سب معاف کر دیں۔
حاضرین پر میرا فرض ہے کہ جو حضرات حاضر نہیں ان سب سے میری طرف سے معافی مانگیں
معاف کرائیں۔ اس کا بہتر طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ جنازہ گاہ وقت جنازہ یہ درخواست سب سے کی
جائے کہ للہ اس مسافر مرحوم کو اپنے حقوق معاف کرنا موت جو فوت نہیں ہونے کی یقینی امر ہے

Marfat.com

آپ حضرات کے سامنے جب آئے ان چند وصایا کو پورا کرنا (۱) جہاں مجھے موت آئے اس جگہ تصویر۔ جنب۔ حائضہ۔ کتا نہ آنے پائے۔ سورۂ یٰسین سورۂ رعد بلند آواز سے صرف ایک پڑھے۔ سینہ پر دم آنے تک کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند آواز سے پڑھا جائے کوئی یہاں بات دیگر چلا کر نہ کہے کوئی رونے والا یہاں نہ آئے (۳) بعد قبض انتقال روح فوراً نرم ہاتھ سے آنکھیں بند کردیں۔ بسم الله علی ملت رسول الله کہہ کر سرد پانی اگر زمزم شریف ہو سبحان اللہ ہاتھ پاؤں سیدھے کردیئے جائیں چارپائی پہلے محتضر کی شمالی جنوب میں ہو قبلہ رو کردیں میری نزع کے وقت میرے لیئے دعائے خیر مانگتے رہنا کوئی بے جا کلمہ نہ نکلے فرشتے آمین کہتے خبردار کوئی آواز رونے کا نہ نکلے جنازہ اُٹھانے تک۔ غسل فی الفور سنت کے مطابق واقف نیک سیرت دے جنازہ اگر مولوی حاجی غلام محبوب سبحانی ہو خود پڑھائے ورنہ جوان میں عالم متقی ہو مگر دعائے جنازہ کے علاوہ یہ دعائے مذکورہ ذیل امام پڑھے پہلے سے جنازہ خواں اسے حفظ کرلے۔

اللهم اغفره وارحمه واعف عنه واكرم نزله وسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبر دونقه من الخطايا كما نيقي الثوب الابيض وابدله دارا خير من داره واهلاً خير من اهله وزوجا خيراً من زوجه ادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار (بہار شریعت مشکوٰۃ میں)۔

(۵) جنازہ میں بلا وجہ شرعی تاخیر نہ ہو جنازہ کے آگے یا صرف ذکر نفی اثبات یا مصطفیٰ جان رحمت لاکھوں سلام (۶) قبر میں آہستگی سے اُتاریں دھنی کروٹ پر لٹائیں اُتارتے وقت قبر میں یہ کلمہ پڑھیں۔ بسم الله وعلیٰ ملة رسول الله (۷) قبر تیار ہونے تک یہ کلمہ ہمراہ دعا پڑھتے رہیں سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر. اللهم ثبت عبيد ک هذا بالقول الثابت بجاه نبيک صلی اللہ علیہ وسلم توشہ کی تقسیم کی وجہ کسی قبر کی بے حرمتی نہ ہو کہ اموات کو اذیت پہنچتی ہے۔ (۸) پشتہ قبر تیار ہو جائے تو سرہانے پر الم سے لے کر

Marfat.com

مفلحون تک پاؤں کی جانب آمن الرسول پڑھی جائے۔ سات بار باآواز بلند حاجی صاحب سلمہ اذان کہیں پھر باقی سب واپس آئیں تلقین کرنے والا میرے مواجہہ میں کھڑا ہو کر تین مرتبہ پیچھے ہٹ ہٹ کر تلقین کرے ڈیڑھ گھنٹہ میرے مواجہہ میں ایسی آواز سے پڑھیں کہ میں سنوں پھر مجھے ارحم الرحمین کے سپرد کر کے چلے آئیں۔ تین شبانہ روز اگر ممکن ہو دو عزیز یا دوست دین میرے مواجہہ میں قرآن مجید درود شریف ایسی آواز سے پڑھیں بلاوقفہ جس سے اللہ تعالیٰ چاہے تو اس نئے مکان باقی سے دل لگ جائے (۹) فاتحہ توشہ سے اغنیا کو نہ دیں فقراء کو دیں مگر اعزاز خاطرداری سے نہ جھڑک خبردار کوئی خلاف سنت نہ ہو۔

متعلقین پس ماندگان سے

یہ فقیر حقیر خفیف غیر منقولہ جائداد سے حصہ رکھتا ہے سو اس میں وصیت مزید کی ضرورت نہیں شرعی حصص واضح ہیں ایک دوسرے کی رضا سے جس کو مالک گردائیں کوئی منع نہیں۔ سب سے پہلے والدہ برخورداران جس کی زوجیت نکاح سے اس فقیر کو دینی دنیوی بہت نفع پہنچا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نیک بندیوں میں شمار کرے آمین۔ اور اس کی مغفرت فرمائے آمین۔ دین متین کے شعار پر اس کو تادم آخر مستقیم محکم ثابت رکھے آمین۔ اس فقیر نے اس کو اپنے حقوق اللہ معاف کیئے اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب اس پر راضی ہوں میں راضی ہوں اس کو بھی اس رشتہ اسلامی کی وجہ چاہیئے کہ اپنے حقوق اس فقیر کو معاف کردے۔ جن میں سے اس فقیر سے سابق عمر میں کہیں کوتاہی ہوئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر فرماوے۔ انہ علی مایشاء قدیر۔ آسیہ خاتون سلمہا اللہ سب سے بڑی جس کی ولادت مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۳۸ء بمطابق ۷ اصفر المظفر ۱۳۵۷ھ بروز سعید سوموار وقت ظہر ہوئی اس پر فقیر شروع سے بہت راضی ہے مگر تقدیر سے وہ اپنی بیماری کی وجہ سے یہ وہ کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو، بوسیلہ اپنے حبیب ﷺ۔ باقی اس کے بہن بھائی اس کی بزرگی عمر کے لحاظ سے ملحوظ رکھیں جب وہ باہوش ہو فقیر کے حق میں دعائے مغفرت کرے کہ سب سے بے کس ہے۔

Marfat.com

دوسری لڑکی زبیدہ خاتون سلمہا اللہ جس کی ولادت مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء بمطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ بروز اتوار عین وقت ضحیٰ چاشگاہ ہوئی اس پر فقیر بے حد راضی ہے کہ اس نے شاہی میں گدائی فقیری صبر از ما مصائب کا سامنا کیا۔ قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی جن سے مجھے اس دار فانی میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی پیارا نہیں انہوں نے اپنی ساری عمر میں اس فقیر پر وہ احسانات کیے جن کا شمار دشوار ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں اپنی رضا سے راضی رکھے آمین۔ عیون زبیدہ کی متولیہ بی بی زبیدہ رحمہا اللہ کی مثل اس زبیدہ خاتون کو جو اس فقیر کو تا زیست پیاری کرامات دینی و دنیوی سے مالا مال کردے اور اس کو اس کے صبر کی وجہ سے آخرت میں اجرے بے حساب سے نوازے انک علی مایشاء قدیر میں اس سے بہت راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب اس پر راضی ہوں اور فقیر کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولے۔

تیسری لڑکی تقیہ خاتون سلمہا اللہ جس کی ولادت ۴ جنوری ۱۹۴۲ء بمطابق ۱۶ ذی الحجۃ ۱۳۶۰ھ بروز اتوار پانچ بجے سحر ہوئی اس پر بھی فقیر بے حد راضی ہے ان دونوں کے نکاح کر دیئے ہیں فقیر کو سنت نبوی کی پیروی کی شرافت حاصل ہے الحمد للہ، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نام کے مطابق تقیہ نقیہ صفیہ وفیہ صالحہ بارہ تا عمر نیک رکھے نیکی ایمان پر اللہ تعالیٰ سلامت رکھے فقیر اس پر راضی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب ﷺ راضی ہوں اور اس فقیر کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولے۔

سب سے بڑا فرزند مولوی حاجی غلام محبوب سبحانی سلمہ اللہ تعالیٰ من شر ما خلق جس کی ولادت مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء بمطابق ۲۹ شوال المکرم ۱۳۶۳ھ بروز بدھ بوقت ظہیرہ ظہر سے پہلے اس پر یہ فقیر بہت راضی ہے۔ جگر گوشہ نور العین اس کو کہنا بیجا نہیں کہ اس کو اپنی خوش بختی سے قبل شادی حج و زیارت نصیب ہوئے علم باعمل کی دولت کے ہمراہ زہے سعادت زہے قسمت جس قدر درجہ اونچا ہو فرائض وافر ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ وزیر آبادی ؒ نے حضرت قبلہ والد ماجد مولانا عبدالحمید ؒ متوفی ۳ شوال المعظم ۱۳۵۳ھ بدھوار تقریباً ایک بجے سے عرض کی جب منگلوار کی شب

Marfat.com

وقت سحر قبلہ والد ماجدؒ نے سفر آخرت کی تیاری فرمائی وصایا شریف سب کو فرمائے حضرت قبلہ وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی میں نے آپکی خدمت کما حقہ نہیں کر سکی حضرت قبلہ والد ماجدؒ نے فرمایا میں تم پر بہت خوش و راضی ہوں تم کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کا بادشاہ کرے سبحان اللہ تیر بہدف دعا والد کی اکثیر تاثیر وہ یکھی کہ حضرت قبلہ وزیر آبادیؒ دن بدن ترقی بلندی کی چوٹی پر فائز نظر آئے زہے قسمت پھر فرمایا اس فقیر کی طرف اشارہ کر کے اس کو نہ چھوڑنا اور والدہ ماجدہ متوفیہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۵۷ء بدھوار ساڑھے پانچ بجے رحمۃ اللہ علیہا کی طرف کہ اس والدہ کی رضا میں رہنا ان کو نہ چھوڑنا۔

برخوردار مولوی حاجی غلام محبوب سبحانی سلمک اللہ تعالیٰ من شر ماخلق یہ فقیر تم سے بہت خوش ہے تیرے بخت بیدار کا تارا بخت عروج پر نظر آرہا ہے اللہ تعالیٰ تم کو بہت دین و دنیا کی ترقی و ترفع عطا فرمائے گا فلہٰذا میرے ہوتے ہوئے اور میرے بعد سب کے نگران مد معاون یکجان رہنا خصوصاً خبردار والدہ کو اُف تک نہ کہنا علاوہ خدمت خاطر خواہ بہنوں اور بھائیوں کو نہ بھولنا اور اس فقیر کو دعائے مغفرت میں یاد رکھنا اور اپنی اہلیہ کی ہر جائز مرضی پوری کرنا کہ یہ اس کی بیٹی ہے جس مرد خدا نے ہم سے سلف صالحین کے اسوۂ حسنہ کے مطابق سلوک کیا اور یہ خود بھی بہت شریفہ ہے دوسرا غلام فاروق سلمہ جس کی ولادت مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۴۶ء بمطابق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ بروز منگل وقت صبح ہوئی اس کا نام الہامی خواب میں کہنے والے نے بتایا ہے یہ مجھے بہت پیارا ہے کہ یہ سب سے اعلیٰ صحبت رکھتا ہے یہ خدمتی ہے اس میں انکساری تواضع زیادہ ہے اس کی وجہ سے اس فقیر کو فراغت تامہ حاصل ہے گو کہ اس فقیر نے اس فراغت نعمت عظمیٰ میں کما حقہ عبادت نہیں کر سکی ماعبدنٰک حق عبادتہ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اس خدمت پر صلہ تام عنایت فرماوے مگر مجھے دل میں یہ خوف ضرور ہے کہ اُس سے اِس خدمت میں مقصدِ اصلی حق سبحانہ کی عبادت میں بے حد قصور نہ ہو فلہٰذا دنیاوی کاروبار اس قدر بلکہ کہ نماز وروزہ کی صحیح ادائیگی میں قصور نہ واقع ہو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اُس کا حافظ و ناصر معین مدد ہو اور اُس کا حبیب ﷺ اس پر بہت راضی ہو۔ اُر کو چاہے دیگر بزرگوں کی قبر پر فرصت و فراغت سے جب فاتحہ زیارت کو آئے اس فقیر کی قبر کے قریب بھی درود شریف سورۂ اخلاص وغیرہ کچھ پڑھکر فقیر کے حق میں دعائے مغفرت کرے اور جو حاجت درپیش ہو اس کا ذکر کے رب سمیع علیم خبیر بصیر بلاریب ہے۔ ''من آیم بجاں گرتو آئی بتن'' بھی اپنے محل میں درست ہے والدین کو اپنی اولاد صالح سے بلاشک اور کوئی پیارا نہیں حضرت داتا گنج بخشؒ اپنے فقرنامہ میں بھی یہی تلقین فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی مشکل حاجت درپیش ہو ،الدین زندہ نہ ہوں ان کی قبر پر جا کر دعا قضائے حاجات کرے اور ان کو وسیلہ پکڑ (اوران کے زیب الفاظ میں فرمایا قبلہ وال رحوم و مغفور نے بارہا فرمایا تھا کہ میں نے اس چمبہ پنڈ میں بہت تلخ زندگی بسر کی تم یہاں نہ رہنا اگر ہنا ہے تو کنواں کھودوانا) دین پر نظر رکھنا اور اس کا غم کھانا۔

غم د ؛ درکہ غم دین است ہمہ غمہا فروترا زین است

غم د ر کہ بیہودہ است ہیچ کس در جہاں نیاسود است

الـــا ل والبـــون زیـنـ حیوۃ الدنیا والبقیٰت الصالحات خیرو عند ربک ثواباً وخیـــــر املاً ۔ترجمہ: مال اور بیٹے حیات دنیوی کی زینت اور باقی رہنے والی باتیں ان کا ثواب تمہارے اس کے یہاں ہنر اور امید میں سب سے پہلا باقیات صالحات میں پنجگانہ نمازیں تسبیح وتحمد کلمہ تمجید کی کثرت کا حضور سیدنا یوم المنشو ﷺ نے حکم فرمایا۔ وصایا میں بہت اختصار مقصود تھا بحث طو ِیل ہوگئی ممکن ہے کہ کوئی حرف فائدہ مند ہو اور اس فقیر کا کام بن جائے فھو المراد والسلام۔ تیسرا ز غلام قادر سلمہ ہے۔ جس کی ولادت مورخہ ۱۶ جون ۱۹۴۹ء بمطابق ۹ شعبان المعظم بروز رات وقت عصر ہے یوم الخمس الحمد اللہ علی ذالک یہ مجھے بہت پیارا ہے اس کی ولادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے بوسیلہ جلیلہ آنحضرت ﷺ حج و زیارت نصیب دیا گر قبول افتد زہے عزو شرف

Marfat.com

درس وتدریس، زہدوتقویٰ ، عبادت ریاضت اور مجاہدہ میں زندگی بسر کرنے والے عارف ربانی کا اب ایک ایک لمحہ ذکر الٰہی میں گزرنے لگا تین دن میں قرآن کریم کی تلاوت ختم ہورہی ہے راتیں نوافل پڑھنے میں گذرتی ہیں قائم اللیل صائم النہار کی مظہر ذات اس دار فانی میں آج اپنی آخری رات مسجد غوثیہ کے حجرہ اعتکاف میں بسر کرنے کی بجائے آج مسجد میں محو عبادت ہیں یہاں آج شبینہ کا اہتمام ہے پہلے دس پھر تین روز میں ختم پاک ہوتا ہے آج ایک رات میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت سماعت فرمائی سحری کے وقت نماز تہجد ادا کی حسب معمول روزہ رکھا آج فجر کی اذان بھی خود دی اور خلاف معمول اقامت بھی خود پڑھی اور نماز با جماعت کی امامت فرمائی ایصال ثواب کی دعا کی گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ آج اذان اور نماز میں ایک عجیب سوز وگداز تھا جو پہلے کبھی نہ دیکھا گیا۔

آج سید الایام جمعۃ المبارک کا بابرکت دن ہے ۴ جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ ۱۲ مئی ۱۹۷۸ء کی صبح ہے مولانا غلام فاروق ہزاروی کھیتوں کی طرف جانے لگے تو فرمایا '' ابھی ٹھہر جاؤ پھر تکلیف ہوگی '' صبح سات بجے میں چند منٹ باقی ہیں قرآن مجید اور دلائل الخیرات تھامے ہوئے قبرستان کی طرف جانے لگے کہ چند لمحے چلے واپس رُخ گھر کی طرف کرلیا گھر میں داخل ہوتے ہیں صحن میں پڑی چارپائی پر قبلہ رُخ لیٹ گئے اہل خانہ حیرت تصویر ہیں کہ کیا معاملہ ہے ارد گرد جمع ہوئے کہ عارف ربانی حالت وضو و روزہ میں ابوالمعانی محمد غلام ربانی ارشاد ربانی کے مطابق **این ماتکونو ا یدرککم الموت** کے مطابق اس جہان فانی سے عالم بقا کی طرف روانہ ہوگئے ۔وقت وصال حضور پرنور ﷺ کے وقت مالت یدہ پر عمل کیا۔ (**فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتیٰ قبض و مالت یدہ رواہ البخاری**) مولانا غلام ربانی علیہ الرحمہ نے سنت نبوی پر بعد وصال کے بھی عمل کیا یعنی میلان ہاتھ سے معلوم ہوا کہ آپ انتقال کر گئے ہیں۔

صورت از بے صورتی آمد بروں   باز شد انا الیہ راجعون

Marfat.com

آپ کے وصال کے وقت اولیاء کرام والی خصوصیات وقوع میں آئیں جیسا کہ ان کے حالات میں پتہ چلتا ہے ایک خصوصیت یہ کہ آپ کا وصال ایسے وقت میں ہوا جب کسی نماز کا وقت نہ تھا صبح کی نماز آپ نے باجماعت پڑھائی پس آپ کے ذمے فرائض میں سے کوئی فرض باقی نہ تھا سب فرائض میں سے سبکدوش ہو کر احکم الحاکمین کے حضور پیش ہوئے۔

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر　　اب انہیں ڈھونڈ چراغ رُخ زیبا لے کر

آپ کی وصیت کے مطابق جیسا کہ اکثر زندگی میں ارشاد فرماتے کہ جمعتہ المبارک کو وصال پانے والے کو اُسی روز دفن کر دیا کریں تا کہ اس دن کی برکات سے محروم نہ ہو آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر ادا کرنے کا اعلان کیا گیا عزیز و اقارب علماء شاگردوں کو اطلاع کی گئی علاقہ بھر میں مختلف مساجد میں خطباء نے دوران خطبہ جمعتہ المبارک آپ کے وصال سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ تعزیتی قرار دیں پیش ہوئیں آپکے فضائل و مناقب بیان کیے گئے وزیر آباد اطلاع بعد نماز جمعہ پہنچی اہل خانہ نے فیصلہ کیا چونکہ وزیر آباد سے احباب رات تک پہنچیں گے لہذا نماز جنازہ ہفتہ کی صبح ادا کی جائے اس فیصلہ پر آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے گئے جس کا سب نے مشاہدہ کیا اس پر فیصلہ بدل دیا گیا کہ جمعتہ المبارک بعد نماز عصر ہی نماز جنازہ پڑھی جائے اور آپ کے چہرہ مبارک پر بھی خوشی کے اثرات طاری ہو گئے۔

بعد نماز عصر آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت شیخ الحدیث مولانا الحاج غلام محبوب سبحانی ہزاروی مدظلہ العالی نے آپکی نمازہ جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد آپ کو اُس قبر مبارک میں لٹا دیا گیا جس میں آپ نے کئی قرآن کریم کی تلاوت اور اوراد و ظائف اپنی ظاہری حیات طیبہ میں پڑھے تھے چونکہ وزیر آباد سے عزیز و اقارب نمازہ جنازہ تک نہ پہنچے لہذا آپ کی قبر پر مٹی نہ ڈالی گئی ہفتہ کی صبح اہل خانہ اور دیگر علماء کرام نے آپ کی زیارت لحد مبارک کے اندر کی پھر آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا دوسرے روز جس وقت آپ کا کفن چہرہ مبارک سے ہٹایا گیا اُس وقت

Marfat.com

بھی چہرہ مبارک چمک رہا تھا اور ایک عجیب روحانی منظر و خوشبو چاروں طرف پھیل گئی۔آپ نے زندگی میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کی اسکے فیوض و برکات کا بعد وصال یوں اظہار ہوا کہ ایک ہفتہ تک مسلسل درجنوں حفاظ کرام نے سینکڑوں قرآن پاک آپ کی قبر انور پڑھے تھے۔

تاریخ وصال: " وہ رہبر شریعت ۱۳۹۸ھ " " مغفور یزداں ۱۳۹۸ھ "

" یادز ینت چمن ریاضت ۱۹۷۸ء"

خاک تربت بھی تیری ہو جائے گی عنبر فشاں

لوح عشق مصطفےٰ ﷺ اس پر نصب ہونے کے بعد

آپ کی نماز جنازہ اور ختم پاک پر تشریف لانے والے علماء کرام میں سے چند معروف نام یہ ہیں؛ ،فخر السادات قبلہ عالم حضرت پیر سید عبد الحق شاہ گیلانی گولڑوی گولڑہ شریف، حضرت جانشین شیخ القرآن مفتی محمد عبد الشکور ہزاروی وزیر آبادؒ حضرت اُستاذ العلماء مولانا عبد الرزاق گوہدو، حضرت مولانا مفتی سیف الرحمٰن جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور، حضرت پیر طریقت حافظ محمد طیب سریکوٹ، حضرت صاحبزادہ پیر محمد طیب الرحمٰن چھوہر شریف، حضرت پیر مولانا قاضی عبد الدائم ریلوے اسٹیشن ہری پور، حضرت مولانا سید محبوب حُسین شاہ حسن ابدال، حضرت مولانا حسن الدین حسن ابدال، حضرت مولانا سید صفدر حسین شاہ حسن ابدال، حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، حضرت مولانا محمد یوسف چشتی راولپنڈی، حضرت مولانا حافظ فضل قادر راولپنڈی، حضرت مولانا عبد القیوم نظامی سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور، مولانا محمد عبد القادر جامعہ رضویہ واہ کینٹ، سید غلام مصطفیٰ شاہ واہ کینٹ، حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام محی الدین شاہ، حضرت علامہ سید عبد الرحمٰن شاہ، حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ سلطان پور، مولانا حبیب الرحمٰن سبز پیر، مولانا عبد المجید چشتی واہ، حضرت صوفی محمد فضل کریم جہلم خلیفہ مجاز حضرت شیخ القرآنؒ، حضرت صاحبزادہ پیر محمد عبد الصبور ہزاروی منشور گکھڑ منڈی، حضرت مولانا محمد عالم حسن ابدال

Marfat.com

حضرت مولانا حکیم منظور الٰہی گوہدو، حضرت مولانا محمد رفیق وزیر آباد، حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم ہزاروی وزیر آبادی، حضرت مولانا محمد شریف غفوری جہلم، حضرت صاحبزادہ نذر دیوان حسن ابدال، حضرت مولانا صوفی محمد اکرم چشتی غفوری وزیر آباد، حضرت مولانا بدیع الزماں راولپنڈی، حضرت مولانا سعید الرحمن کوٹ نجیب اللہ، حضرت، حضرت، مولانا محمد بخش ہری پور، حضرت مولانا حفیظ الرحمن صدیقی کراچی، مولانا اشفاق احمد کراچی، حضرت مولانا محمد اشرف موضع ڈِنگی، حضرت مولانا حفیظ الرحمن ڈِنگی، حضرت مولانا سید نذر حسین شاہ واہ کینٹ، حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی گوہدو، حضرت مولانا مسعود الرحمن منگلا چھاؤنی، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کوٹ نجیب اللہ، حضرت مولانا غلام رسول کوٹ نجیب اللہ، حضرت مولانا عبدالغفور لباں، حضرت مولانا عبدالغفور فتح جنگ، حضرت مولانا غلام رسول بھیڈیاں، شیخ آفتاب احمد، ایم این اے، خاکسار عالم جدون، حافظ محمد مسکین مہتمم جامعہ فیض القرآن، جناب بابو سرفراز خان وغیرھم۔

وصال کے وقت آپکی عمر مبارک بلحاظ قمری ۶۳ سال ۵ ماہ ۲۲ دن جبکہ شمسی ۶۱ سال ۷ ماہ ۳ دن بنتی ہے۔

آفتاب شرع عارف ربانی یافت سوئے جنت غلام ربانیؒ

الباقیات الصلحات:

آپ کی تین صاحبزادیاں اور تین ہی صاحبزادے ہیں سب سے بڑی دختر نیک اختر مرحومہ ۷ اصفر ۱۳۵۵ھ سوموار کو پیدا ہوئیں، آپ کی شادی نہیں ہوئی صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہی۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ بروز پیر کو وصال پا کر چھبہ پنڈ میں دفن ہوئیں۔

آپکی دوسری بیٹی راقم الحروف کی والدہ ماجدہ ہیں ۵ جمادی آلاخر ۱۳۵۸ھ ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء بروز اتوار صغریٰ کبریٰ پیدا ہوئیں اپنے والد ماجد سے ناظرہ قرآن کریم اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی تقریباً گیارہ سال کی عمر میں حضرت شیخ القرآنؒ کے فرمان پر وزیر آباد چلی آئیں اور آپکی

Marfat.com

خدمت پر مامور رہیں مارچ ۱۹۶۱ء میں آپکی شادی حضرت قبلہ مفتی محمد عبد الشکور ہزاروی مدظلہ العالی سے ہوئی رسم نکاح کے وقت محبوب الہی سلطان العارفین حضرت قبلہ پیر غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابو جی گولڑوی مع اپنے صاحبزادوں کے چھبہ پنڈ تشریف لائے دیگر کئی علماء کرام نے بھی شرکت کی حضرت قبلہ پیر سید غلام معین الدین گیلانی المعروف بہ بڑے لالہ جیؒ نے نکاح پڑھایا جون ۱۹۹۴ء میں راقم الحروف کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی روضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے علاوہ تین عمرے کرنے کی سعادت بھی ملی۔ ۱۹۸۳ء میں شوگر کی بیماری لاحق ہوئی ۱۹۹۱ء میں پتے کا آپریشن ہوا۔ ۱۹۹۵ء میں فالج کا حملہ ہوا ۱۹۹۹ء نومبر میں بیمار ہوگئیں مختلف ہسپتالوں میں دو ماہ زیر علاج رہیں ایام بیماری میں ہر وقت ذکر الہی توبہ واستغفار میں مصروف رہیں سورہ توبہ کی آخری آیات اکثر زبان پر جاری رہیں وصال کی صبح حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی کو اپنی نماز جنازہ پڑھانے کی وصیت کی اور دن میں متعدد بار کہا میرا آخری وقت آچکا ہے ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء ۱۲ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات وقت عشاء سات پچپن پر اہل خانہ جمع ہوکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کر رہے تھے کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا علیہ راجعون مرکزی جامع مسجد غوثیہ میں نماز جمعۃ المبارک کے بعد کم وبیش دس ہزار افراد نے نماز جنازہ حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی ہزاروی کی اقتداء میں ادا کی۔ حضرت شیخ القرآنؒ کے مزار مبارک سے مغربی جانب برآمدے میں وقت عصر سپرد خاک ہوگئیں۔کفن کے اندر کئی ایک تبرکات رکھے جن میں ایک دعا حضرت ابوالمعانیؒ کے ہاتھ سے لکھی ہوئی رکھی علاوہ ازیں بیت اللہ شریف کے دو چھوٹے پتھر خاک شفا اور غلاف کعبہ کے دھاگے وعہد نامہ رکھا گیا۔ دو روز تک مسلسل قبر پر قرآن خوانی کی گئی بیس قرآن پاک پڑھے گئے۔ جید مشائخ عظام وعلماء کرام تعزیت کے لیے تشریف لائے اور قبر پر فاتحہ پڑھی خصوصاً فخر السادات حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی، حضرت سید پیر غلام معین الحق گیلانی گولڑوی، حضرت پیر سید قطب الحق گیلانی گولڑوی،

Marfat.com

حضرت پیر سید جلال الدین گیلانی گولڑوی، حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ، حضرت مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی، حضرت مولانا غلام فرید ہزاروی گوجرانوالہ، حضرت پیر صاحبزادہ عتیق الرحمٰن ڈھانگری میرپور، حضرت پیر سید مظہر قیوم شاہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین، حضرت صاحبزادہ محمد عبدالصبور گکھڑ منڈی، حضرت مولانا قاضی امیر الدین کھاریاں، حضرت مولانا محمد صدیق سیالکوٹ، حضرت صاحبزادہ حامد رضا وفاقی وزیر آزاد کشمیر، حضرت ڈاکٹر فضیل عیاض قاسمی موہڑہ شریف، حضرت پیر سید عارف شاہ حافظ آباد، حضرت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی فیصل آباد، حضرت صاحبزادہ فیض الرسول آستانہ محدث اعظم فیصل آباد، حضرت صاحبزادہ مولانا ریاض الحسن چکوال، حضرت صاحبزادہ سید خورشید احمد شاہ گوجرانوالہ، حضرت مولانا حافظ عبدالحمید گکھڑ منڈی، حضرت مولانا محمد عارف نوری مرید کے، صوفی غلام حسین الہ موسیٰ، مولانا عبدالحق ظفر چشتی لاہور، وغیرھم۔

نماز روزہ کی پابندی، کثرت سے وظائف اور درود پاک پڑھنا، مصائب و مشکلات میں صبر کیا، فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کی، صدقہ و خیرات مہمان نوازی صلہ رحمی عاجزی و انکساری آپکے نمایاں اوصاف ہیں معروف شاعر طارق سلطان پوری نے اس موقع پر ایک منقبت لکھی:

عطا حق تعالیٰ سے جس کو ہوئے — علوم و فنون قدیم و جدید
وہ تھی اس قبیلے کی ممتاز فرد — جو ہے جلوہ گاہ رجال رشید
مکرم پدر اُس حق اندیش کے — غلام ربانی " جلیل و سعید
عم محترم اُس کے عبد الغفور" — خطابت میں علم و عمل میں وحید
دلم گشت افسردہ و غم زدہ — صدائے وفاتش بہ گوشم رسید
محبّ خدا و حبیب خدا — ہے اُسکے لیے مغفرت کی نوید
انہیں صبر بخشے خدائے کریم — عزیزوں کو بیٹوں کو دکھ ہے شدید
سرآہ سے اُس کا طارق کہو — سن مرگ " مغفورہ المجید "

ا — ۱۴۲۰ھ = ۱ + ۱۴۱۹

وہ دیکھے مشرقین روضہ خلد — وہ پائے مغربین باغ فردوس
وفات مادر آصف کی تاریخ — کہی طارق نے " زین باغ فردوس "

۱۴۲۰ھ

Marfat.com

حضرت ابوالمعانیؒ کی تیسری صاحبزادی ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ کو پیدا ہوئی اور آپ نے اُن کا نکاح اپنے چچا زاد حضرت حکیم منظور الٰہی گوہدو سے کیا جو بقید حیات ہیں۔ حضرتؒ کے تین صاحبزادوں میں سب سے چھوٹے مولانا غلام قادر ۱۹ شعبان ۱۳۶۸ھ جمعرات وقت عصر ولادت ہوئی والد ماجد کے وصال کے بعد کچھ عرصہ جامع مسجد غوثیہ چمبہ پنڈ میں خطبہ جمعۃ المبارک دیتے رہے۔ انتہائی سادہ طبعیت پائی فرائض دینی کی پابند ہیں دوسرے بیٹے حضرت مولانا غلام فاروق ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ منگل کی صبح پیدا ہوئے اپنے والد ماجد کے علاوہ جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد جامعہ قادریہ فیصل آباد جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور حزب الاحناف لاہور سے درس نظامی کی تکمیل کی والد ماجد کے ہمراہ کھیتی باڑی میں بھی مصروف رہے آجکل جامعہ مسجد غوثیہ چمبہ پنڈ میں خطابت و امامت کے ساتھ ساتھ کھیتوں کی نگہداشت بھی کرتے ہیں آپ کے بیٹے حافظ وقاص احمد اِسی مسجد میں طلبہ کو قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہاں ایک لائبریری کی بنیاد رکھی ہے انتہائی محنت سے مدرسہ کے نظام کو چلانے میں مصروف ہے۔

جانشین عارف ربانی ابوالمعانیؒ

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمصطفٰے غلام محبوب سبحانی ہزاروی مدظلہ العالی علم وعمل صورت وسیرت اور زہد وتقویٰ میں اپنے والد گرامیقدر کی صحیح تصویر ہیں آپ ۲۹ شوال ۱۳۶۳ھ بروز بدھ پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی پھر آپ وزیر آباد چلے آئے حضرت شیخ القرآنؒ اور حضرت مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی سے درس نظامی کی کتب پڑھیں یہاں دو سال کے قیام کے بعد جامعہ رضویہ فیصل آباد میں حضرت مولانا احسان الحق، مولانا نصر اللہ خان صاحب اور پھر جامعہ قادریہ فیصل آباد میں شیخ الحدیث مولانا ولی النبی مدظلہ العالی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیئے جلد ہی لاہور حزب الاحناف چلے آئے ادب ومعقول کی کتابیں پڑھیں دوبارہ فیصل آباد میں دورۂ حدیث پڑھا سند فراغت کے بعد آباؤاجداد کی سنت کے مطابق درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا

Marfat.com

سب سے پہلے جامعہ قادریہ فیصل آباد اور پھر یہاں سے مشرقی پاکستان چٹا گانگ میں جامعہ احمدیہ سینہ میں بطور مدرس فرائض منصبی ادا کرتے رہے اسی دوران جامع مسجد خاتون گنج میں خطبہ جمعۃ المبارک دینے لگے۔

پہلی مرتبہ حج بیت اللہ و روضہ رسول ﷺ کی زیارت ۱۹۷۱ء میں حاصل ہوئی اس موقع پر حضرت پیر طریقت مولانا ضیاءالدین مدنیؒ جو مدینہ طیبہ کے اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے نے آپ کو متعدد وظائف پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی اسی موقع پر آپ کو مسجد نبوی میں حضرت سلطان العارفین محبوب الٰہی حضور قبلہ بابو جیؒ گیلانی گولڑویؒ جو آپ کے پیر و مرشد بھی ہیں کی دست بوسی کی سعادت ملی اور اپنے ہمراہ حضرت مولانا ضیاءالدین قبلہ مدنیؒ کے گھر لے گئے اور کئی وظائف پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ۱۹۷۴ء میں دوبارہ حج بیت اللہ کی سعادت ملی جبکہ تیسری بار ۱۹۹۵ء میں اپنی والدہ مرحومہ مغفورہ کے ہمراہ یہ سعادت حاصل ہوئی علاوہ ازیں تین بار عمرہ ادا کرنے کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ دو مرتبہ عرس حضرت خواجہ غریب نواز حسن سنجریؒ میں شرکت کے لیے اجمیر بھارت گئے اور دو بار حضرت صابر احمد علاؤالدین کلیری کے عرس مبارک میں شمولیت کی پاکستان میں اولیاء کرام کے مزارات پر اکثر حاضری کے لیے دور دراز کے سفر اختیار کرتے رہتے ہیں۔

حضرت مولانا ابوالمعانیؒ آپ کے سلسلہ درس و تدریس سے بہت خوش تھے اور اپنے شعار میں بھی آپ کا ذکر کیا ہے:

میرے نور نظر دلبر میرے محبوب سبحانی — تیرا حافظ ناصر وہ قادر جس کی سلطانی
محمد مصطفےٰ خیرالوریٰ آقا — تیرا حامی صدا ہو راہ نما نور یزدانی
غلام کمترین تو بے خطر رب سے یہ دعا کر — تیرا محبوب ہو یارب میرا محبوب سبحانی

Marfat.com

آپ چٹا گانگ سے ہری پور ہزارہ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ چلے آئے اور کچھ عرصہ تک یہاں درس وتدریس جاری رکھی جب جامعہ غوثیہ حسن ابدال کا قیام عمل میں آیا تو آپ ہری پور سے حسن ابدال مستقل طور پر منتقل ہو گئے اور یہاں خطابت وامامت کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کا نظم ونسق سنبھال لیا چند سال تک آپ دارالعلوم چشتیہ فاضلیہ برمزار حضرت خواجہ سید محمد فاضل شاہ ؒ گڑھی افغاناں واہ کینٹ میں بھی تدریس کرتے رہے آجکل جامعہ فیض القرآن حسن ابدال میں شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

تحریک ختم نبوت وتحریک نظام مصطفےٰ ﷺ میں بھرپور کردار ادا کیا علاقہ بھر میں جماعت اہل سنت کو منظم کرنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں ہر ملی ومذہبی تحریک میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ۱۹۷۸ء سے آپکی زیرنگرانی حضرتؒ کا سالانہ عرس مبارک چھبہ پنڈ میں انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ کئی ایک رسائل آپ نے تحریر کیے نہ صرف لوگ بلکہ مختلف شہروں سے علماء کرام مسائل میں فتویٰ حاصل کرنے کے لیے آپکی طرف رجوع کرتے ہیں حسن ابدال کی سب سے بڑی علمی شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ عبادت وریاضت کی خوب پابندی کرتے ہیں علوم اخلاق میں اپنے عظیم والد کے وارث ہیں طبیعت میں انتہائی سادگی متانت اور عاجزی وانکساری پائی جاتی ہے۔

" والباقیات الصالحات " (القرآن الکریم)

باقیات الصالحات آمد پسر
گر بود یا یاد حق بعد از پدر

Marfat.com

باب سوم شمائل وخصائل

اوصاف کریمانہ:۔

قائم اللیل صائم النہار ابوالمعانی حضرت مولانا غلام ربانیؒ کی سیرت مجسم پیکر اخلاص زہد تقویٰ، عاجزی وانکساری، خشیت الٰہی اور اخلاق کریمانہ کی آئینہ دار تھی۔ دھیمی آواز میں گفتگو کرنا، فرائض منصبی کو وقت پر ادا کرنا، عبادت وریاضت یا مطالعہ میں مصروف رہنا، فرائض وواجبات کے علاوہ سنت ومستحب باتوں پر عمل پیرا رہنا ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آنا، زندگی بھر کبھی کسی کا نقصان نہ چاہا، بچوں پر انتہائی شفیق، عاجزی وانکساری کی عملی تفسیر، غرور وتکبر کا دور دور تک نشان نہیں، وقت کے انتہائی قدردان، طبعیت میں نمود واظہار کا شوق ہرگز نہیں، ملکی حالات حاضرہ سے ہمیشہ باخبر رہنا، لباس اور وضع میں کسی نوع کا تکلف نہ برتنا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دل میں عشق مصطفےٰ ﷺ کی شمع ایسی روشن کہ ملنے والا ہر شخص آپکی زبان پر ہمیشہ درود پاک کے ذکر کو پاتا اور سرکار دوعالم ﷺ کے ذکر کے دوران آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری رہتی تھیں یہ اور اس جیسے کئی اوصاف کے حامل حضرت مولانا ابوالمعانیؒ کی ذات گرامی تھی۔

حب الٰہی اور عشق مصطفےٰ ﷺ

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ اولیاء کرام کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

ہم نشینی جوئی با اہل وفا　　قلب شان آئینہ حق از صفا
درضیا بخشی چومہرا نوراند　　نصرت ویاری حق را مظہر اند
نصرت از خاصان درگاہ الہ　　ہم زحق باشد بجو بیگاہ گاہ
نائب حق اندر درکون ومکاں　　سبرتابد مہر و ماہ ازامر شاں
چونکہ فانی گشتہ انداز خویشتن　　گوش وچشم ودست شاں شدذوالمنن
ھست بی یسمع وبی یبصر مدام　　حال خاصان الٰہی والسلام

Marfat.com

اولیاء کرام کی مجلس اختیار کرنی چاہیے کیونکہ ان کا دل صفائی میں آیئنہ حق ہوتا ہے چمکتے سورج کی طرح وہ روشنی دیتے ہیں اللہ رب العزت کی مدد اور نصرت و تائید الٰہی سے ظاہر ہوتی ہے چونکہ خاصان حق کی نصرت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے لہذا ہر حال میں اس کی طلب میں لگا رہے یہ لوگ کون و مکان کی محفل میں اللہ رب العزت کے نائب ہیں سورج و چاند ان کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے یہ لوگ اپنے آپ سے فانی ہو چکے ہیں لہذا رب العزت ان کے کان آنکھ ہاتھ بن چکا ہے اللہ کے مقبول بندوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذریعے یہ لوگ سنتے اور دیکھتے ہیں۔

حضرت ابو المعانیؒ کی سیرت مبارکہ حب الٰہی، ذکر الٰہی خشیت الٰہی اور عبادت الٰہی سے بھر پور نظر آتی ہے اپنے خالق کو یاد رکھا زندگی کہ ہر گوشے بچپن لڑکپن جوانی اور بڑھاپے میں یاد الٰہی میں مصروف رہے ہر وقت زبان پر اللہ رب العزت کا ذکر جاری رہا انسان کی تخلیق کا مقصد قرآن کریم نے عبادت قرار دیا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (القرآن الکریم) اور میں نے جن و انس اس لیے بنائے ہیں کہ میری عبادت کریں۔

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

آپ نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کر کے دکھایا اور ہمیشہ دوسروں کو اس کی تلقین کرتے رہے آپکی تقاریر کا موضوع خشیت الٰہی ہوتا اپنے سامعین کو آخرت کی تیاری کی تلقین کرتے اور اُن کے اندر اس جذبے کو اُبھارتے کہ گناہ کم سے کم کرو اس کے بدلے میں آخرت میں سزا ملے گی جہاں تک ممکن ہو برائیوں سے بچو اور تقویٰ و نیکی اختیار کی جائے زندگی عارضی و فانی ہے یہ ختم ہونے والی ہے ابدی زندگی کے لیے تیاری کی جائے گناہوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ قبرستان کی سیر کی جائے موت کو کبھی نہ بھولیں آپکی عادت مبارکہ تھی کہ اکثر جمبہ پنڈ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور وہاں عبادت الٰہی میں مصروف رہتے زندگی کے آخری سالوں میں یہ عادت پختہ ہو چکی تھی وصال سے دو سال قبل اپنی قبر خود تیار کروائی اور اُس میں بیٹھ کر عبادت اور حب الٰہی میں وقت گذارتے تھے۔

Marfat.com

رقت قلب کا یہ عالم تھا کہ کئی بار ایسا ہوتا کہ جب بھی کوئی آپ کے حجرہ اعتکاف میں داخل ہوتا تو آپکی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑیاں اُسے نظر آتیں کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے تو خوف الٰہی سے آنکھیں تر رہتی تھیں شب بیداری آپ کا معمول تھا طویل قیام میں تلاوت کلام پاک فرماتے اور آنکھوں میں آنسو رواں ہوتے دیکھے گئے رقت اس قدر طاری ہوتی کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی تھی۔ نرم دلی اور رقت قلب کے باعث بات بات پر آہ سرد کھینچتے۔ خوف محشر اور عبرت پذیری کا یہ عالم تھا کہ آپ کے لیے دنیا کا ذرہ ذرہ عبرت کا سرمایہ تھا ہمیشہ فرماتے کائنات کی ان چیزوں سے حساب و کتاب نہیں لیا جائے گا انسان کو حساب دینا پڑے گا کاش کہ میں بھی خس و خشاک ہوتا۔

قیامت کے مواخذہ سے بہت ڈرتے اور روتے روتے آنکھیں سوج جاتی تھیں آپکے دل کا ہر لمحہ خوف خداوندی سے لرزاں و ترساں رہتا تھا۔

آپ کے دل میں کس قدر حب الٰہی کا جذبہ موجزن تھا اس کا اظہار تقاریر کے علاوہ آپکی شاعری سے بھی ہوتا ہے جو حمد یہ کلام آپ نے لکھا ہے اس کا بغور مطالعہ کیا جائے تو آپ کی کیفیات و احساسات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے آپ کا حمدیہ کلام کتاب ھذہ کے باب نمبر ۵ کے علاوہ آپ کے مطبوعہ کلام ”گلدستہ غلام“ میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

مکۃ المکرمہ میں بحالت اعتکاف قاضی الحاجات جل جلالہ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

ہوں فقیر احقر حقیر ادنیٰ غلام　　کر نظر یا ذوالجلال ذوالکرام
پُر گناہ سراپا گناہ ہوں بے وقر　　ہے وسیع رحمت تری یا ذوالقدر
ہوں سراپا عیب سراپا بے ہنر　　تو ہے حق سبحان عالی ذوالقدر
لے کے آیا ہوں تمنائے عظیم　　مسکنت افلاس یارب کریم
کون میرا ہے سوا تیرے مجیر　　تو میرا والی ہے ناصر دست گیر

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ میں " کل یوم ھو فی شان " کے تحت اظہار خیال کیا:

کل یوم شان ہے رب کی عیاں　سن غلام کمترین سے یہ بیاں
دیکھ رب کی بے نیازی برتری　کس طرح یوسف کو بخشی سروری
کس طرح تھی وہ زلیخا کانِ دُر　ہوگئی بدنام خستہ بادہ خُور
جب کیا بدعزم صاحب فیل نے　کردیا اس کو فناہ بابیل نے
کوئی دنیا میں ہے مسکین خستہ حال　ہے تو نگر کوئی صاحب عزّ و مال
کوئی بے اولاد بے ازواج ہے　کوئی بداولاد میں ناشاد ہے
رب صمد ہے شان ہے اسکی عجب　جس کو چاہے جس طرح دیدے لقب

خشیت الہی یاد الہی سے خشوع وخضوع اس قدر ہوتا کہ ماحول سے بے خبر ہوکر تمام ضروریات کو پس پشت رکھتے ہوئے سارا سارا دن حجرہ اعتکاف میں گذار دیتے تھے تمام عبادات ووظائف میں مقصود رضائے الہی اور اخلاص پیش نظر ہوتا کبھی بھی ریا اور خودغرضی کو قریب نہ آنے دیا۔

تو بندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن　کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند (حافظ شیرازیؒ)

آپکی زندگی قل ان صلاتی ونسکی و محیای ومماتی لله رب العالمین کی مظہر تھی۔

جہاں قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا کہ مومن کے دل میں سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ والذین امنو ا اشد حباً لله (القرآن الکریم) اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں) وہاں قرآن نے یہ بھی بیان کیا ہے النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم (القرآن الکریم)۔ یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں مومن کامل کب ہوں گا اس عرض پر آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا محبّ ہو جائے گا عرض کیا اللہ کا محبّ کب ہوں گا فرمایا جب تو اس کے رسول کا محبّ ہو جائے گا (مقدمہ دلائل الخیرات شریف)۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (سعدیؒ)

Marfat.com

آپ کے جسم میں ایسا قلب انور تھا جس میں عشق مصطفےٰ علیہ ﷺ کی شمع فروزاں تھی آپکی ایک ایک بات میں محبت رسول علیہ ﷺ کی جھلک نظر آتی ہے گذشتہ صفحات میں گذرتے ہوئے آپ کے واقعات اور خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپکی شدید خواہش تھی کہ میں اپنی آنکھوں سے اس ملک میں نظام مصطفےٰ علیہ ﷺ کو عملی طور پر نافذ ہوتا دیکھوں آپ ہر بات میں اتباع واطاعت رسول علیہ ﷺ کی پابندی کرتے کوشش فرماتے کہ نبی علیہ السلام کی ہر سنت پر عمل پیرا ہوں صورت وسیرت دونوں میں اطاعت رسول علیہ ﷺ کو ہمیشہ مقدم رکھا زندگی کے چھوٹے چھوٹے امور میں بھی سنت کی مطابعت کرتے جس گھر میں تشریف لے جاتے استفسار فرماتے کہ باورچی خانہ میں عورتیں قبلہ رخ بیٹھ کر کھانا بناتی ہیں یا نہیں انتہائی طور پر خوشی کا اظہار فرماتے اگر یہ معلوم ہوتا کہ اہل خانہ کا باورچی خانہ قبلہ رخ ہے اگر یہ معلوم ہوتا کہ عورتیں قبلہ کی طرف پشت کرکے کھانا بناتی ہیں تو ان پر سمت قبلہ کی اہمیت واضع کرتے اور تلقین کرتے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر کھانا بنایا جائے۔

ایک مرتبہ مولانا حسن الدین کے رشتہ داروں کے ہاں اندرون محلّہ حسن ابدال میں ختم پاک کی محفل تھی جس میں کئی علماء کرام وحفاظ شامل تھے جب آپ محفل میں شامل ہوئے تو مولانا حسن الدین نے ایک تکیہ آپکے پیچھے اور ایک سامنے رکھ دیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے لیے آپ نے مولانا سے قبلہ رخ دریافت کیا تو آپ فوراً اس مقام سے اٹھ کر قبلہ رخ بیٹھ گئے شریک محفل علماء کرام آپکی اس آداب نبویہ کی اہمیت کو دیکھ کر متاثر ہوئے اور سب علماء حفاظ قبلہ رخ بیٹھ گئے۔ آپکی عادت مبارکہ تھی ہمیشہ اپنے پاس کمپاس رکھتے تاکہ کسی بھی مقام پر قبلہ رخ بیٹھ کر تلاوت ووظائف پڑھے جائیں دوران سفر بھی کوشش کرتے کہ قبلہ رخ بیٹھا جائے۔

جو دل رسول اکرم علیہ ﷺ کی محبت سے خالی اور جو قدم اسوۂ حسنہ کا جادہ مستقیم سے منحرف ہے وہ کبھی بھی سعادت کونین کی نعمت سے متمتع نہیں ہوسکتا آپ جمال نبوت کے سچے شیدائی تھے آپکی ولادت

Marfat.com

سوموار کو ہوئی سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت و وصال سوموار کو ہے اس میں اتباع کی شدید خواہش کا اکثر اظہار یوں کرتے کہ " کاش فقیر کی ولادت سوموار کی نسبت سے مشرف سے نوازی جائے وصال بھی سوموار کو ہو " اکثر اپنی قلمی تحریروں میں لکھا ہے کہ " اب فقیر کی عمر اتنی ہے ممکن ہے ۶۳ سال کو پہنچ جائے " ایک مقام پر لکھا ہے " فقیر کی اب عمر ۶۱ پوری ہو کر ۶۲ شروع ہے ممکن ہے کہ فقیر کی عمر ۶۳ سال ہو **والعلم التام عند الله الملک العلام جل جلاله** "۔

اتباع رسول اللہ ﷺ میں ہر سوموار کو روزہ رکھتے ایام مسنونہ کے روزے ترک نہ کیے اعتکاف رمضان کا ناغہ نہ کیا اپنی دونوں غیر مطبوعہ تصانیف میں درود پاک کے فضائل خوب بیان فرمائے ایک ایک فقرے سے آپکی محبت رسول ﷺ کی عکاسی ہوتی ہے نعتیہ کلام کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قدر ارادت وعقیدت کے ساتھ سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جب تک عشق کی گہرائی ارادت وعقیدت کی کیفیت نہ ہو نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں نعت کہنا محال ہے آپ نے بصد ادب و احترام اور محبت کے جذبات کے ساتھ ساتھ عاجزی انکساری سے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔

ایمان مصطفٰے پر تعظیم مصطفٰے کی — لازم ہے مومنوں پر توقیر مجتبیٰ کی
رب نے ادب نبی کا قرآن میں بتایا — آیات اس پر قرآن دیکھو بہت سی لایا
لاتجعلو الاترفعوا قرآن ہے لایا — ان میں عجب ادب کا قرآن سبق بتایا
تقدیم راعنا میں تکریم حق سنائی — تعظیم مصطفٰے کی رب نے عجب سکھائی
تعظیم مصطفٰے کی بے شک ہے جان ایمان — جس نے ادب یہ چھوڑا ہے وہ لعین اور حیوان
جس نے ادب نبی کا ایمان سے ملایا — ہے متقی وہ مومن اجر عظیم پایا

Marfat.com

بارگاہ دو عالم ﷺ میں نہ کسی کا دعویٰ چلتا ہے نہ بلند آواز سے اذن باریابی ہے، وہاں تو صرف نگاہ پہنچی ہے، دامن پھیلا ہوا ہو خیرات مانگنے کے لیے اپنے کشکول نیاز کو آگے بڑھانا پڑتا ہے کیا خوب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا ہے۔

سیاہ کاری جفا پیشہ میں ضائع عمر کی اب تک　　مگر کہتا رہا ہوں یہ گدا ہے، دیدہ تر تیرا
سراپا ہوں گناہ آقا مگر نازاں ہوں قسمت پر　　وظیفہ نام ہے تیرا یہ احقر بے قدر تیرا
نہ زر ہے اور نہ زاری بد عمل برباد ہیں ہمراہ　　فقط ہے آس تیری مختصر یہ بے ہنر تیرا
نگاہِ لطف فرمایا حبیبی یا رسول اللہ　　غلام کمترین کب تک پھرے گا دربدر تیرا

سرورکائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپکے فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

مبارک ہو مبارک ہو رحمتہ للعٰلمین آیا　　وہ برھان شان رحمٰن سربسر نور مبین آیا
وہ شاہد حاضر و ناظر علیم آیا حکیم آیا　　وہ آفتاب شکن ماحی محمد ماہ جبین آیا
وہ سراپا نور برھان سربسر شکل بشر آیا　　وہ جس کا سایہ اور ثانی نہیں آیا
قسیم آیا جسیم آیا نسیم آیا وسیم آیا　　وہ آقا شاہ خوباں کس قدر زیبا حسین آیا
عزیز آیا حریص آیا رؤف آیا رحیم آیا　　وہ حامی امت عاصی شفیع المذنبین آیا
وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن　　وہی قاسم وہی خاتم وہ ختم المرسلین آیا
بشیر آیا نذیر آیا سمیع آیا بصیر آیا　　وہ آقا صاحب اسماء حسنٰی شاہ دین آیا
صدا صلوٰۃ و تسلیمات حق ہوں اس پیارے پر　　غلام کمترین کا جو وسیلہ خوش ترین آیا

نبی علیہ السلام پر درود پاک پڑھنے کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا۔

ورد کن ورد درود مصطفیٰ　　تا رہی تو از بلا رنج و عنا
از عبادت باہمہ ورد درود　　ہست بہتر بے خطا عندالودود
بر محمد چون درود خواں شوی　　الفت محبوب حق حاصل کنی
دمبدم می خواں درود مصطفٰے　　تا شوی محبوب محبوب خدا

Marfat.com

مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے اپنی تڑپ اور سوز گداز کا اظہار کرتے ہوئے یوں عرض کیا ہے۔

قافلہ حجاج کا جانب عرب جب چل گیا — میری امیدوں کا خرمن آہ سارا جل گیا
اے غلام کمترین گر تو بھی ہوتا خوش نصیب — اس مبارک قافلہ سے تو بھی ہوتا مل گیا
کر تصور روضہ اطہر کا دل میں اے غلام — اس تصور پاک سے تجھ کو بھی آ قا مل گیا

ہر ایک کو نماز با جماعت ادا کرنے کی تلقین کرتے جیسا کہ آپ کے مکتوبات سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ سفر کے دوران کسی نہ کسی شخص کو ساتھ رکھتے تا کہ نماز با جماعت ادا کی جائے سفر کے دوران بس والوں سے بوقت نماز فرما دیتے کہ بس روکی جائے نماز ادا کرنی ہے اگر بس والے جلدی ظاہر کرتے تو ٹکٹ کی پرواہ کیے بغیر بس سے اُتر کر نماز با جماعت ادا کر کے دوسری بس پر سوار ہو کر منزل کی طرف جاتے تھے۔ نماز کی ادائیگی میں وقت کا لحاظ ضرور رکھتے اور کوشش فرماتے کہ اوّل وقت میں نماز ادا کی جائے اس میں ہمیشہ سرکار دو عالم ﷺ کی سنت مطہرہ کو پیش نظر رکھتے تھے۔

موضع موہڑہ کے امام مسجد کے بقول ایک شخص موہڑہ کا حج کر کے واپس آیا تو آپ اُس سے ملنے کی غرض سے موہڑہ آئے آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا سیدھا مسجد میں تشریف لائے وہاں آپ نے نماز ظہر کی امامت فرمائی نماز کے بعد دیکھا گیا کہ آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار تھے۔ آپ مسجد سے ہی واپس اپنے گاؤں جانے لگے تو امام مسجد نے عرض کیا اگر حکم فرمائیں تو میں جا کر حاجی صاحب کو بلا لاؤں آپ نے فرمایا جس شخص کو رب العزت نے اتنی بڑی نعمت سے سرفراز فرمایا اپنے اور اپنے محبوب ﷺ کے گھر کی زیارت کی سعادت عطا کی پھر وہ نماز جیسے اہم فریضہ اور سنت موکدہ جماعت جیسے عمل صالح میں کوتاہی کرے اُس سے ملاقات کا کیا فائدہ ہے چنانچہ بغیر ملاقات کے آپ واپس چمبہ پنڈ چلے گئے بعد میں جب حاجی صاحب کو واقعہ کا علم ہوا تو بغرض ملاقات چمبہ پنڈ اُس وقت کچھ تحفے لے کر حاضر ہوئے تو یہ عذر بیان کیا گھر میں کچھ مہمان

Marfat.com

آئے تھے جس وجہ سے نماز با جماعت کے لیے حاضر نہ ہوسکا تو آپ نے انہیں تلقین کی کہ حج کی بدولت جب انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے تو اس کے بعد سچی توبہ یہ ہوتی ہے کہ اس کی کوئی نماز با جماعت قضا نہ ہو اور یہی تقویٰ کی احسن دلیل ہے۔

آپ کے تقویٰ و طہارت اور پابندی صوم و صلوٰۃ کی بنا پر سلطان العارفین محبوب الٰہی حضور قبلہ سید غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابو جی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت محدث اعظم شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رضوی قادری فیصل آباد، حضرت مولانا قاضی عبد السبحان کھلابٹ جیسی جید و مقتدر شخصیات جب بھی ہری پور ہزارہ یا اس کے مضافات میں کسی تقریب میں شامل ہوئے اگر آپ وہاں موجود ہیں تو ہمیشہ آپ کو ہی امامت کرانے کا شرف ملا۔

نماز تہجد کی پابندی فرض نمازوں کی طرح کی دو نفل تحیتہ الوضو اور مسجد کے ضرور پڑھتے تھے۔

زہد و تقویٰ:

ورع و تقویٰ حضرت ابو المعانی محمد غلام ربانی " کے معدن اخلاق کا سب سے درخشاں گوہر ہے۔ زہد سے مراد دنیا سے بے رغبت ہو جانا اور اتقا یہ ہے کہ خدا کی رضا کے لیے تقویٰ اختیار کرنا تمام عبادات میں مقصود تقویٰ ہے، قبول اعمال کا معیار تقویٰ ہے، قرآن کریم کے مطابق فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔

" افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علیٰ نور من ربه۔ ترجمہ: تو کیا وہ جن کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے سرکار دو عالم ﷺ سے پوچھا یہ شرح صدر (سینہ کا کھل جانا) کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ ایک نور ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے جس کے باعث سینہ کھل جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا اسکی نشانی کیا ہے فرمایا انسان کا دل دنیا سے سرد ہو جاتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے

Marfat.com

حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے آپ نے زندگی بھر کسی چیز کی طمع و حرص نہ کی غذا، لباس، رہائش، غرضیکہ ہر چیز میں سادگی کو اپنایا کبھی مال و دولت کو جمع نہ ہونے دیا کہ آپ صاحب نصاب بن جاتے اگر کچھ مل گیا تو اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا اور اگر نہ ملا تو صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا خود بھی موت کو یاد رکھا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے وصال سے دو سال قبل خواب دیکھنے پر (تفصیلی ذکر حالات زندگی میں گذر چکا ہے) دنیا سے مکمل طور پر اجتناب کر لیا اور موت کی تیاری میں مصروف ہو گئے اپنی قبر تیار کروائی اور عرصہ دراز تک اُس میں عبادت کرتے رہے عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا بچپن ہی سے ایام مسنونہ کے روزے رکھنے شروع کر دیئے تھے وصال سے قبل تقریباً دس سال مسلسل روزے رکھے اور حالت اعتکاف میں رہے اس دنیا سے وصال بھی حالت صوم میں ہوا۔ سنت اعتکاف کا زندگی بھر اہتمام فرمایا اگر کسی سال اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال بیس روز تک رمضان المبارک میں اعتکاف کیا جبکہ ذی الحجہ میں بھی دس روز کا اعتکاف کرتے رہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ستائیس رمضان کی رات کو ختم قرآن کریم کا خصوصی اہتمام فرماتے ایک سال ایک حافظ صاحب نے آپکی مرضی کے برخلاف تئیس رمضان کو ختم پاک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اِس پر آپ نے انہیں لیلۃ القدر ستائیسوں کی اہمیت اِس انداز سے بیان فرمائی کہ لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں اور یہ الفاظ تین بار آئے ہیں اِسطرح یہ 9x3=27 بنتا ہے دیگر دلائل بیان کرنے پر حافظ صاحب آپکے فرمانے کے مطابق ۲۷ ویں رات کو ختم پاک پر رضا مند ہو گئے۔ اسی طرح آپ کے وصال سے چند سال بعد تلہ گنگ کے ایک حافظ نے جامع مسجد غوثیہ میں نماز تراویح پڑھائیں اور تئیس رمضان کو ختم پاک کا اعلان کر دیا علاقہ کے لوگوں نے سمجھایا یہاں کا دستور ہے اور حضرت کی زندگی میں ہمیشہ اِسی طرح ہوا ہے کہ ستائیسوں کو ختم پاک کی محفل ہوتی ہے اس پر حافظ صاحب نے اصرار کیا لوگ خاموش ہو گئے رات کو مذکورہ حافظ حضرت کے

Marfat.com

حجرہ اعتکاف میں سوئے صبح خود ہی اعلان کر دیا کہ ختم پاک کی محفل ستائیس رمضان کو ہو گی لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ رات خواب میں ایسی صورت وشبیہ مبارک (حضرت کی طرف اشارہ کیا) والے بزرگ خواب میں ملے اور مجھے فرمایا ہم آپ کا قرآن پاک سننے آتے ہیں آپ ستائیسوں شب کو ختم پاک کریں۔

شب بیداری آپ کا معمول تھا ہمیشہ باوضو رہتے ساری ساری رات نوافل ادا کرنے میں گذر جاتی تھی۔ نماز باجماعت ادا فرماتے، بلوغت سے لے کر تا وصال آپکی صرف تین نمازیں قضا ہوئیں۔ آپ صاحب الترتیب تھے۔ نوافل اشراق، اوابین کی بھی پابندی فرمائی وظائف اس قدر کثرت سے پڑھتے کہ دن کا اکثر حصہ اسی میں صرف ہو جاتا۔ ابتداء میں دس روز میں قرآن کریم کی تلاوت مکمل کرتے تھے جبکہ آخری سالوں میں تین دن میں قرآن پاک کی تلاوت مکمل کر لیتے اسی بنا پر آپ کو قرآن مجید حفظ ہو چکا تھا عبادت میں خوب ذوق رکھتے تھے نماز میں خشوع و خضوع کی ایک انوکھی کیفیت تھی تلاوت قرآن کریم کی سماع میں محویت کا یہ عالم تھا کہ شبینہ میں سارا کلام پاک سماعت کر جاتے مگر پاؤں میں جنبش تک نہ آتی اور نہ ہی کبھی تھکن کا اظہار کیا اور یہی حالت مراقبہ کی ہوتی تھی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد آپ کا سب سے محبوب ترین وظیفہ درود شریف تھا اس میں کوئی مبالغہ آمیزی نہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت درود پاک پڑھتے بلکہ دوران گفتگو بھی درود پاک کا ورد جاری رہتا مخاطب گفتگو کر رہا ہوتا تو اس وقفہ کے دوران بھی آپ اپنے اس محبوب وظیفہ کو جاری رکھتے فی الواقعہ اس وظیفہ سے آپ کو عشق تھا اور اس بات کو بھی مدنظر رکھتے کہ اس وظیفہ کی عظمت کے پیش نظر پورے اخلاص اور حضور قلب سے اس کو پڑھا جائے۔

حضرت ابوالمعانی رحمتہ اللہ علیہ ان پارسا بزرگوں میں سے تھے جن کے لیے شریعت بمنزلہ طبیعت کے بن جاتی ہے عبادات کے ساتھ بے پناہ شغف تھا ایک نماز پڑھنا اور ایک نماز قائم کرنا ان دونوں میں جو فرق ہے وہ ہمیں حضرت کی زندگی میں نظر آتا ہے آپ تحریری طور پر اردگرد

Marfat.com

کے علاقوں کے علماء وائمہ مساجد کے نام خط لکھتے سب کوایک مقام پر جمع کرتے۔ پچاس پچاس دیہات کے عوام و ائمہ کرام جمع ہوتے اِس جم غفیر سے آپ خطاب فرماتے محبت الٰہی ورسول اللہ ﷺ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی تلقین کرتے موت وآخرت کا ذکر کر کے خود بھی روتے اور مجمع عام بھی رو رہا ہوتا پھر آپ اس رقت آمیز منظر میں نماز استسقا کی امامت کرتے تو ضرور باران رحمت کا نزول ہوتا۔

دیانتداری کا یہ عالم کہ ایک بار راولپنڈی ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو ٹرین چل پڑی جلدی میں سوار ہوئے کہ ٹکٹ ٹرین کے اندر سے لے لوں گا مگر کوٹ نجیب اللہ کے اسٹیشن تک ٹکٹ کلکٹر نہ آیا کوٹ نجیب اللہ کے اسٹیشن پر اُتر کر سب سے پہلے وہاں سے راولپنڈی تک کا ٹکٹ خرید کر پھاڑ دیا۔ آج کے اِس لوٹ کھسوٹ کے عالم میں ایسی دیانتداری کی ضرورت ہے تبھی معاشرہ امن وسکون اوراطمینان وراحت کا گہوارہ بنے گا۔

عاجزی وانکساری:

نماز اوراذ کار عبادات کی پابندی کے باوجود آپکی طبیعت میں زہدانہ خشکی نہ تھی انتہائی طور پر عاجزی انکساری کا اظہار فرماتے کمال علمی کا یہ عالم تھا کہ جید علماء کرام کو آپ سے شرف تلمذ حاصل تھا حضرت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی خواہش تھی کہ آپ اُنکے عظیم مدرسہ دارالعلوم منظرالاسلام بریلی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیں علاقہ بھر کے علماء کرام فتویٰ کے حصول کے لیے آپ کی طرف رجوع کرتے سابق وزیراعلیٰ صوبہ سرحد صابر حسین شاہ کے جد امجد الحاج حافظ سید احمد سریکوٹی رحمتہ اللہ علیہ اور آپ کے جانشین الحاج الحافظ پیر محمد طیب مدظلہ العالی شرعی مسلۂ یا وراثت کے مسائل کے سلسلہ میں اکثر اپنے مریدوں عقیدت مندوں کو تحریری فتویٰ حاصل کرنے کے لیے آپ کے پاس بھیجتے تھے آپ کے فتویٰ کو عدالت شرعی فیصلہ تسلیم کرتی تھی شریعت وطریقت میں اس ارفع اعلیٰ مقام کے باوجود آپ مجسم عاجزی و انکساری کے

Marfat.com

مظہر تھے مسجد غوثیہ کے اندر تشریف فرما ہوتے تو اجنبی شخص آپ کی ظاہری حالت کو دیکھ کر قطعاً یہ فیصلہ نہ کر سکتا کہ اُس کے سامنے وقت کا عارف ربانی بیٹھا ہوا ہے۔ گھریلو کاموں میں مدد کرنا، کھیتی باڑی کا سلسلہ عمر بھر جاری رکھا اپنے ہاتھوں سے مسجد کی صفائی کرنا، سیاست و صحافت کے معرکوں سے دور رہے کبھی بھی دوسروں پر اپنی شخصیت کو ٹھونسنے کی کوشش نہ کی اور نہ ہی کبھی علمی رعب جمانے کی کوشش کی عام جلسوں اور محفلوں سے کنارہ کش رہے دیہات کی پر سکون زندگی کو پسند فرمایا اور گوشہ تنہائی میں مطالعہ یا ذکر واذکار میں مصروف رہے۔

بڑوں کے علاوہ چھوٹوں کو بھی انتہائی شفقت اور ادب احترام سے پکارتے انسان کا کمال تواضع انکساری یہ ہے کہ جس طرح اس کے اعضاء و جوارح افعال ناپسندیدہ سے مجتنب رہے اُسی طرح زبان سے بھی ایسے کلمات ادا نہ کرے جس سے ندامت و پشیمانی ہو چنانچہ آپ کی عاجزی و انکساری کا یہ عالم کہ کبھی درشت و نا ملائم الفاظ ادا نہ کیے غصہ کا اظہار صرف شریعت کی خلاف ورزی ہوتے دیکھ کر فرماتے ورنہ زبان سے کوئی سخت کلمہ ادا نہ فرماتے اپنے کلام میں بھی عاجزی کا اظہار یوں فرمایا کہ تخلص غلام پسند فرمایا اکثر مقامات پر اپنے لیے فقیر، کمترین، احقر حقیر جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

کہاں آقا کہاں تو اور کہاں تیری ثنا خوانی غلام بے سروساماں گدائے کمتریں ناداں

ان کے در سے ہوں سوالی بالدّ وام ہوں غلام ابن غلام ابن غلام

تو رؤف رحیم کریم شہا میں فقیر وحقیر و غلام تیرا

پڑھوں وقت نزع کے نام تیرا پھر منزل خوف وخطر کی نہیں

عجز و تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ نہایت متواضع و خاکسار تھے اپنا کام خود کرتے شب بیداری کی بنیاد پر رات کو چائے یا کسی اور کام کے لیے اہل خانہ کو تکلیف ہرگز نہ دیتے سردیوں میں خود ہی وضو کے لیے پانی گرم کر لیتے ہمیشہ دوسروں کے آرام کا خیال رکھا مگر ابتدائی سالوں میں جب گھر میں شب بیداری ہوتی تھی تو لالٹین کی روشنی انتہائی مدہم رکھتے اور دوسری جانب گتہ وغیرہ رکھ لیتے تا کہ اس روشنی سے اہل خانہ دقت محسوس نہ کریں کسی کو جگا کر اس کی نیند خراب نہ کرتے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ رات کو حسن ابدال کی جامع مسجد غوثیہ میں تشریف لائے سخت سردیوں کو زمانہ تھا مسجد کے صحن میں پہنچے تو دیکھا کہ مسجد کے ہال کمرہ کو تالا لگا ہوا ہے سخت سردی کے عالم میں مسجد کے صحن میں ہی عبادت میں مشغول ہو گئے صبح نماز فجر کی اذان کے لیے مؤذن نے مسجد کے ہال کمرہ کا تالا کھولا تو اندر تشریف لے گئے اور نماز کی امامت فرمائی اس کے بعد فرمایا کہ سردی محسوس ہو رہی ہے دروازہ مقفل ہونے کی وجہ سے صحن میں بیٹھا رہا تو عرض کی گئی کہ ساتھ والے کمرے میں طلبہ سو رہے تھے انہیں جگا لیا ہوتا تاکہ تالا کھول دیتے فرمایا اپنے جان نفس کی خاطر طلبہ کو نیند سے بے وقت بیدار کرنا مناسب خیال نہ تھا اِس واقعہ سے آپکی شبِ بیداری تقویٰ وطہارت عاجزی و انکساری اور احساس غیر کا پتہ چلتا ہے۔

راست گوئی:

سچائی اور راست گوئی ایک غیر معمولی امر ہے اور یہ سفر خاصہ مشکل و کٹھن ہے آپکے اندر حق گوئی اور سچائی کا وصف بدرجہ اتم موجود تھا جھوٹ سے سخت نفرت فرماتے صفت سچائی کی تازگی آپکے چہرہ مبارک پر نظر آتی عام طور پر عورتیں گھروں میں چھوٹے بچوں کو بہلانے کے لیے جھوٹ بولتی ہیں آپ کے سامنے جب کوئی ایسی بات ہوتی تو آپ سخت ناراض ہوتے اور فرماتے اس سے اللہ رب العزت ناراض ہوتا ہے ایک تو اپنے نامہ اعمال کو خراب کیا جا رہا ہے دوسرا اس سے بچوں کو بھی جھوٹ بولنے کی تربیت دی جاتی ہے آپ نے سچائی کی خاطر بڑے سے بڑے نقصان کو برداشت کر لیا لیکن کبھی بھی مصلحت کی خاطر جھوٹ کی بھینٹ نہ چڑھے۔

شوق کتب بینی:

حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی رحمتہ اللہ علیہ کو اوائل سے ہی کتب بینی کا شوق تھا جو وصال تک جاری رہا زندگی کے کسی حصہ میں بھی اس میں کمی نہ آئی عبادت وریاضت اور اوراد و وظائف پڑھنے کے بعد باقی ماندہ وقت آپ مطالعہ کتب میں صرف کرتے تھے آپکی عادت مبارکہ

Marfat.com

تھی کہ ہرنئی کتاب کو پڑھتے وقت اُس کے حاشیہ پر کچھ نہ کچھ ضرور تحریر فرماتے تھے چنانچہ آپ کے کتب خانہ میں موجود تمام کتب پر آپکی تحریر موجود ہے کتب خانہ میں کئی ایک قیمتی اور نایاب کتب موجود ہیں چونکہ آپکے آباؤاجداد کئی پشتوں سے درس و تدریس کے سلسلہ سے وابستہ تھے لہذا اُن کے دور کی کتب بھی آپ کے پاس محفوظ تھیں آپ نے نہ صرف ان کتب کی حفاظت کی بلکہ انہیں ازسرنو جلد بندی کے مراحل سے گذارا کتب خانہ میں کئی ایک قلمی مخطوطے بھی محفوظ ہیں عربی کے چند رسائل کو آپ نے خود بھی نقل کیا ہے۔آپ کی عادت تھی اگر کوئی صاحب آپ کو کسی تحفہ کی پیشکش کرتا تو آپ اُسے کتب لانے کا ارشار فرمادیتے۔حضرت شیخ القرآن کے ایک مرید محمد جہانگیر شہباز چشتی کراچی آپ کے انتہائی عقیدت منداور نیازمند تھے اُنہوں نے کئی ایک کتب آپ کو تحفہ میں پیش کیں۔

آپ کے پاس کئی ایک ماہنامہ رسائل بھی آتے تھے جیسا کہ علماء کرام کی عادت ہوتی ہے کہ انہیں ضائع کردیتے ہیں لیکن آپ نے ان رسائل تک کو ترتیب کے مطابق محفوظ رکھا۔آپ نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کو تحریر کیا معروف علماء کرام اور علاقہ بھر کے کئی لوگوں کے سن وصال آپ نے نوٹ کیے۔کتاب ایک بہترین ساتھی ہے حجرۂ اعتکاف میں گوشہ تنہائی میں ہمیشہ آپ کو مصروف مطالعہ یا عبادت وریاضت میں دیکھا گیا۔

سخن فہمی و سخن سنجی:

آپ کے دیگر اوصاف میں سے ایک نمایاں وصف یہ کہ آپکی شاعرانہ طبیعت کو عمدہ و نفیس کلام سے بڑا لگاؤ تھا آپ کا شمار صوفی شعراء میں ہوتا ہے زندگی بھر صرف حمد اور نعت لکھی یا پھر بزرگان دین کی منقبتیں لکھیں ہیں کبھی کسی دنیادار کی خوشامد نہیں کی نہ کسی دنیاوی شخصیت کی منقبت لکھی۔آپ کو اساتذہ وقت اور قدیم صوفی شعراء کا کلام ازبر تھا عربی وفارسی محاورے اکثر دوران گفتگو موقع پر چسپاں فرماتے تھے خطوط لکھتے ہوئے بھی واقعہ کی مناسبت سے اشعار لکھتے رہتے

Marfat.com

سب سے بڑی خوبی یہ کہ شاعری میں آپ کا کوئی باقاعدہ استاد نہیں ہے خود ہی کلام لکھا اور اس کی اصلاح بھی کر لیتے تھے۔ عمدہ کلام کی سماعت پر قاری کو خوب دعائیں دیتے نعتیہ کلام پر زاروقطار روتے بھی تھے ایک بار سردار محبوب الٰہی کے پیرومرشد (ترپی والے پیر) تشریف لائے محترم انور شاہ صاحب جنہوں نے چالیس سال تک چمبہ پنڈ میں لوگوں کو مفت علاج کیا اور دوائیاں دیں کچھ عرصہ وزیرآباد میں بھی قیام کیا وہ بھی موجود تھے اثنائے گفتگو امام عالی مقام سید شہدا حضرت امام حسینؓ کا ذکر شروع ہو گیا آپ نے مناقب امام عالی مقام بیان کر رہے تھے اور ساتھ زاروقطار روئے اور عالم وجد میں آ گئے شاہ صاحب اور پیر صاحب بھی حالت ذوق میں چلے گئے کہ اسی کیفیت میں رات گذر گئی۔

نہ تخت و تاج میں ہے نہ لشکر و سپاہ میں ہے　　جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

سادگی و نفاست پسندی:

حضرت نے　　ساری زندگی سادگی، کفایت شعاری اور نفاست پسندی سے گذاری۔ آپ نے کبھی فاخرانہ لباس نہ پہنا کبھی بھی مرغن و عمدہ کھانوں کی تمنا نہ کی رہن سہن کے معاملات میں عیش و عشرت کو اختیار نہ کیا سادہ صاف ستھرا لباس پہنا جو کھانا سامنے آ گیا اُسے کھا لیا جو جگہ بیٹھنے کو مل گئی وہاں بیٹھ گئے خواہ چٹائی فرش بستر یا چارپائی ہو غرضیکہ جس نے جہاں بھی بٹھایا وہیں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ کا کمرہ انتہائی صاف ستھرا اور سادہ تھا تین اطراف کتابوں کی الماریاں ایک طرف چارپائی اور اُس کے سامنے جائے نماز بچھی ہوئی تھی جس کے سامنے ایک میز تھی جس پر ضروری کتابیں اور روزمرہ کے استعمال کی چیزیں پڑی ہوئی تھیں تمام اشیاء ترتیب سے پڑی ہوئی تھیں۔

آپ نے گفتگو اور خطابت کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری میں بھی سادگی کے دامن کو نہ چھوڑا عام فہم گفتگو کرتے شعر کہتے ہوئے سادہ الفاظ استعمال کیے جو سیدھا دل میں اُتر جاتے ہیں

Marfat.com

مشکل الفاظ تشبیہات و استعارہ کا استعمال نہ کیا آپ کا کلام سادہ مگر جامع ہے پڑھنے سے ایک خاص قسم کی کیفیات دل پر طاری ہوتی تھیں دل میں خشیت الٰہی حب رسول ﷺ فکر آخرت اور عمل کرنے کے جذبات ابھرتے ہیں۔

حضرت کا حلیہ لباس اور خوراک:

ارشاد نبوی ﷺ ہے قال خیارکم الذین اذا رؤوا ذکر اللہ (تم میں سب سے بہتر وہ ہستیاں ہیں جن کی صورت کو دیکھ کر اللہ یاد آ جائے)۔

رنگ گندم گوں کشادہ پیشانی روشن دمکتا ہوا چہرہ، ابرو خمدار سفید داڑھی گنجان تا بہ سینہ رخسار بھرے ہوئے آنکھیں بڑی بڑی اور بادہ وحدت سے مخمور، قد دراز، جسم فربہ اندام چوڑا سینہ ہاتھ پاؤں مضبوط، موئے مبارک سیدھے گیسو کانوں تک عمر بھر خضاب و مہندی استعمال نہ کی۔ آپ تصویر کشی کو پسند نہیں کرتے تھے البتہ آپ کی ایک تصویر ملتی ہے جو آپ نے انتہائی ضروری حالات میں شناختی کارڈ کے لیے بنوائی تھی اور اس پر ہمیشہ استغفار اور ندامت کا اظہار کرتے تھے انہی دنوں چہرے پر پھوڑا نکل آیا جو کئی ہفتوں بعد صحیح ہوا اس کے بارے میں کہا کرتے تھے یہ مجھے تصویر بنوانے کی سزا ملی ہے۔

آپ کو سفید لباس پسند تھا راقم الحروف نے کبھی بھی آپ کو رنگدار لباس میں نہیں دیکھا شلوار قمیض جب کہ گرمیوں میں ململ کا کرتہ پسند فرماتے سر پر رومال یا کپڑے کی ٹوپی رکھتے جمعۃ المبارک یا محافل میں شرکت پر کلاہ پر سفید پگڑی باندھتے تھے اکثر ہاتھ میں رومال یا سفید چادر ضرور پاس رکھتے تاکہ گھر سے باہر نماز کی ادائیگی میں سہولت رہے سردیوں میں واسکٹ اور اچکن استعمال کرتے اور رنگین یا سفید رومال کندھوں پر ڈالتے تھے لباس کے معاملے میں نمود و نمائش کے قائل نہ تھے سادہ صاف ستھرا اور کم قیمت لباس پسند فرماتے زیادہ تر سفید لٹھے کا لباس زیب تن ہوتا تھا۔

گھڑی کلائی پر باندھنے کی بجائے پاکٹ کی گھڑی باریک زنجیر کے ساتھ باندھی ہوئی پاس رکھتے تھے قلم، کاغذ، تسبیح اور کنگھی کو کبھی بھی اپنے سے جدا نہ رکھا۔

Marfat.com

چال ورفتار میانہ جس میں اہل علم کا وقار اور اہل دل کا بانکپن نظر آتا گفتگو فرماتے تو ایک ایک لفظ گنا جا سکتا تھا آواز مبارک کے اندر سوز اور شیریں پن تھا انتہائی درد بھری آواز میں فارسی اردو اور پنجابی کے اشعار بھی دوران تقریر پڑھتے تھے قرآن کریم کی زیادہ تلاوت کی بنا پر دوران امامت وخطابت انتہائی اعلیٰ لہجہ میں قرآنی آیات کی تلاوت فرماتے تھے۔

اپنی خوراک کا بہت خیال رکھتے تھے سادہ مناسب کھانے کا اہتمام کرتے ہمیشہ اپنے پاس سیاہ مرچ پسی ہوئی ضرور رکھتے جسے کھانے سے پہلے استعمال کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس کے استعمال کی وجہ سے اب تک نظر کمزور نہیں ہوئی ہے لالٹین کی روشنی میں عربی کتب کے باریک حواشی تک بغیر عینک کے پڑھ لیتے تھے۔ دن میں تین سے چار مرتبہ تک چائے پیتے سردیوں میں انڈے محبوب ترین غذا تھی مکئی کی روٹی کے ساتھ ساگ یا کڑھی کو پسند فرماتے مرغن غذاؤں اور بہت زیادہ میٹھی اشیاء سے پرہیز کرتے تمباکو نوشی سے سخت نفرت تھی اور اس کی برملا مذمت فرماتے۔

طبیعت طمع سے یکسر خالی تھی قناعت پسند اور متوکل تھے عابد وزاہد تھے مگر فراخ اور خوش رو، گفتگو مراتب کے لحاظ سے کرتے تھے چھوٹے بڑے کو بلا تخصیص محبت بھرے انداز میں مخاطب کرتے گفتگو میٹھی اور پر حلاوت تھی گو کم بولتے مگر کلام مربوط اور جامع ہوتا، تساہل وغفلت پر خفگی کا اظہار ہوتا بے جا تکرار نہ کرتے مسکراتے اور شفقت فرماتے۔ اعلیٰحضرت فاضل بریلویؒ نے ایک قطعہ میں اپنی مکمل سیرت خود بیان فرمائی ہے اسی آئینہ میں ہمیں سیرت عارف ربانی نظر آتی ہے۔

نہ مرا نوش زتحسیں نہ مرا نیش زطعن — نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوش ذمے

منم و کنج خمولی کہ نگنجد دروے — جز من وچند کتابے و دوات و قلمے

(مجھے کسی کی تحسین سے خوشی ہے نہ کسی کے طعن سے غم اپنی تعریف سننے کا عادی ہوں نہ اپنی مذمت سے کوئی سروکار ہے بس میں ہوں اور گوشہ تنہائی ہو جس میں میری چند کتابوں اور قلم دوات کے سوا دوسرا کوئی نہ ہو)۔

Marfat.com

باب چہارم　　　　　　تصانیف

حضرت ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر تصانیف کے حوالے سے نظر ڈالی جائے تو اس ضمن میں ہمارے سامنے اُنکی تین تصانیف جو اُن کے تفکرات کا نتیجہ ہیں نظر آتی ہیں۔

نمبرا: گلدستہ غلام درنعت سید خیر الانام ﷺ

حضرت ابوالمعانیؒ کا یہ نعتیہ کلام ذکر حبیب = دل کا طبیب جو گلدستہ غلام کے نام سے حضرت مولانا غلام محبوب سبحانی نے آپ کے وصال کے بعد شائع کیا جو ایک سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے اِس نعتیہ کلام کے پیش لفظ میں آپ نے لکھا ہے۔

'' حضرت قبلہ والد ماجد قائم اللیل صائم النہار ابوالمعانی مولانا محمد غلام ربانی صاحب علیہ الرحمتہ نے زیرنظر گلدستہ غلام کا مسودہ الحاج الحافظ پیر محمد طیب صاحب مدظلہ العالی سریکوٹ کے ہاتھ فقیر کو چٹا گانگ بھیجا تا کہ یہ محفوظ ہو جائے پڑھ کر کوئی بندہ خدا عامل ہو اور ہمارے لیے ذریعہ نجات ہو مگر اس وقت زیارت حرمین شریفین کی حاضری کی بنا پر چھپوایا نہ جاسکا البتہ مدینہ طیبہ میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پائے اقدس کے قریب نذرانہ عقیدت کے طور پر سب نعتیں پڑھ دی گئیں اس کے بعد حالات نے موافقت نہ کی۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ یہ مجموعہ نعت آپکی زندگی میں ہی چھپ جائے مگر حالات کی نا مساعدت کے سبب یہ آرزو تشنہ تکمیل رہی اب بفضلہ تعالیٰ یہ ہدیہ قارئین ہے۔

اِس گلدستہ نعت میں فارسی، اُردو اور پنجابی زبان کے علاوہ آپکے عربی اشعار بھی شامل ہیں

ہدیہ عید تھا گلدستہ اخلاص بھی تھا　　عشق سرکارؐ کے اظہار کا غماز بھی تھا

Marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عباسؓ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا دل چاہتا ہے کہ آپؐ کی مدح میں کچھ عرض کروں آپ ﷺ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا لایفضض اللہ فاک (اللہ آپکی زبان کبھی بند نہ کرے)۔ نعت نبی اکرم ﷺ کی مدحت ہے تکریم رسول ﷺ ہے جوش ایمان ہے چراغ منزل عشق خدا ہے۔ خوشبوئے خصال مجتبیٰ ﷺ ہے اور رحمت حق کے ساتھ ساتھ شمع عرفان وایقان ہے یہی وجہ ہے کہ قادر الکلام شاعر بھی نعت کے میدان میں خود کو عاجز پاتے ہیں۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم کاں ذات پاک مرتبہ دان محمدؐ است

پھر یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک توفیق الٰہی عشق کی گہرائی عقیدت کی پختگی ارادت کی شدت نہ ہو اُس وقت تک نعت نہیں کہی جاسکتی۔

کیا فکر کی جولانی کیا عرض ہنر مندی توصیف پیمبرؐ ہے توفیق خداوندی

حضرت ابوالمعانیؒ ایک عام شاعر نہیں بلکہ ایک علمی گھرانہ کے چشم و چراغ کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے عظیم عالم دین اور صوفی بزرگ ہیں آپکی نعتیہ شاعری میں صرف لفاظی نہیں ہے بلکہ اطاعت ومحبت رسول ﷺ کا پیغام دیا گیا عمل پر ابھارنے کی بھرپور کوشش کی سیرت مطہرہ کہ ہر گوشے کو اجاگر کیا سرکار دوعالم ﷺ کے محاسن قدسیہ کو بیان کرتے ہوئے بڑی خوبصورتی سے اپنے دل کے احساسات کو بیان کیا ہے بلکہ یارسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ایک غلام کو اپنے آقا سے حاصل ہے اور اپنی اس نسبت کا جابجا اظہار کیا عاجزی وانکساری سے اس نسبت پر ناز بھی ہے۔

ہوں غلام ابن غلام ابن غلام ان کے در سے ہوں سوالی بالدوام

ایک اور نعت کے آخر میں یوں اظہار کیا:

تو رؤف رحیم کریم شہا میں فقیر وحقیر وغلام تیرا
پڑھوں وقت نزع کے نام تیرا پھر منزل خوف خطر کی نہیں

Marfat.com

اپنی نسبت کا اظہار ایک مقام پر اس طرح کیا:

کر غلام خستہ کی یہ التجا یا رب قبول ہو قوی نسبت نبی رغبت رسول اللہ کی

محبت رسول اللہ ﷺ عین ایمان ہے اس کا اظہار کئی مقامات پر کیا:

حب حبیب خدا جان ہے ایمان کی بے جان ہو ایماں وہ نہیں لائق توقیر

الفت حضور کی جسے حاصل نہیں غلام کامل نہیں ایمان میں ایماں ہے حقیر

آپ کے نعتیہ کلام پر نظر ڈالیں تو کہیں ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کی صورت جلوہ گر نظر آتی ہے کہیں آپکے معجزات کا بیان ہے کہیں محامد و محاسن کا ذکر ہے کہیں سیرت کے انوار جلوہ نما ہیں کہیں اوصاف و کمالات کا ظہور ہے کہیں سرکار مدینہ ﷺ کے ساتھ عشق و عقیدت کی رم جھم ہے۔ آپ نے اپنے ان اشعار میں عقائد کا بھی اظہار کیا ہے اور قرآنی آیات کی تفسیر بھی بیان کی ہے۔ آپ کا نعتیہ کلام فنی لحاظ سے بھی اپنے لوازمات کے ساتھ جگمگا رہا ہے درد سوز و گداز مستی کیف سبھی کچھ یہاں موجود ہے۔ آپ نے فارسی، اردو اور پنجابی میں خوب اپنے جذبات و عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں کتاب ہذا کے آخری باب میں اس گلدستہ سے چند پھول عقیدت و محبت پیش کیے جائیں گے۔

مبشرات مع تشریحات المعرف بہ نور ایمان گنج عرفان

حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی یہ غیر مطبوعہ تحریر اس میں آپ نے اپنی چند خوابوں کی تعبیر بیان کی ہے اور اپنے جذبات کا اظہار کئی مقامات پر اشعار کی صورت میں کیا یہ رسالہ سبق آموز براھین متین خزائن العرفان ہے جس میں کئی ایک مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی خصوصاً اعتکاف اور درود پاک کے فضائل کو بیان کیا ہے اس باب میں رسالہ ہذا نذر قارئین ہے۔

Marfat.com

نایاب تحفہ صلوۃ والسلام

آپکی تیسری تصنیف بھی غیر مطبوعہ ہے یہ کتاب ''تنبیہ الانام'' تصنیف شیخ سید ابو صالح بن حضرت شیخ عبدالرزاق بن شیخ المشائخ شہباز لامکانی محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ مذکورہ کتاب کا قلمی نسخہ جو تین حصوں پر مشتمل ہے ایک لاکھ احادیث مبارکہ کا خزانہ ہے جس میں سرکار دو عالم ﷺ کے معجزات وصفات کا ذکر ہے حضرت ابوالمعانیؒ نے ان احادیث مبارکہ سے چند احادیث مبارکہ کی تشریح اشعار میں بیان کی ہے۔

آپکی عادت مبارکہ تھی کہ جو بھی کتاب آپکے زیر مطالعہ ہوتی آپ اُس کے اکثر مقامات پر حواشی لکھتے رہے۔ کئی ایک قدیم عربی کتب ورسائل کے مخطوطے بھی آپ نے نقل کیے ہیں علاوہ ازیں آپ کی کئی تحریریں مختلف موضوعات پر موجود ہیں جنہیں ایک کتابی صورت میں انشاءاللہ العزیز شائع کیا جائے گا بتوفیق رب العزت۔

یہاں ذیل میں سب سے پہلے وہ وصیت نامہ لکھا جا رہا ہے جس کی آپ نے بڑی فضیلت بیان کی ہے کئی ایک خطوط میں اس کو شائع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور آپ نے جن لوگوں کی نماز جنازہ پڑھائی اکثر کے کفن میں اس وصیت نامہ کو رکھا راقم الحروف نے بھی اس وصیت نامہ کو جو آپ کے ہاتھ سے لکھا ہوا میرے پاس محفوظ تھا والدہ ماجدہ کے کفن میں رکھا اس وصیت نامہ کو گھر میں رکھنا وظیفہ بنانا فریم میں لگانا ازحد مفید ہے اِس وصیت نامے کے متعلق آپ نے لکھا ''یہ وصیت نامہ فقیر نے امام غزالیؒ کی کتاب کیمیائے سعادت جو قلمی صورت میں میرے پاس ہے اُسکی جلد پر باہر پہلی جانب لکھا پایا اگر اس کا ثبوت اصل کتب مروجہ سے نہ بھی ملے فضائل اعمال میں برائے فائدہ میت مسلم مسلمہ بنا بر حیلہ ذریعہ نجات ہے کوئی حرج نہیں۔ اِس وصیت نامہ کے ساتھ لکھا ہوا پایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مومن فوت ہو یہ آیات اس کے سر کے برابر دفن کریں اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اس کو عذاب نہ ہوگا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم نشرح لک صدرک ٥ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک٥ورفعنا لک ذکرک٥فان مع العسر یسرا ٥ان مع العسر یسرا ٥فاذا فرغت فانصب ٥ والیٰ ربک فارغب ٥ واقم الصلوٰة طر فی النهار زلفا من الیل ط ان الحسنٰت یذهبن السیات ط ذالک ذکری للذ کرین ٥افمن شرح الله صدره لاسلام فهو علٰے نور من ربه ط حسبنا الله توکلت علٰے الله وهو رب العرش العظیم ٥والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ط والله یحب المحسنین ٥اشهد ان الا اله الا اِلله وحده لا شریک له واشهد ان محمد اعبده ورسوله وان الموت حق وان الساعة حق وان الجنة حق والنار حق والصراط حق والبعث حق وقولک حق وفعلک حق ولقائک حق وان الساعة اتیة لاریب فیها وان الله لیبعث من فی القبور جمعیا ٥الهم قلبی محجوبا وعقلی مغلوبا ونفسی معیوبا وهوائی غالبا وطاعتی قلیل معصیتی کثیر ولسانی مقرا بالذنوب فکیف حالتی یاستار العیوب وعلام الغیوب یاغفار الذبوب فاغفرلنا ذنوبنا یا غفار یا غفار یا غفار ط الهم صل علٰے سیدنا محمد واله اجمعین ٥برحمتک یاارحم الراحمین٥

Marfat.com

رسالہ عجالہ مشتمل بر مبشرات الحسنات مع التشریحات درجات

المعرف بہ نور ایمان گنج عرفان

از قلم قائم اللیل صائم النہار علامہ ابوالمعانی محمد غلام ربانی علیہ رحمتہ چمبہ پنڈ ہزارہ

بحسن سعی عبدالمصطفیٰ غلام محبوب سبحانی حسن ابدال

پر حکم سبق آموز براھین شرح متین خزائن العرفان ہمراہ تشریحات

مبشرات معدن فیوضات مخزن کرامات جامع الحسنات والبرکات کما قال جل مجدہ۔

لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و الاخرۃ التجا بدرگاہ رب العلیٰ کبریا حق تعالیٰ جل وعلا

مشتمل بر عجز و نیاز حقیقت حال پر ملال

تو ہے ستار میرے عیب چھپا اے صدر کرم　　ساری دنیا سے ہوں محتاج ترین اے ابر کرم

دیکھتا ہوں جسے اس میں ہنر پاتا ہوں　　اپنے آپ میں پاتا ہوں سب عیب و جرم و ستم

بیگانہ ہوں اخلاص سے تقویٰ نہیں ہمراہ　　نفس و شیطاں کے مکر وساوس میں ہوں محکم

سر سے پاؤں تلک ڈوبا ہوا ہوں فسق و فجور　　لیکن تیرے رحم و کرم عفو سے مایوس نہ ہم

بات بیہودہ بہت منہ سے نکالی میں نے　　وہ کیے میں نے گناہ جو نہ کیے اور کسی مجرم

الغرض کوئی نہیں اس موج جہالت میں میرا　　تیرے ہی لطف و کرم پے ہے بھروسہ ہر دم

تیری درگاہ میں لاتا ہوں شفیع وہ آقا　　جو وسیلہ ہے بڑا سب کا شفیع شافع اعظم

اے غلام سگ درگاہ محمد عربی

پڑھ درود ان پہ صدا دل کی جلا ہر جا پیہم

Marfat.com

ھست کلید گنج حکم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سحر کرشمہ وصلش بخواب میدیدم زہے مراتب کہ بہ زبیداریست ۔ سبحان اللہ

اول بشارت ۔ جس میں حیٰوۃ آنحضرت ﷺ پر روشن دلیل ہے اور کتاب دلائل الخیرات کی مقبولیت ایک حقیقت ہے ۲ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ دوشنبہ سوموار مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً وکرماً کی رات تھی علی الصبح روزہ رکھنے کی نیت تھی صحن بیت اللہ شریف مصلیٰ حنبلی مالکی کے مابین باب ابراہیم باب الوداع دونوں راستوں کے درمیان سو رہا تھا نصف شب عربی ٹائم کے مطابق تقریباً پانچ بجے کا وقت تھا خواب میں دیکھا کہ منزل مثل اڈہ کے ہے جہاں بہت حمار دراز گوش جمع ہیں اچانک اخی المکرم شیخ القرآن ایک حمار پر سوار ہوئے آپہنچے اس فقیر کے سامنے سواری سے اترے جب فقیر نے دیکھا تو اس حمار کے بائیں پہلو پر لکھا ہوا یہ پایا کہ یہ حمار رسول اللہ ﷺ کے حمار یعفور نامی کی نسل سے ہے فقط حمار والے صاحب نے جو لگام پکڑے آگے تھا ایک تصویر فوٹو جیب سے نکالا فی الفور بداھۃ فقیر نے معلوم کر لیا کہ یہ صورت پاک آنحضرت ﷺ کی ہے فداہ ابی و امی ۔ چنانچہ فقیر نے آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک چمکتا ہوا او سبلت شریف ریش مبارک غنین کریمین کی زیارت کی یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ زندہ تصویر مبارک ہے جس قدر غور سے دیکھتا لذت وذوق زیادہ ہوتا جاتا تھا تبسم فرما رہے تھے بے حد مسرت ہوئی صاحب حمار بولا ایک آنہ یا قرش پر کوئی اس کو لیتا ہے فقیر فی الفور بولا ایک ریال روپیہ دیتا ہوں مجھے دو صاحب حمار نے مسرت سے وہ مبارک تصویر فوٹو میرے حوالے کر دی اور فقیر نے قبول کر لی ۲ محرم الحرام شب سوموار مکہ مکرمہ ۱۳۴۹ھ

حسن اتفاق سے جب مدینہ منورہ روضہ اطہر کی حاضری نصیب ہوئی زہے سعادت فللہ الحمد سید محبوب علی مدنی مدظلہ فقیر کی واپسی کے وقت باب السلام کے سامنے بازار میں ایک نسخہ دلائل الخیرات شریف دیا جو بارہا مرتبہ روضہ اطہر میں وقف ہونے کے بعد پڑھا گیا ۔ سید مذکور نے فرمایا کہ نجدی حکومت سعودی کے دور

Marfat.com

میں تمام نسخے دلائل الخیرات جلا دیئے گئے بقول بعضے یا نکال دیئے گئے۔ العیاذ باالله العظیم منهم ومن قبح فعلهم هذا للذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخرة ۔مجبوب علی صاحب نے کہا میرے والد نے یہ نسخہ حرم مکرم سے نکالا اور گھر رکھا مبادا یہ بھی کسی نجدی سفیہ کے ہاتھوں برباد ہو فقیر بولا یہ حرم مکرم نبوی میں وقف رہا تھا بولے یہ تم خود فیصلہ کرلو فی الفور فقیر نے عرض کی کہ واقف کی نیت یہ ہی ہے کہ اس کا ورد مبارک جاری ہے نہ کہ بند مگر نجدیوں کی وجہ سے یہاں اس کا رکھنا ممنوع ہے لہذا اس حیلہ سے فقیر ہمراہ لے جاتا ہے اس کا مبارک ورد جاری رکھوں اور اس کے بدلے ایک چھوٹی تختی والا قرآن کریم آپ لے آئیں اور حرم مکرم میں وقف کردیں چنانچہ ایک ریال روپیہ سے قرآن کریم لاکر وقف کردیا اس کے بعد ایک سال یہ انکشاف ہوا جب کہ سحری کے وقت نسخہ مذکورہ کی تلاوت ورد کررہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کا جو فوٹو تصویر مبارک تھی یہی بلاشک ہے جو ایک ریال روپیہ سے لیا تھا اور وہ حیلہ بھی درست ثابت ہوا۔ اور یہ اظهر من الشمس ہے کہ دلائل الخیرات خصوصاً یہ نسخہ جس کی فی الحال ہر روز فقیر ایک مرتبہ تلاوت کرتا ہے فلة الحمد علیٰ ذالک آنحضرت ﷺ کی زندہ تصویر اور سچہ حلیہ مبارک ہے پھر اس کے معانی میں غور کرنے سے بے حد حالات و فضائل آنحضرت ﷺ سے واقفیت سے آنحضرت ﷺ سے عقیدت محبت کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے حب الله تعالیٰ حب الرسول کی خاصیت اس کتاب کی لازمی خصوصیت ہے۔

مئے شربت عاشقیت خرد   بے خوف جگر چشتیہ نتواں کرد

اگر ایمان جان ایمان حب اللہ تعالیٰ وحب حبیب اللہ ﷺ کی آرزو جستجو ہے تو اس کا وظیفہ ورد شبانہ روزانہ لازم ہے کہ یہ معمولات مشغلہ اولیاء عظام سے ہے مشائخ کرام سے ہے اور تھا

جس کو جس کی چاہ بے حد شوق ہے   اس کو اس کے نام سے بس ذوق ہے

Marfat.com

لِکل وجهة فرمان رحمن آیۃ محکم جدا ہرقوم کا قبلہ کوئی شیدا فدا ہردم
خدا کے در کے درباں باب اعظم مصطفےٰ پیارے پھرا جو انکے در سے دربدر وہ دربدر مجرم
ہے سر کا قبلہ کعبہ کعبہ کا کعبہ مزار اقدس قرار دل سکون جان ادبگاہ درگہٗ اعظم
مقدس محترم آرام گاہ مصطفےٰ پیارے مسلم ہے خدا کے عرش پر جس کو شرف ہردم
خدا کی فوج قدسی رات دن جس پر سلامی ہے برستی ہے جہاں انوار کی بارش صدا پیہم
خدا سے لولگانے کا وسیلہ مصطفےٰ پیارا یہی ہے عروۃ الوثقیٰ یہ جان رحمت عالم
غلام کمتریں کرورد ان کے نام نامی کا اسی میں ہے شفا دل کی جلاء عرفان حق محکم

صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیک یارسول اللہ
اسی پر زندگی ہو موت آئے حشر ہو خرم آمین

مدارج ایمان کامل مدارج محبت الفت شوق اشتیاق آنحضرت ﷺ موقوف ہیں (الحدیث)۔ لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین والذین آمنو اشد حبا للہ کی آیۃ مبارکہ ہی صحیح راہ بتاتی ہے احوال پر جمال اسلاف صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے فرداً فرداً حتی کہ حیوان یعفور حمار مبارک عضباء قربانی کے اونٹ استن حنانہ کے عشق وسوز وگداز نے تو انتہا کردی سبحان اللہ۔

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں گفت جانم از فراقت گشت خون

فصاحت النخلته حتیٰ کادت ان تنشق حتی جاء النبی ﷺ فوضع یده علیه فسکت وقال والذی نفسی بیده لولم التزمه لم یزل هکذا الیٰ یوم القیٰمه وفیه روایة دعاهٗ ﷺ الی نفسه فجاء یخرق الارض فالتزمه ثم امره فعاد الیٰ مکانه (الحدیث) یحن الیٰ رسول الله ﷺ شوقا الیه فانتم احق ان تشتاقوا الیٰ لقائه

گفت آں خواہی کہ دائم شد بقاش بشنواے مومن کم از چوبے مباش

Marfat.com

فقیر نے اسی مضمون کو اس طرح بیان کیا:

پروانہ وار شمع رسالت کے ہیں اسیر — اصحاب جملہ سرورعالم کے خورد و پیر
آ دوست تو بروز بروز بدر تو دیکھ — قربان جان کرتے ہیں مردان شیر گیر
یوسف پہ ہاتھ کاٹے ہیں لبیک زنان مصر — مردان عرب ماہ عرب پر ہیں سینہ چیر
انسان تو کیا حیوان تک قربان ہیں حضور — جھک جھک کے جان دیتے ہیں اشتر صحیح ضمیر
عضباء کا عشق دیکھ کہ فرقت حضور میں — کھایا نہ پیا ہوگئی قربان مہ غیور
مرکب حضور کا یعفور نام تھا — فرقت نبی سے چاہ میں بھاتا ہے جان خطیر
دیوانہ وار چرخ ہے عشق رسول میں — ساکن زمین زسکن شہباز عرش گیر
اے ظالم جھول عشق رسول دیکھ — سوکھا ستوں کسقدر نالاں ہے سوزگر
مشتاق خود حضور کا رب غفور ہے — اسری بعبدہ بخدا شان بے نظیر
الفت حضور کی جسے حاصل نہیں غلام — کامل نہیں ایمان میں ایمان ہے حقیر

خواب ثانی:

بحکم سبق آموز کاشف حقیقت باعتکاف مورخہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ خمیس جمعرات کی رات یہ خواب دیکھی جب کہ نیت یہ تھی کہ اس سال آخری عشرہ رمضان پر زائد معتکف میں رہوں گا انشاء اللہ۔ للہ ولرسولہ نصف شب کو خواب میں دیکھا فقیر ایک متعین خدمت دین حسن ابدال میں متعین ہے میرے ساتھ دیگر آشنا بھی سوار ہیں وہ ساتھی حسن ابدال کی منڈی پر جا رہے ہیں فقیر کی قمیص پہلے والی ہے چادر ساتھیوں سے لی میں نے کہا مجھے بھی منڈی میں کام ہے مگر رقم ساتھ نہیں لایا پھر بیدار ہوا۔ اگر سچی ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے ورنہ سوء نفس کی طرف سے ہے۔ مسجد میں آخری عشرہ کا اعتکاف ابدال حسین جمیل فعل ہے یہ دینی ملازمت ہے اس میں فقیر کے وہی سابقہ اعمال ہوں گے کچھ زائد مثلاً چادر ہمراہ ہوں نمازیوں سے کی وجہ سے وہ جماعت وغیرہ ہے مسجد میں آنا جانا منڈی کی مثال ہے جب قیمت نیت ہمراہ ہو

Marfat.com

تمیض نفع ہے ورنہ خسارہ ظاہر قیمت عزم بالجزم نیت محکم مصمم ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ اعمال تین قسم کے ہیں بعض میں نفع محض بعض میں خسارہ محض اور بعض بین بین۔ جب مسجد میں آئے نیت اعتکاف کر لے خسارہ سے بچے دنیاوی کلام مباح مسجد میں نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے خشک لکڑی کو آگ جلاتی اعتکاف میں محض نفع اجر ہے کہ دینی خدمت دینی ملازمت کی مثل ہے بہتری حسن ابدال کے اعمال میں سے ہے کہ خورد ونوش نماز باجماعت نوافل اذکار استغفار درود شریف تلاوت قرآن پاک گویا جمیع عبادات حسنات کا عامل بن کر محفوظ ہوا معتکف گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے اور ومن دق بـاب الكريم الفتح کا مصداق ہوا۔

چوں ز چاہ میکنی ہر روز خاک　　عاقبت روزے بہ بنی آب پاک

ترجمہ: جب کنوئیں سے ہر روز مٹی نکالے گا آخر پانی پاک حاصل کرے گا۔

چوں نشینی برسر کوئے کسے　　عاقبت بنی تو ہم روئے کسے

ترجمہ: جب کسی کی گلی پر بیٹھے گا آخر کسی کا منہ دیکھے گا۔

سایۂ حق برسر بندہ بود　　عاقبت جوئیندہ یا بندہ بود

ترجمہ: بندے پر حق کا سایہ ہوتا ہے آخر متلاشی پالیتا ہے

اس لیے فرمایا واعبد ربک حتیٰ یاتیک الیقین۔ موت تک عبادت کر فاستقم کما امرت واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا

صبر کن حافظ بسختی روز وشب　　عاقبت روزے بیابی کام را

اسلام دو کلموں میں اقرار اور قرار عہد اور وفا اجابت واستقامت

قدم باید اندر طریقت نہ دم　　کہ اصلے ندارد دم بے قدم

معتکف سوتے جاگتے کھاتے پیتے عبادت میں رہتا ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ﷺ کو امر الٰہی ان طهرا بیتی للطائفین والعاكفين والركع السجود۔

Marfat.com

نظم مشتمل براعتکاف

معتکف جو خانہ حق میں وحید ہے رجال ابدال وہ مرد سعید
صالح الاعمال ہے وہ خوش لقا وہ حسن ابدال ہے مرد خدا
نیکیوں میں رات دن وہ خوش نصیب وہ ملازم خدمت دین میں عجیب
آفریں خواں ہیں سبِ اس پر انس وجن ہے بدی سے بند نیکی رات و دن
رب ہے رحمٰن رب رحیم اس پر مزید رب کے گھر میں رب کا مہمان ہے سعید
کر صدا رب دے گدایارب کریم پس غلام اس درتے درباں رہ مقیم
میں مھین ہوں درپہ سائل شادکر صدقہ اپنے مصطفیٰ کا رد نہ کر
رد نہ کر مردود خاسر یا رحیم لے کے آیا ہوں تمنائے عظیم
ردنہ کر خاسر کرم کر کبریا دل سے ہوں تیرا تیرے محبوب کا

ہوں غلام ابن غلام ابن غلام
فاتحہ با الخیر ہو یارب تمام

فضائل اعتکاف: (ایام اعتکاف ماہ رمضان ۱۳۸۹ھ)

ابن ماجہ کی حدیث مبارکہ ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا۔ جملہ بدیوں سے معتکف محفوظ ہوتا ہے اور نیکیوں سے اس قدر قریب جیسا اس نے تمام نیکیاں کردیں ہے بیہقی میں ہے امام حسینؓ نے فرمایا کہ جس نے رمضان شریف کے دس دنوں کا اعتکاف کیا:

ا) گویا اس نے دوحج اور دو عمرے ادا کیئے۔ بعض دنوں میں ترک دینا بہترین عبادت ہے اسلام نے اس طرح ترک دینا کرائی کہ کاروبار بھی بند نہ ہوں اور لوگ تارک الدنیا بھی ہوجائیں یعنی رمضان

Marfat.com

میں کچھ گھر بار چھوڑ کر بال بچوں سے منہ موڑ کے خانہ خدا میں آ بیٹھیں جلوت سے نکل کر خلوت کے مزے لیں۔

زاہنائے دھر وقت کے خوش نے شود   خوش وقت آنکہ معتکف کنج عزلت است

یہ ترک دنیا جوگی ملنگ سادھو بننے سے بدر جہابہتر ہے۔

۲)معتکف اس گدا کی طرح ہے جو غنی کے در پر بیٹھ جائے کہے میں لے کر جاؤں گا دروازے والے کو اپنے دروازہ کی لاج ہوتی ہے مسجد والے کو اپنے دروازے کا لحاظ ہوتا ہے وہ ضرور دے کر بھیجے گا مگر طلب صادق اخلاص شرط ہے۔

۳)اعتکاف میں دل ماسوااللہ سے خالی ہو کر اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔

۴)اعتکاف میں لوگوں سے علیحدگی اور رب سے قرب ہوتا ہے یہ لوگوں سے لوگ اس سے محفوظ ہوتے ہیں۔

۵)اعتکاف میں نفس کی آگ بجھ جاتی ہے۔

۶)اعتکاف میں انسان دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے اور یہ صدق واخلاص کا دروازہ ہے۔

تعلق حجاب است بے حاصلی   چو پیوندھا بکسلی واصلی

تعلق حجاب ہوتا ہے بے فائدہ جب تعلق کو توڑے گا واصل ہو جائے گا۔

حضرت بایزید بسطامی نے سوال کیا رب تعالیٰ سے کیف الطریق الیک جواب ملا دع نفسک فتعال.

۷)اعتکاف رب سے انس ہے تھوڑے رزق پر توکل ورضا ہے۔

۸)اعتکاف میں انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے غیبت سے بچتا ہے۔

۹)اعتکاف میں انسان رب کی رحمت کے قابل ہو جاتا ہے دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس (۴۰)دن کا اعتکاف کرا کے انہیں توراۃ دی گئی۔ حضور علیہ السلام نے غار حرا میں چھ(۶)دن کا

Marfat.com

اعتکاف فرمایا تب آپکو قرآن کریم اور نبوت عطا ہوئی۔اگر چہ وہ موجودہ اعتکاف سے کچھ مختلف تھے اُن میں بھی تو دنیا سے علیحدگی تو تھی۔

۱۰)صوفیائے کرام بھی خاص اعمال کے لیے چلہ کشی کرتے ہیں یہ بھی ایک اعتکاف ہے اس سے قلب کی صفائی ہوتی ہے۔

۱۱)اعتکاف میں انسان کوغور وفکر کا موقع ملتا ہے صوفیائے کرام فرماتے ہیں ایک ساعت کی فکر ایک سال کے ذکر سے افضل ہے انسان اس وقت گناہوں کو چھوڑ کر استغفار کر لیتا ہے اعتکاف میں آئندہ زندگی کے لیے پروگرام بنا سکتا ہے۔

مسائل اعتکاف:

بیسویں رمضان المبارک کی عصر سے عید مبارک کے چاند دیکھنے تک اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفائیہ ہے اگر بستی/شہر میں کسی نے نہ کیا تو سب سنت چھوڑنے کے گناہگار ہوئے۔اگر ایک نے بھی کیا تو سب بری ہو گئے۔چاہیے کہ بیسویں رمضان عصر پڑھ کر مسجد میں بیٹھے اور چاند دیکھنے پر نکلے۔

مسلہ: معتکف ضرورت انسانی پیشاب، پاخانہ، غسل، وضو کے سوا کسی کام کے لیے بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔

مسلہ: مسجد سے مراد داخل مسجد ہے جہاں نماز پڑھی جائے، غسل خانہ وضو کی جگہ اس سے خارج ہیں۔ بلاضرورت معتکف یہاں بھی نہ آئے۔

مسلہ: اعتکاف میں عورتوں سے بوس وکنار وغیرہ سب حرام ہے۔

مسلہ: مرد آدمی اُس مسجد میں اعتکاف کرے جہاں پنجگانہ نمازیں ادا ہوتی ہوں امام اور مؤذن مقرر ہوں۔عورت مسجد گھر میں اعتکاف کرے یعنی گھر میں وہ جگہ جو نماز کے لیے پاک ہو۔

مسلہ: اعتکاف والے کو مسجد میں کھانا پینا، سونا، اور عمدہ کلام کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

اعتکاف کی مدت: یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اعتکاف کی مدت ۹ یا ۱۰ دن ہے۔ اِس میں روزہ بھی شرط ہے۔ اعتکاف فرض نذر کا اسکی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور اس میں بھی روزہ شرط ہے مگر اعتکاف نفلی جسے حکمی اعتکاف کہتے ہیں اِس کے لیے نہ مدت نہ روزہ شرط ہے انسان جب بھی مسجد میں آئے دایاں قدم مسجد میں داخل کرے اور کہے (نویت سنت الاعتکاف) اس سے چار (۴) فائدے حاصل ہوں گے (۱) جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا (۲) مسجد میں کھانا پینا بھی جائز ہوگا (۳) مسجد میں سو بھی سکتا ہے (۴) مسجد میں دنیاوی جائز بات بھی کرسکتا ہے۔

مسئلہ: اعتکاف سب سے افضل مسجد حرم کعبۃ اللہ میں پھر مسجد نبوی میں پھر مسجد اقصیٰ میں پھر اس مسجد میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو (جوہرہ)۔

مدینہ پاک میں ستونوں کے اوپر لکھا ہوا ہے خاص کر باب جبرائیل میں جلی حرفوں سے (نویت سنت الاعتکاف)۔ اگر منت مانتے وقت یہ شرط کرلی کہ مریض کی عیادت کروں گا اور نماز جنازہ اور مسجد علم میں حاضر ہوں گا تو یہ شرط جائز ہے اب اگر ان کاموں کے لیے جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا دل میں نیت کرنا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہنا ضروری ہے (عالمگیری۔ ردالمختار) مباح بات بھی جس میں نہ ثواب نہ گناہ ہے۔ اعتکاف والے کے لیے وہ بات بھی مکروہ ہے مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو ایسے کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو، اعتکاف والا چپ نہ رہے قرآن مجید کی تلاوت اور حدیث شریف اور درود شریف کی کثرت علم دین کی درس وتدریس نبی ﷺ اور دیگر انبیاء سابقین کے سیر وافکار اور اولیاء اللہ کی حکایات اور امور دین کی کتاب پڑھے۔ اعتکاف نفل چھوڑے تو قضاء نہیں وہی پر ختم ہوگیا۔ اعتکاف مسنون رمضان میں بیٹھا تھا ایک دن توڑ دیا اور جس دن توڑا تھا فقط اسی دن کی قضاء کرے باقی دنوں کی قضاء نہیں اور منت کا اعتکاف توڑ دیا تو اگر کسی معین ماہ کی منت تھی تو باقی دنوں کی قضاء کرے۔

Marfat.com

معتکف عابد ہے زاہد بالقین ہے حسن ابدال بے شک باب دین
نیکوں میں رات دن مشغول ہے اس لیے وہ مرد حق مقبول ہے
ہے گناہوں سے بری وہ معتکف بالذنوب والخطایا معترف
رب کے گھر میں معتکف مہمان رب گھر کو چھوڑا گھر میں سب خواہشات سب
رب کے گھر میں رب کا طالب ذکر میں رب سے سائل مغفرت کے فکر میں
رب کے گھر میں رب سے سائل اے غلام وہ مرا ابدال ناجی باالسلام

خواب ثالث: (۲۸ ذیقعد شب سوموار ۱۳۸۵ھ)

سبق آموز خواب فاعتبر وایا اولی الابصار

نیت صحیح اسکا ثمرہ نیک اعمال۔ انما الاعمال باالنیات

عشرہ ذی الحجہ کے ۹ دن کا ارادہ مصمم کیا کہ اعتکاف کروں گا تا کہ اسکی فضیلت حاصل کرسکوں انشاء اللہ بعد میں نیت توڑ دی خواب یہ ہے کہ اس فقیر کا ایک حسین معصوم لڑکا ہے جو ابھی خود دیکھا نہیں فوت ہو گیا اور اسکے کفن کی خرید کی سعی جاری ہے بیدار ہونے پر جب غور کیا تو تعبیر کما حقہ نہ کرسکی کہ وہ کونسا فعل سالم صالح فقیر سے فوت ہو گیا ہے دن سوموار کو وساوس دنیاوی کی بناء پر فقیر نے ارادہ اعتکاف ترک کر دیا بعد میں غور کیا تو پتہ چلا کہ یہ اعتکاف جو نیتہ ذہن نشین تھا جو ابھی معرض وجود میں نہیں آیا اولاد صالح معصوم کی طرح عنداللہ قرار پایا تھا پھر اُس نیک ارادہ کا ترک اسکے قتل کی حیثیت سے تھا۔ تعبیر معلوم ہونے پر فقیر نے پھر ارادہ سابق مصمم کر لیا تا کہ جو ابھی وجود میں نہیں آیا۔ عنداللہ ابھی شروع وقت باقی ہے شاید عنداللہ فقیر کی اولاد صغار معصوم کی حیثیت سے فقیر کے لے باقیات وصالحات سے ہو۔ انہ علی ما یشاء قدیر وبا الاجابہ جدیر۔

Marfat.com

فوائد:ا) نیت صالح عمل صالح کی حیثیت رکھتی ہے اور عمل صالح حسین وجمیل اولاد صغار معصوم کی حیثیت ہے بلکہ نیت صالح صالح عمل سے بدرجہا بہتر ہے۔ لما ورد فی الحدیث، نیته المؤمن خیر من عمله۔ حضرت عثمانؓ نے حضور ﷺ سے سنا کہ انه وعد بثواب عظیم علیٰ حفر بئر فنویٰ ان یحضرها فسبق الیه الکافر فحفرها فقال علیه السلام نیته المؤمن خیر من عمله۔

نیت نیک کا ثمرہ عزم بالجزم کا مآل مرجع۔

قصد کعبہ کن چو وقت حج بود　　چونکہ رفتی مکہ ہم دیدہ شود
قصد درمعراج دید دوست بود　　درتبع عرش و ملائک ہم نمود
سید الاعمال بالنیات گفت　　نیت خیرت بسے گلہا شگفت
نیتہ المؤمن بود بہ از عمل　　ایں چنیں فرمود سلطان دول
حکایت: خانۂ نوساخت روزے نومرید　　پیر آمد خانۂ اورا بدید
روزن از بہر چہ کردی اے رفیق　　گفت تانور اندر آید ازطریق
گفت آں فرع است ایں باید نیاز　　تاازیں راہ بشنوی بانگ نماز
نور خوداندر تبع مے آیدت　　نیت آنراکس کہ آں مے بایدت

۳) نیت نیک صالح کا ترک قتل اولاد کے مثل ہے ولا تبطلوا اعمالکم بالمن والاذیٰ اسی بناء پر قطع صلوٰۃ وروزہ ممنوع ہے اگر نماز میں سہو ہوتو سجدہ سہو واجب ہے۔

۴) نیز نیت صالح کے نتائج جب بالعزم ہوں ورنہ لغو ہے لقوله تعالیٰ وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله والحاصل ان عزم الکفر کفرو وفطرة الذنوب من غیر عزم مغفورة (مدارک)

Marfat.com

سن یہ ہے ارشاد آں خیر البشر ہے عمل موقوف نیت نیک پر
نیت طالح سے رکھے رب نگاہ نیت سے صالح عمل ہے واہ واہ
ترک مت کر اسکو کر ہرحال میں عزم کر باالجزم نیک اعمال میں
قتل ہے معصوم پاک اولاد کا ترک نیت نیک راہ جلاد کا
حکم اللہ دیکھ فرمان ذوالقدر حج کو جائے قصد رب البیت کر
پاک دل سے عزم ہو باالجزم ہو جب زیارت مصطفٰے کا عزم ہو
پڑھ درود اکثر جمیع ساعات میں ڈوب جا تعظیم و تکریمات میں
یادکرنا عرض کرتا ہے غریب جب مواجھہ شاہ خوباں ہو نصیب
حیلیتی ضاقت فیا نعم الرسول یارسول اللہ من ظالم جھول
شوق ہے تیرا فقط آقا نصیب زرنہ نیک اعمال ہمراہ یا حبیب
ردنہ کردر سے وصل دے باالتمام عرض کرتا ہے غلام ابن غلام

خواب رابع:

خواب ہادی راہ صواب لاولی الالباب سبق آموز موجب تقوٰی تام باالفضل والجود یا ذوالجلال والاکرام بحرمتہ سید الانام علیہ التحیۃ والثناء۔ شعبان المعظم کے ماہ مبارک میں سوموار کی شب جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوا۔ حسب معمول درود شریف مختلف صیغوں سے جو پانچ صد (۵۰۰) تک مخصوص طریقہ سے پڑھنے شروع کیے۔ اچانک ایک طالبعلم نے بولا کہ فلاں مریض روشن بھائی بوستان کا انتقال ہوگیا ہے استرجع فقیر نے اپنا وظیفہ اس ارادہ سے فی الحال ترک کیا کہ بعد میں ادا کرلوں گا۔ مردہ والوں کے گھر حاضری ضروری ہے خواب یہ ہے کہ میرا دودھ خوار معصوم بچہ میرے پاس ہے میں اُسے اپنے ہاتھ سے ذبح کررہاہوں خون بہہ رہاہے اور وہ بچہ مجھے دیکھ کرہنس رہا ہے مگر میں اس کو برابر ذبح کررہاہوں پھر میں نے

Marfat.com

اسے چھوڑا اور اپنے کیے ہوئے پر نادم بھی تھا اور کیے ہوئے پر زیادہ تعجب بھی نہ تھا دل میں کہتا ہوں کہ اچھا یہ ابھی مرا نہیں ہے، پٹی مرہم کروں گا تو ٹھیک ہو جائے گا کہنے والا کہتا ہے کہ ایسے معصوم بچے کو بھی کسی نے ذبح نہیں کیا پھر بیدار ہوا۔

تعبیر: ان کان حقاً فمن الله وان کان باطلاً فمن سؤ نفسی۔ نیک عمل خصوصاً درود شریف کا مقررہ وظیفہ طفل شیر خوار معصوم بچے کی طرح ہے جو باپ عامل کا شفیع بے شک ہے ایسے وظیفہ پاک کا ترک درحقیقت اپنے بچے کو ذبح کرنے کے مترادف ہے اگرچہ ارادہ بعد میں ادا کرنے کا کیوں نہ ہو **فلهذا ورد عن سید البشر من فاتته صلوة الوسطیٰ صلوة العصر فکانما وتر اھله وماله** یعنی نیک عمل کی ادا اور قضا کا مسئلہ ہوا اور نیک عمل کی مثال بچے شیر خوار معصوم کی سی ہے کہ بلاشک وہ باپ عامل کا روز جزا شفیع مشفع ہوگا اور قضا کی مثال مرہم پٹی کی ہے **فلهذا قال الله جل مجده ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتاً** ۔ رہا بچے کا ہنسنا اور زندہ رہنا باوجود ذبح کے بنا پر نیت ہے کہ بعد میں ادا کردوں گا قضا ادا کے کب برابر زخم پٹی سے ٹھیک ہوا **فبها** ورنہ فوت موت کے برابر اور یہ بزرگان دین کی نزدیک موت سے بھی سخت تر ہے **فلهذا قال الفوت اشد من الموت** کہ ورد فعل مامور بہ رب کے نزدیک ہونا ہے اور فوت ہونا بعید ہونا ہے۔

فوائد: وظیفہ درود شریف خصوصاً مخصوص صیغوں سے پاک اولاد حسین وجمیل معصوم کی مثل ہے جو والدین کا شفیع وسیلہ بے شک ہے ایسے وظیفہ پر ثبات قرار از حد ضروری ہے ورنہ خسارہ ظاہر ہے اس بناء پر فرمایا **من ترک الاوراد ردعن الباب قال الله تعالیٰ فاستقم کما امرت** یہ فعل استقامت **علی الدین** کرامت سے بدر جہا بہتر ہے **ان الذین قالو اربنا الله ثم استقامو ا . الاستقامة فوق الکرامة** اور یہ استقامت **فی الدین علی الدین** حسین سخت ترین مشکل عمل شریعت ہے جو ہر مومن سے مطلوب ہے۔

Marfat.com

فلھذا قال سید المرسلین شیبتنی ھو دواخواتھا اوکما قال علیہ شریعت دوحرفوں کے مابین ہے(۱)اقرار وقرار (۲) عہدووفا اجابت واقامت۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

سعدی: قدم باید اندرطریقت نہ دم کہ اصلے ندار دم بے قدم
قدم پیش نے کز ملک بگرری وگر باز مانی زدد کمتری
مہتری درقبول فرمان است ترک فرماں دلیل حرمان است
ہرکہ سیمائے راستاں دارد سرے خدمت بآستاں دارد

خلاصہ خواب: ہادی راہ صواب اعمال نیک اور بد۔اولاد نیک اور بد کی مثل ہے۔عمل ماموارت کا نیک اولاد کی مثل منہیات کا مرتکب ہونا بد اولاد کی مثل ہے پس نتیجہ ظاہر ہے۔

گندم از گندم بروید جوزجو از مکافات عمل غافل مشو

من عمل صالحا فلنفسه ومن الساء فعلیھا۔

پسر نوح بابداں بنشست خانداں نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزچند پے نیکاں گرفت مردم شد

فلھذا قال اللہ تعالیٰ ام حسب الذین اجترحوالسیأت ان نجعلم کا الذین آمنواوعملوالصلحت۔واعبدر بک حتیٰ یاتیک الیقین۔

اندریں راہ میں تراش ے خراش تادم آخردم فارغ مباش
کارکن کارکن بگورازگفتار کاندریں راہ کار دارد کار

Marfat.com

الجنة داران عمل بهارضی اللہ. وان فرطت فالنار

هما محلات ما للناس غیرهما. فانظر لنفسک ماذاانت تختار

چوں عمل سایہ ست اے قدتوخم سایہ تو کمتر فتددرپیش ہم

پس پیغمبر گفت بہرایں طریق باوفا تراز عمل نہ بود رفیق

گربود نیکی ابدیارت شود گربودبد درلحد مارت شود

عرب بیٹیوں کوتعلیم تلقین کرتے ہیں۔یعنی انک مسؤل یوم القیمٰتہ ماذاعملت ولا تسئل بما نسبت ان اللہ خلق الجنتہ لمن اطاعہ وان کان عبد ا حبشیا وخلق النار لمن عصاہ وان کان ملکا قرشیاً الدینا مزرع الآخرۃ

حساب کارخودامروزکن کہ فرصت است زخیر شربنگر تا چیست حاصل تو

اگر بقصدنکوئی تو نگری خوش باش وگر بغیر بدی نیت وای بردل تو

حاسبوا قبل ان تحاسبوا:

ورد کر ورد درود پاک کو تاکہ پائے وصل شہ لولاک کو

ورد کر ورد درود پاک کا تاکہ ہودیدارشہ لولاک کا

ورد کرورد درود مصطفٰے تاکہ ہو تجھ پر نظر خیرالوریٰ

پڑھ درود اکثر صدبے انتہا تاکہ ہو تجھ کو محبت مصطفٰے

پڑھ وردااکثر صداصبح ومسا تاکہ ہو تیراشفیع خیرالوریٰ

الفت محبوب حق ورد درود حکم ہے صلو ا علیہ رب ودود

جان ایماں مصطفٰے خیرالوریٰ ہے درودان پرسدا دل کی شفا

ہے درود مصطفٰے پیرہدیٰ راہ نما راہ طریقت پیشوا

Marfat.com

جان عالم جان ایمان مصطفےٰ جابجا فریاد رس روز جزا
اے غلام بے نوا کمترگدا کروظیفہ نام نامی مصطفےٰ
نام نامی اسم محبوب خدا اسم اعظم ہے محمد مصطفےٰ
کلمہ توحید میں خود فکر کر اسم اللہ محمد ذکر کر
قرب لفظی معنوی پر ہے دلیل قاب توسین ادن منی بے مثیل
موسیٰ عمران اور وادی طوی مصطفےٰ عرش خدا ہے زیرپا
لن ترانی حضرت موسیٰ خطاب قاب توسین ادن منی بے نقاب
نام اقدس جبکہ ہو وردزباں دل کو راحت منہ میں لذت بے گماں
صورت انساں محمد نام ہے اس پہ اس خاطر بہت انعام ہے
نام ان کا سبب انعام کا ورنہ ہے پیغام موت انجام کا
پس محمد ہے وہ سرورکائنات سب کی ہے جسکی اجابت میں نجات
سن غلام خستہ کام ناتمام ورد کر نام محمد باالدوام

شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

جس صورت نیک اعمال کی خصوصاً درود شریف کا ورد معصوم بچہ شیر خوار کی مثل ہے اور بد اعمال اور ترک اوراد کی صورت مثل مجروح مذبوح قابل مرہم پٹی ہے جبکہ اس کی قضا کی نیت ہے ورنہ ذبح موت کے برابر الفوت اشد من الموت

حکایت: ایک روایت میں ہے کہ ایک صاحب دل صاحب کشف جنازہ کے ہمراہ جارہا تھا صاحب کشف فرماتے ہیں میت کے آگے دو شخص ایک خوب صورت ایک بدصورت باہم لڑتے جارہے ہیں کبھی خوب صورت غالب آتا ہے کبھی بدصورت حتیٰ کہ نماز جنازہ ادا ہوئی۔ پھر میں نے دیکھا خوبصورت نے

Marfat.com

بدصورت کوگرادیا بدصورت مغلوب ہوگیا پھر وہ خوبصورت بچہ میت کے ہمراہ ہوگیا۔ صاحب کشف فرماتے ہیں کہ بدصورت وجود بھی پڑا تھا اس کے پاس گیا سوال کرنے پر اس نے حقیقت بتائی کہ ہم دونوں خوبصورت اور بدصورت اس میت کے نیک و بداعمال تھے جو ہم دونوں برابر تھے جب جنازہ ہوا خوب صورت نیک عمل کو تقویت ہوئی وہ غالب آیا۔ اب وہ اس کے ہمراہ قبر میں گیا اور میں بدعمل بدصورت ہوکر مغلوب پڑا ہوں مجھے اب اس کی تاب نہیں کہ رونما ہوں۔

نیک و بداعمال کی صورت مثال

دیکھ یہ ہے فیصلہ اصحاب حال

کر عمل صالح قوی کر روح کو　　چھوڑ بد اعمال اور مجروح کو

روح سے انسان ہے تو واہ واہ　　ورنہ میت ناتواں رب کی پناہ

جاگ اٹھ غفلت سے رب کا ذکر کر　　تو مسافر چند روزہ فکر کر

پر خطر راہ تو مسافر وحید　　فکر توشہ راہ کر منزل بعید

مصطفےٰ کا حکم سن صاحب طریق　　باوفا تراز عمل نہ بود رفیق

پیر کامل رہنما واہ واہ وکیل　　وابتغوا فرمان حسن واہ واہ دلیل

پیر کامل ہے وسیلہ راہ رفیق　　راہ طریقت پر خطر راہ بس عمیق

پیر کامل راہ نما جس کا نہیں　　پیر اس کا ہے وہ شیطان لعین

پیر رومی سب کا ہے جو راہ بر　　سن وہ فرماتا ہے واہ واہ قدر کر

پیررا بگویں کہ بے پیر ایں سفر　　ہست بس پُر آفت و راہ پرخطر

Marfat.com

شیخ ابی بکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے پڑوس میں ایک جوان حسین الوجہ قائم اللیل صائم النہار تھا ایک دن میرے پاس آیا ذکر کیا کہ میرے استاد میں آج رات کو اپنے ورد روزینہ سے سو گیا خواب میں دیکھا میرے محراب سے خوبصورت عورتیں نکلیں اور ایک ان میں نہایت بدشکل تھی میں نے پوچھا تم خوبصورت اور یہ بدصورت کیوں ہے بولیں ہم خوبصورت تمہاری وہ راتیں جو تم نے ذکر کیا فکر کیا زندہ رکھا اور یہ بدصورت وہ تیری رات ہے جس میں تو اپنے اوراد سے سو گیا اگر اس رات میں تیری موت واقع ہوتی تو یہ بدصورت تیری برزخی رفیقہ حیات بنتی۔ معلوم ہوا قبر میں نیک و بد اعمال اپنی اپنی صورت میں رونما ہوں گے۔

غور کر اور ذکر پھر فکر کر — تو مسافر راہ تیرا پر خطر
جاں ورگ سے موت ہے تیرے قریب — یہ ہے دین ایمان عمل تیرا عجیب
مر کے زندہ تو نے ہونا ہے ضرور — عدل کا میزان حق یوم النشور
ذرہ بھر نیکی پہ پائے گا جزا — ذرہ بھر شئی پر تجھے دے گا سزا
سن غلام زار فرمان خدا — چھوڑ غفلت فکر کر روز جزا

۱۴ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

خواب خامس: عالم خواب میں سبق آموز خط۔ بوقت پونے چار بجے فقیر نے خواب میں دیکھا کہ اپنا گھر جو مسجد کے قریب ہے توت کے درخت کے نیچے بستر والی چارپائی پر بیٹھا ہوں ولی احمد چچا حوالدار ایک لفافہ خط لایا فقیر کے ذہن میں یوں گذرا کہ ان کو ایبٹ آباد سے کسی مولوی آشنا کا خط آیا مجھ کو دیا انکو چارپائی کی داہنی جانب بٹھایا اور خط کھول کر پڑھنا شروع میں عبارت عربی تھی اس کو بھی فقیر نے پڑھا مگر وہ عبارت بھول گئی۔ اس خط میں یہ نہیں تھا کہ کس کے نام آیا ہے اور لکھنے والا کون ہے عربی عبارت کے بعد یہ تھا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر میرا ارادہ بیت اللہ شریف جانے کا ہے اعمال عنقاء کی مثل چاہیے کہ عنقاء کی مثل نہیں فقط۔

Marfat.com

تعبیر: ان کان حقا فمن اللہ والا من سوء نفسی۔ فقیر کو اپنے نیک احوال اور اوراد پر مداومت کی تلقین ہے اور اس پر بشارت عظمت ہے کہ یہ طریقہ راہ راست بیت اللہ شریف تک لے جاتا ہے پھر اس مسافر اپنے گھر کے مہمان پڑوسی پر مالک گھر ضرور نظر رحمت نظر کرم کرتا ہے۔

فقیر کا کچھ دنوں سے یہ معمول ہو گیا تھا کہ حفظ ایک ہزار مرتبہ درود شریف مختلف صیغوں سے اور ایک ہزار مرتبہ استغفار مختلف صیغوں کے اور تلاوت سورہ اخلاص اور کلمہ طیب و کلمہ تمجید شام کی نماز کے بعد صلوٰۃ اوابین اور اس کے بعد صلوٰۃ تسبیح پھر تلاوت قرآن کریم اوابین کی دو رکعت۔ آج رات کو فقیر دو رکعت میں سوا پارہ قرآن کریم حفظ پڑھا شاید اسکی مداومت کی تلقین ہو ممکن ہے کہ درپردہ سفر من الدنیا یا فی الدنیا کی بشارت ہو واللہ علیم حکیم۔

اس طرح وقت سحری تہجد میں دور حاضر میں یہ عمل بحمدہ تعالیٰ عنقاء کی مثل ہے بلاشک۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　گرنہ بخشد خدائے بخشندہ

نظم:

مثل عنقاء کر عمل اے مرد راہ　　حافظ و ناصر ہو رب تیرا الہ
ورد کلمہ اور قرآن کریم　　ہے یہ شاہراہ قبلہ کعبہ مستقیم
پھر درود اور توبہ استغفار ہے　　رب کی خاطر سب سے دل بیزار ہے
استقامت دین اور اوراد دین　　ہے کرامت پر یہ برتر نازنین
جو کرے وردو عمل ازروئے دین　　اس پر ثابت ہو قدم حق الیقین
استقامت دین پر دین مستقیم　　ورنہ وہ مردود خاسر کالرجیم
دین سارا مصطفٰے دین کا وہ شاہ　　اُن سے رشتہ جوڑ انکی لے پناہ
اے غلام بے نواء کم ترگدا　　پڑھ درود ان پر صدا بے انتہا

Marfat.com

خواب سادس:

بدھ کی شب جبکہ صبح روزہ رکھنے کی نیت تھی خواب میں یوں دیکھا کہ ایک بالا خانہ ہے جس کا دروازہ مشرقی جانب سے اونچا ہے اس کو سیڑھی لگی ہوئی ہے جس کی دائیں طرف آباد ہے اور بائیں طرف غیر آباد۔ فقیر اگرچہ بائیں جانب سے خوف کرتا تھا مگر بلا تکلف بالا خانہ میں داخل ہو گیا دیکھا تو اعلیحضرت گولڑوی قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمتہ مربع شکل میں رُخ بجانب شمال بیٹھے فقیر کی جانب ایک مرتبہ دیکھا زبان مبارک سے یہ درود شریف پڑھے سے تھے اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ تیزی سے یوں بار بار پڑھتے ہیں فقیر دیکھتے اور درود شریف سنتے ہی مسرت سے بیدار ہوا تو دل میں فرحت لذت تھی۔

تعبیر:

ان کاحقاً من اللہ وان کا باطلا فمن سؤ نفسی۔ دروازہ اونچا جانب مشرقی سیڑھی لگی دروازہ کی جانب وہی مقام ابراہیم علیہ السلام اور حطیم سامنے چاہ زمزم آبادی اور بائیں جانب مصلیٰ حنبلی مزین نہیں مطاف سے باہر اور کونہ میں حجر اسود مقام خوف یہ سب نشانیاں ہیں کعبتہ اللہ کی حضرت قبلہ پیر صاحب کو اندر شمال رخ مربع بیٹھا درود شریف کے ورد مشغول دیکھا اس سے چند مسائل ایمان کو تازہ رکھنے والے ظاہر ہوتے ہیں۔

پہلا یہ کہ کعبتہ اللہ کی ہر جانب فضیلت بے حد رکھتی ہے مگر جانب شمالی مدینہ منورہ واقعہ ہے پھر باہر کی جانب سے اندر کی جانب شمالی پر کہ باہر سے مدینہ منورہ کو پڑتی ہے پیٹھ کرنی اور اندر سے منہ لہذا اندر والی چھت افضل ترین ہے کہ اس میں چھت کعبہ بھی سامنے ہے اور مدینہ منورہ بھی زادہا اللہ عزاوشرفا پس جب قبلہ کعبہ کی جانب میں ہو تو بہتر ہے تو جو ذات کعبہ کا کعبہ بلکہ ہر صاحب کا قبلہ کعبہ اس کی جانب ظاہری منہ اور دل کا منہ ہو تو کس قدر فضیلت ہے اعلیحضرت فرماتے ہیں۔

Marfat.com

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبہ کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے یہ صدا میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

فقیر نے نظم میں مافی الضمیر کا یوں اظہار کیا:

ہے سر کا قبلہ کعبہ کعبہ کا کعبہ مزار اقدس قرار دل سکون جان ادب گاہ درگہ اعظم
مقدس محترم آرام گاہ ہے مصطفےٰ پیارے مسلم ہے خدا کے عرش پر جس کا شرف ہردم
خدا کی فوج قدسی رات و دن جس پر سلامی ہے برستی ہے جہاں انوار کی بارش صدا پیہم
جہاں سب مجرموں کو ہے بلاوہ مژدہ جاؤ کا وہ درگہ رحمتہ اللعالمین شافع شفیع اکرم
غلام کمتریں تیرا وسیلہ سب کا یہ آقا یہی ہے عروۃ الوثقیٰ یہ جان رحمت عالم

حضرت علامہ جامی علیہ الرحمتہ نے یوں فرمایا کہ سر کا قبلہ کعبہ ہے اور دل کا کعبہ کعبہ کا کعبہ ہے سیدنا محمد رسول اللہ

جمال روئے تو قبلہ جان حریم کوئے تو کعبۂ دل فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی
اے شوق دل گر ان کو یہ سجدہ روا نہیں اچھا وہ سجدہ کیجئے سر کو خبر نہ ہو
پل سے اتارو راہگزر کو خبر نہ ہو جبرائیل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو
کانٹا میرے جگر سے غم روزگار کا یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو
فریاد امتی جو کرے حال زار میں ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو
ایسا گمادے ان کی وِلا میں خدا ہمیں ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو
انکے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں گذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

Marfat.com

تو پھر سجدہ سرکار کو کیوں جائز نہیں پہلی شریعتوں میں جائز تھا فرماتے ہیں:

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سد ذرائع ادب ہے اپنی شریعت کا

الہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

جنہیں مرقد میں تا حشر اُمتی کہہ کر پکاروگے
ہمیں بھی یاد کرلو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

رضائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

حضرت شیخ المشائخ قبلہ عالم محبوب الٰہی قدس سرۃ العزیز کے پروانے ملک الشعراء امیر خسرو فرماتے ہیں وللناس فیما یعشقون مذاھب ۔ درحقیقت محبوب محبّ کے دل کا قبلہ ہوتا ہے۔ مقولہ محبوب الٰہی علیہ الرحمتہ و ارشاد باری تعالیٰ۔

ہر قوم راست راہے دینی وقبلہ گاہے   من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہے

لِکل وجھۃ ھو مولیھا۔ عارف علامہ رومی علیہ الرحمتہ نے یوں تفصیل فرمائی، مقولہ امیر خسرو

قبلۂ صورت پرستاں آب و گل   قبلۂ معنی شناساں جان و دل
قبلۂ زہاد محراب قبول   قبلۂ بدسیرتاں کار فضول
قبلۂ تن پروراں خواب و خورش   قبلۂ انساں بدانش پرورش
قبلۂ عاشق وصال بے زوال   قبلۂ عارف جمال ذوالجلال

آنحضرت ﷺ کعبہ معظّمہ سے افضل ہیں کعبہ کو منہ کرنے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی فضیلت میں فرق نہیں آتا کبھی سجدہ کرنے والا مسجود الیہ سے اعلیٰ ہوتا ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کا کعبہ ہیں اس لیے وقت ولادت اطہر کعبہ مولد اطہر کو جھکا مقام ابراہیم کی جانب سجدہ کیا

Marfat.com

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی　　ان بھنوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے　　اللہ جانتا ہے نیت کدھر کی ہے

یہ بخوبی معلوم ہوا کہ کعبہ سر عبادت کے واسطے بیت اللہ ہے اور کعبہ ایمان و دل تعظیماً ادباً جو گنبد خضراء میں آرام فرمائیں لہذا اگر حسن اتفاق سے بخت یاوری کرے اور قسمت بر آئے روضہ اطہر کی حاضری نصیب ہو زہے قسمت بغیر سجدہ خبردار خبردار خبردار روضہ اطہر سے اپنا منہ نہ پھرنا بحمد اللہ حاضری میں فقیر کا بھی دستور رہا بہار شریعت میں ہے جو کہ میرے استاذی المکرم صدر الشریعہ کی تصنیف ہے میں نے بخاری شریف کا دورہ ان سے ہی کیا وہ لکھتے ہیں سیدابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر ہوتے تھے تو آٹھوں پہر برابر حضور میں کھڑے ہوتے تھے ایک دفعہ بقیع شریف کا خیال آیا پھر معاً فرمایا اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

سرایں جابندگی ایں جا سجدہ ایں جا قرار ایں جا

ادب گاھیست زیر آسمان از عرش نازک تر　　نفس گم کردہ مے آید جنید بازید ایں جا

حضور ﷺ کی سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات ویسے ہی زندہ ہے جیسے وفات شریف سے پہلے انکی اور تمام انبیاء کرام علیھم السلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق فقط ایک آن کے لیے ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے امام محمد بن حاج مکی اور علامہ قسطلانی مواہب الدنیہ اور ائمہ مجتہدین فرماتے ہیں لا فرق بین موته وحیاته ﷺ فی مشاهدته لا مة و معرفة بحوالهم وعزائهمم وخواطرهم وذالک عنده جلی لا خفائیه امامحقق بن الهمام اور ملاں علی القاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں وانه ﷺ عالم بحضورک وقیامک وسلامک بل بجمیع احوالک وارتحالک ومقامک۔

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه　　فیه العفاف وفیه الجود والکرم

Marfat.com

یہاں بوقت سلام نہایت ادب تعظیم خشوع خضوع سے آنحضرت ﷺ کا حلیہ مبارک پیش نظر رکھ کر بلکہ کہیں بھی ہو جب درود شریف پڑھیں حلیہ مبارک پیش نظر رکھے۔

خلیفہ منصور نے حج کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی تو سوال کیا استقبل القبلتہ وادعو ام استقبل رسول اللہ ﷺ وادعو افقال لہ الامام المالک ولم تصرف وجھک عنہ وھو وسیلتک ووسیلۃ ابیک آدم الی اللہ بل استقبل واستفع بہ فیشفعہ اللہ فیک قال اللہ تعالیٰ ولو انھم اذظلمو انفسھم جاؤک فاستغفرو اللہ واستغفرلھم الرسول لوجد و اللہ توابا الرحیما ۔ منصور نے امام مالک سے سوال کیا قبلہ کومنہ کر کے دعا کروں یا رسول اللہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں امام مالک نے فرمایا تو اپنا چہرہ ان سے کیوں پھیرتا ہے وہ تیرے اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں ادھر ہی منہ کر شفاعت طلب کر۔ آیتہ کریمہ جب ظلم کریں تو آپ کے پاس آئیں اور آپ ان کے لیے سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ کوتواب رحیم پائیں گے۔

علامہ قاضی عیاض الشفاء میں امام سبکی نے شفاء السقام اور خلاصتہ الوفاء میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ جہاں تشریف فرما ہیں یہ مقام صرف کعبہ کا کعبہ بلکہ اطراف عالم کا گوشہ گوشہ زمین سے بلکہ سبع سموات کرسی اور عرش سے بھی برتر ہے اور اس پر اُمت کا اتفاق ہے (شفا) واتفق الامتہ علی ان البقعۃ التی دفن فیھا النبی ﷺ افضل من بقاع الارض کلھا بل ھی افضل من العرش ۔ اس زمین کو شرف کیوں حاصل نہ ہو جبکہ محبوب رب العالمین کے جوار شرف سے مستفیض ہے جس نے سراپا نور دل کے سرور روح عالم رحمت مجسم کو اپنی گود میں لے کر قرار پایا جن کی پابوسی کا شرف جبرائیل امین نے حاصل کیا۔

خدایت ثنا گفت تجیل کرد　　زمین بوس قدر تو جبریل کرد

Marfat.com

جب مواجہ شریف کی زیارت سے مستفیض ہوتو باادب طریقہ سے الصلوۃ والسلام علیک ایھاالنبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔نماز میں بھی صلوۃ والسلام پیش کرتے ہوئے یہ یقین رکھے کہ تو انکی نورانی نظر میں ہے اور وہ تجھے دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں بزرگان دین فرماتے ہیں جب درود شریف کے شرف سے مشرف ہوتو یہ تصور کریمثل متضرعاً خاشعاصورتہ الکریمہ فانہ جی یعلم حالہ ویسمع کلامہ ویقول من غیر رفع صوت ولا اخفاء تام بحضور قبلہ واستحیاء عن کثرۃ الذنوب السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔امام مالک نے بھی ایسا ہی نقل فرمایا ہے اور اس بے خبر علیہ ماعلیہ کی مت سن کہ نماز میں آنحضرت ﷺ کا تصور ایسا ہے العیاذ بااللہ العظیم ۔نماز تو ساری عبادت رب العالمین کی ہے اور تعظیم رحمتہ العالمین کا مجموعہ ہے بغیر درود سلام کے مردود بلاریب ھے لاصلوۃ الا بحضور القلب جس طرح نماز کا حکم اس طرح درود شریف کا۔ بلکہ تعظیم آنحضرت ﷺ بے حد ضروری ہے عین ایمان ہے " باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار " اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

انا ارسلناک شاھد اومبشراوً نذیرا لتؤمنوا بااللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلاً۔

جب زیارت مصطفیٰ کا عزم ہو پاک دل سے عزم ہو باالجزم ہو
ڈوب جا تعظیم و تکریمات میں جب کہ ہو ورد زبان صلوٰت میں
ہے ادب تعظیم ایمان الرسول بے ادب مردود ظالم بو الفضول
بے ادب شیطن کا سن حال زار اس پر لعنت تاقیامت کردگار
کرادب محبوب رب دل سے غلام تا کہ رب راضی ہو اور خیرالانام

Marfat.com

واقعہ عبرتناک: شیخ اکبر قدس سرہ فرماتے ہیں میں نے قرطبہ میں اقامت کی اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم علیہ السلام تا آنحضرت ﷺ تک تمام رُسل کرام کی زیارت کا شرف عنایت فرمایا مجھے مخاطب ہو کر حضرت ھود علیہ السلام نے جمعیت کا سبب بیان فرمایا کہ یہ اجتماع حلاج منصور علیہ الرحمتہ کے سب شفیع سفارشی ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کہ ان سے آنحضرت ﷺ کے جناب میں بے ادبی ہوئی ہے دنیاوی حیاتی میں کہ حلاج منصور نے کہا ھمتہ دون منصبہ کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے منصب سے کم ہمت کی جب ان سے پوچھا گیا ولم ذالک فرمایا اللہ نے فرمایا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی فکان من حقه ان لایرضی الا ان یقبل الله شفاعته فی کل کافر و مؤمن ولکنه ما قال الا شفاعته لاهل الکبائر من امتی فلما صدر منه هذالقول جاء رسول الله ﷺ فی واقعته وقال له یا منصور انت الذی انکرت علی فی الشفاعته فقال یا رسول الله قد کان ذالک قال الم تسمع انیقد حکیت عن ربی غزوجل اذا احببت عبداً کنت له سمعاً وبصراً ولسانا ویدا فقال بلیٰ یا رسول الله قال اذا کنت حبیب الله کان هو لسان القائل واذا هو الشافع المشفوع الیه انا عدم فی وجوده فای عتاب علی یا منصور فقال یا رسول الله انا تائب من قولی هذا فما کفارة ذنبی قال قرب نفسک لله قربان قال فکیف قال اقتل نفسک بسیف شریعتی فکان من امره ما کان ثم قال هود علیه السلام وهو من فارق الدنیا محجوب عن رسول الله ﷺ والان هذه لجمعیته لاجل الشفاعته له الیه ﷺ و کانت المدة بین مفارقة الدنیا وبین ولجمعیته المذکورة اکثر من ثلث مأته سنة (روح البیان)۔ فقال انا الحق۔ کہ مجھ سے بے ادبی ہوئی۔ حسنات الابرار سیأت المقربین۔ بظاہر تعریف تھی پھر ان کا کیا حال ہوگا جو خود آرائی خود نمائی کے لیے مسائل کی توضیح کرتے ہیں اور کہہ گئے ہیں وهم لا یشعرون۔ شیطان اپنی توحید محض پر ابتک فخر کرتا ہے پیروکار کینے بچیں۔

Marfat.com

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ مذکورہ بالا بیان نور ایمان ہے اظہر من الشمس وہی مسلمہ ہے افضل تر مقام کعبۃ اللہ میں کعبۃ اللہ کی چھت سمت شمالی میں مدینہ منورہ روضہ اطہر گنبد خضراء ہے اور کعبۃ اللہ کا میزاب رحمت بھی یہی رہنمائی کرتا ہے۔

مدینہ سے بلاوا آرہا ہے میرا دل مجھ سے پہلے جارہا ہے
وہ دیکھو حاجیو بیر علی سے نظر کعبہ کا کعبہ آرہا ہے
ملی جن کو محمد کی غلامی اُنہیں آقا بنایا جا رہا ہے

قبر مقدس کا شرف کیوں نہ اعلیٰ و بالا ہو اس کی وجہ یہ ہے علامہ سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ نے جیسے فرمایا۔

گلے خوشبوئے درحمام روزے رسید از دست محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم ولیکن مدتے باگل نشستم
جمال ہمنشین درمن اثر کرد وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم
مٹی طیبہ شہر بجھدی دوجگ تھیں ہے اعلیٰ خوش ہے شہر مبارک یارو جس وچ یار پیارا
عاشق تھیں معشوق نے پچھیا دس وے یار پیارے سوہنڑاں سب تھیں پاک دوارا جس وچ یار پیارا
دراں زمین کہ نسیم وزد طرۂ دوست چہ جائے دم زدن نافہائے تاتاریست

Marfat.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

کہ ھنوز از درو دیوار مدینہ مطیبہ ارواح فائح است کہ بجاں بشامہ محبت مے یابند

علامہ بوصیری علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

لاطیب یعدل ترباضم اعظمہ طوبیٰ لمنتشق شمہ منہ وملتثم

سعدی فرماتے ہیں۔

شفیع مطاع نبی کریم قسیم جسیم نسیم وسیم

قبر شریف کا وہ حصہ جو آنحضرت ﷺ پیوستہ ہے وہ بالاتفاق ساری زمین کعبہ اللہ آسمان و کرسی عرش عظیم سے افضل تر ہے

نعت شریف

شہر مبارک طابہ طیبہ جس وچ سجن دلارا اس دی ہر شے پیاری سانوں جس وچ یار پیارا
مٹی جس دی خاک شفا ہے اوہ ہے دلبر جانی اس دا نور ظہور ہے سارا جس دا نور بانی
جس رستے توں سجن پیارا گزریا نور ستارا خوشبو دار معطر ہویا جس تھاں چلے پیارا
جان قربان اُس سجن تے جس وچ یار پیارا عفت جو دو سخا اس تائیں جس وچ نور ستارا
کعبہ دا ایہہ کعبہ سرور حضرت پاک محمد عرش بریں تھیں برتر اعلیٰ مٹی پاک محمد
رب محبوب دی خاطر بھیجے قدسی کئی ہزاراں پڑھن درود سلام ہمیشاں مرقد باغ بہاراں
عرشوں فرشوں اعلیٰ بالا درگاہ پاک محمد عرشوں نازک فرشوں اعلیٰ پاک ہے خاک محمد
جھت سمت مدینے والی قبلہ کعبہ عالی جس جانب محبوب پیارا گنبد خضراء جالی
روح ایمان دا قبلہ آقا کعبہ قبلہ سردا کر غلام تصور آقا دل وچ گھر اس گھر دا

Marfat.com

خواب سادس ۱۳۷۹ھ سے یہ پہلا مسلہٗ بخوبی واضح ہوا کہ کعبۃ اللہ میں سمت جھت شالی سب جہات پر فوقیت رکھتی ہے شرافته المكان بالمكين۔ شالی جانب کعبہ کا کعبہ ہے جن کی زیارت جن کا تصور بحکم عشق اہم فرض ہے حج کی روح ہے کیونکہ کعبہ اور منیٰ، مزدلفہ انہی کے صدقہ سے بلکہ ذرہ ذرہ کا معرض وجود میں آنا ان ہی کی برکت سے ہے۔

امام اہلسنت ارشاد فرماتے ہیں:

لولاک والی صاحبی سب تیرے گھر کی ہے　　　ہوتے کہاں خلیل بنا کعبہ ومنی

كلا ولا بان تحليل و تحريم　　　لولاه ماكان فلك ولا فلك

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں حضور فرماتے ہیں ان الله خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره ثم خلق منه العرش والسماء والارض ۔ مدینہ منورہ کی حاضری کے بغیر حج بے جان ہے اگر حج نفلی ہو تو گھر سے مدینہ منورہ کی حاضری کا قصد کر مگر خیال رکھنا رستہ میں کعبہ معظّمہ بھی ملے گا حج بھی کر لو اس مضمون کو اعلحضرت عظیم برکت یوں فرماتے ہیں:

اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے　　　اس کے طفیل رب نے حج بھی کرادیئے

اے مسافر راہ حجاز مقدسہ میں راہ مار اور بھی بہت ہیں ذیاب فی ثیاب کپڑے پہنے ہوئے۔ بھیڑیئے کثرت سے ملیں گے ایسا نہ ہو کہ تم کو میٹھی باتوں میں لے کر حج مبرور مدینہ پاک کی حاضری سے محروم کر دیں نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دونوں کی ہے پرواز اس ایک فضاء میں

کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

اللہ تعالیٰ عمل صالح نیت پاک کی راہنمائی فرمائے انه على مايشاء قدير

Marfat.com

اِس خواب سے تعبیر کے طور پر دو مسلئے ثابت ہوئے وہ کہ حضرت قبلہ قدس سرہ کعبۃ اللہ میں شمالی جہت سمت منہ کر کے درود شریف مذکورہ پڑھ رہے ہیں آنحضرت ﷺ جو دیکھ کر یا تصور میں حاضر سمجھ کر جس طرح آپ اپنی نعت اج سک متراں دی ودھیری اے کے آخر میں صورت دیدہ شنیدہ کو حاضر مخاطب جان کر فرماتے ہیں ع سبحان اللہ ماجملک ما احسنک ما اکملک۔ دوسرا مسلۂ یہ ظاہر ہوا کہ نماز میں اور درود شریف و دیگر اوراد میں دل کے حضور سے عبادت میں نور ہوتا ہے اور یہی روح نماز روح درود شریف ہے اس کو شریعت میں احسان کہتے جس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان تعبد اللہ کانک تراہ، فان لم تکن تراہ فانہ یراک (مشکوۃ شریف) جس طرح نماز بغیر حضور قلب ممنوع ہے اس طرح باقی اوراد درود شریف بھی۔

برزبان تسبیح دردل گاؤخر ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر
بشنواز اخبارآں صدرالصدور لا صلوۃ تم الا باالحضور
اول اے جاں دفع شرموش کن وانگہ اندر جمع گندم کوش کن
گرنہ موشے دزد درانبان ماست گندم اعمال ما چل سالہ کجاست

مسلۂ تیسرا یہ ثابت ہوا کہ ہر نیک کام میں حضور قلب ضروری انما الاعمال باالنیات ۔درود شریف ممنوعہ مقامات حالات کے علاوہ خصوصاً افضل ترین مقامات جہاں ہیں اعلیٰ عبادت ہے بیان انواع الصلوۃ. فرضھا و واجبھا وسنتھا ومستحبا و حرامھا و کفرھا ومکروھا. فرض علینا فی عمرنا ان نقرء الصلوٰۃ مرۃً واحدۃً. وواجب علینا ان نتلو الصلوٰۃ عند ذکر نبینا وسنتہ فی التحیات الاخرۃ ومستحب فی کل وقت وساعتہ. وحرام فی محل المزبلۃ ومکان النجاستہ وکفر فی فعل الحرام مثل الزنا والقتل وغیرہ و مکروہ

Marfat.com

فی عشر محلات فی الصلوٰۃ ماعد التحیات وفی وقت الجماع وفی وقت قضاء الحاجتہ لنفسہ اورلغیرہ، وفی وقت جمع المال وفی وقت النظر انی شئی وفی وقت التعجب من شئی وفی وقت اللعب وفی وقت الضحک وفی وقت العطاس وفی وقت الذبح ۔درود شریف پڑھنا فرض ہے لیکن نماز کی طرح نہیں بلکہ حج کی مثل جس طرح عمر میں ایک مرتبہ حج فرض ہے اُسی طرح درود شریف بھی عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی ہے تو پڑھنا درود شریف واجب ہے۔قرآن کریم میں چودہ آیات سجدہ ہیں ایک مجلس میں اگر ۱۰۰ مرتبہ آیت سجدہ تلاوت کی تو سجدہ ایک ہی ہوگا واجب۔مگر حضور علیہ الصلوٰہ والسلام کا نام جتنی بار بھی سنے درود پاک اتنی بار واجب ہے۔نماز میں درود شریف پڑھنا سنت ہے۔جب حضور ﷺ کی پسندیدہ شئے محبوب مثلاً گلاب کا پھول دیکھے تو درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

فتاویٰ مہریہ: حضرت قبلہ خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ سے سوال کیا گیا راستہ میں چلتے ہوئے درود شریف پڑھنا کیسا ہے اور بے وضو۔فرمایا بے وضو اور ناپاک راستہ میں درود شریف پڑھنا بے ادبی ہے ہاں اگر راستہ پاک ہو تو چلتے پھرتے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر فائدہ بغیر حضور قلب کے نہیں اور وہ غالباً بیٹھ کر پڑھنے سے ہوتا ہے۔

مقامات مستحبہ درود شریف۔یوم الجمعہ۔رات جمعہ۔ہفتہ۔اتوار۔جمعرات۔صبح کے وقت شام۔مسجد کو داخل ہونے پر اور خروج پر۔قبر شریف کی زیارت کے وقت۔صفا مروہ۔آخری تشہد۔خطبہ جمعہ۔اجابت مؤذن کے بعد۔اقامت کے وقت۔اول دعا کے وقت۔وسط میں اور آخر دعا میں۔بعد قنوت۔تکبیرات عیدین کے درمیان۔جنازہ میں تکبیر کے بعد۔اجتماع میں۔فراق کے وقت۔وضو میں۔نسیان کے وقت۔چھینک وعظ میں۔علم کے شروع میں۔علم حدیث کے اول و آخر۔سوال کے وقت۔فتویٰ۔ہر مصنف کے لیے۔مدرس خطیب نکاح خواں۔نام نامی سننے پر دور حاضرۃ میں شعار اہلسنت و جماعت یہ

Marfat.com

ہے کہ جب مؤذن شہادت ثانیہ میں جب اشھد ان محمد رسول اللہ کہے سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کے آنکھوں سے لگالے اور قرۃ عینی بک یا رسول الله اللھم متعنی باالسمع و البصر (ردالمختار)۔

روح البیان میں ہے کہ شہادت ثانیہ کی پہلی مرتبہ اجابت میں یوں کہے صلی الله علیک یا رسول الله اور دوسری مرتبہ قرۃ عینی بک یا رسول الله اللھم متعنی باالسمع والبصر۔

القہستانی۔ نقلاعن کنز العباد۔ مستحب ہے شہادت ثانیہ میں پہلی مرتبہ سننے پر صلی الله علیه یا رسول اور دوسری مرتبہ بسماع کے وقت قرۃ عینی لک یا رسول الله۔ پھر کہے اللھم متعنی باالسمع و البصر بعد وضع ظفر الابھامین علی العینین فانه ﷺ یکون قائد اله الی الجنته۔ صلوٰۃ نجمی میں ہے ناخن ہر دو ابھامین بر چشم بنہد بطریق وضع نہ بطریق مد۔

محیط۔ کہ پیغمبر ﷺ بہ مسجد در آمد و نزد یک ستون بنشست وصدیق رضی اللہ عنہ در برابر آنحضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ برخاست بہ آذان اشتعال فرمود چوں گفت اشھد ان محمد رسول الله ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قرۃ عینی لک یا رسول الله۔

چوں بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیھم فرمود یا ابا بکر ہر کہ بکند چنیں کہ تو کردی خدائے بیامرز د گناہاں قدیم وجدید اور اگر بعمد بودہ باشند یا بحطا۔

قوۃ القلوب میں شیخ امام ابو طالب ابن عیینہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف لائے دس محرم کو نماز جمعہ ادا کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دونو ں ابہاموں آنکھوں پر مسح کیا اور قرۃ عینی بک یا رسول الله کہا جب حضرت بلال اذان سے فارغ ہوئے۔ حضور نے فرمایا ابوبکر جیسے تو نے کیا ایسے کوئی کہے گا میری ملاقات کے شوق سے خدا تعالیٰ اس کے پرانے نئے گناہ معاف کردے گا ظاہری اور باطنی اور اسکی گناہوں کی مغفرت کردے گا۔

Marfat.com

نقص الانبیاء میں ہے ان آدم علیہ السلام اشتاق الی لقائے محمد ﷺ حین کان فی الجنته فاوحی الله تعالیٰ الیه هو من صلبک ویظهر فی آخر الزمان فسأل لقاء محمد ﷺ حین کان فی الجنته فاوحی الله الیه فجعل الله النور المحمدی فی اصبعه المسبحته من یده الیمنی فسبح ذالک النور فلذالک سمیت تلک الاصبع مسبحةً۔ ایسے ہی روضی الفائق میں ہے ظهر الله تعالیٰ جمال حبیبه فی صفاء ظفری ابهامیه مثل المرأة فقبل آدم ظفر ابهامیه ومسح علی عینه فصار اصلاً لذریته فلما اخبر جبریل النبی ﷺ بهذا القصة قال علیه السلام من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفر ابهامیه ومسح علی عینه لمیعم ابداً۔

مدارج النبوت میں ہے جلد اول ص ۶۰ وہ روایت جو اسلام ایمان کی تمام عام خاص خصال پر مشتمل ہے ایمان کی مثل اس کو دل میں رکھ اور مرد راہ ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے پرسیدم رسول خدا ﷺ را از طریق وصال فرمود۔

المعرفته راس مالی والعقل اصل دینی والحسب اساسی والشوق مرقبی ذکر الله انسی والشفقة کنزی والخزن رفیقی والعلم سلاحی واصبر ردائی والرضا غنیمتی والفقر فخری والزهد حرفتی والیقین فوقی والصدق شفیقی والطاعته حُبی والجهاد خلقی وقرة عینی فی الصلوٰة وثمرة فوادی فی الذکر وغمی لاجل امتی وشوقی الی ربی۔

Marfat.com

ہے وسیلہ قرب حق ورد درود ہے یہ ورد کبریا رب ودود
واسطہ وصل نبی ورد درود سلموا صلوا علیہ با الشہود
ورد حق ورد درود مصطفےٰ ہے ملائک کی یہی ہردم صدا
ہے مقرب مصطفیٰ کا وہ سعید ہوگیا اس ورد سے جو مستفید
پڑھ درود اکثر صدا ہر جا فنا یہ دوا دل کی جلاء مشکل کشا
قرب حق کا یہ سبب سب سے اہم مصطفےٰ سے واسطہ الفت اتم
ورد کر اس کا صدا لیل ونہار تاکہ ہو واقف اسرار یار
ورد کر اس کا زباں سے دم بدم ذکر کر پھر فکر تن من عدم
ہے یقیناً یہ سبب برکات کا ہے اجابت کا سبب دعوات کا
ہے سعادت دوجہاں کا یہ سبب مصطفےٰ رب کی رضا اس میں عجب
جو نبی پرورد خواں ہے ورد ذرود اس پہ ہے صلوٰت حق رب وَدود
اقتداء اس میں ملائک کا شمار ترک اس کا دیکھ باطل کا شعار
محوکرتا ہے جفاجرم و گناہ قاضی الحاجات منجی واہ واہ
اس سے ہے دنیا میں پاکیزہ حیات عاقبت عقبیٰ میں ہے اس سے نجات
ہے یہ کنجی دلربا دارالسلام جس میں آقا مصطفےٰ کا ہے مقام
شیخ کامل کی طرح یہ راہنما پرخطر راہ میں یہ راہ بر پیشوا
منقبت ذکردرود دلربا کہ یہ ذکر اللہ ہے ذکر مصطفےٰ
اس لیے پڑھ اے غلام ناتمام مصطفےٰ پر الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

مسئلہ: جب نام آنحضرت ﷺ پڑھے یا سنے یا لکھے بعدہ متصل درود شریف پڑھنا مستحب ہے پڑھنے اور لکھنے میں پورا نام صیغہ لکھے اور پڑھے برائے اختصار رمزاً صلعم یاً یاً ع یا "م" محض ناجائز ہے (بہار شریعت)۔

روح البیان۔ ویکرہ ان یرمز الصلوٰۃ والسلام علی النبی ﷺ فی الخط بان یقتصر من ذالک الحر فین ھذا ع م او نحو ذالک عن یکتب صلعم یشیربہ النبی ﷺ۔ اقتصار ایک پر کرنا یعنی صرف سلام پر یا درود پر منع ہے جیسا کہ انوار المشارق میں ہے۔

عبداللہ القواریری امام الحدیث سے روایت ہے۔ انہ قال کان لی جار نساح فمات فرأیتہ فی المنام فقلت لہ مافعل اللہ بک فقال غفرلی فقلت فبم قال کنت اذا کتبۃ اسم سیدنا محمد ﷺ فی کتاب صلیت علیہ فقط۔ ترجمہ۔ فرمایا میرا ایک پڑوسی تھا جو کتابیں لکھا کرتا جب وہ مر گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا کیا۔ کہا مجھے بخش دیا گیا پوچھا کس سبب سے تو بخشا گیا جواب دیا کہ جب میں لکھتا تھا نام پاک حضرت کا کسی کتاب میں تو آپ پر درود پڑھتا یا لکھتا تھا اللہ نے مجھے وہ چیزیں دی نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی آدمی کے دل پر کھٹکا ہوا۔

مصنف دلائل الخیرات نے اپنے باب فضائل الصلوٰۃ میں لکھا کہ درود پاک حل مشکلات کے لیے عظیم وسیلہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام من عسرت علیہ حاجتہ فلیکثر والصلوٰۃ علی فانھا تکشف العموم ولغموم والکروب وتکثر الارزاق وتقضی الحوائج۔ حضور نے فرمایا جس پر کوئی حاجت مشکل ہو جائے تو پھر کثرت سے درود پڑھے اس لیے کہ درود رنجوں غموں کو دور کرتا ہے اور رزق کو بڑھاتا ہے۔

سوال: یہ آیۃ مذکورہ درود شریف میں سلام کو تاکید کر کے کیوں لایا گیا اور درود بلا تاکید

جواب: درود خواں کی کئی ایک وجوہ سے پہلے بیان فرمادی یہ کہ جملہ اسمیہ سے پہلے جو کہ تاکید کے واسطے

Marfat.com

ہوتا ہے ان سے مؤکد فرمایا زیادہ تاکید کے واسطے اور ضبر جملہ مضارع جو افادہ استمرار و تجدد کا دیتا ہے پھر ترتیب بیان سے بھی تاکید درود شریف واضح ہے کہ پہلے اپنے درود پاک کا ذکر فرمایا پھر ملائکہ کا پھر امت کو خطاب فرمایا۔

سوال: رب نے ہم کو حکم فرمایا کہ تم پڑھو درود وسلام اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں یوں نہیں کہتے۔

أصلي ونصلي بلكه اللهم الخ

جواب: ہم سراپا ناقص مصائب والے ہیں درود جو ثناء تعظیم نبی طیب و طاہر ﷺ ہے اس کے کب اہل ہیں پس رب سے سوال کرتے ہیں کہ تو رب طاہر نبی پر درود بھیج

كما يليق بشانه وبشانك سلام من الرحمٰن نحو جنابه لان سلامي لا يليق ببابه پس ہمارے درود کا معنی یہ ہوا

اللهم صلے علىٰ سيدنا محمد اللهم عظمه في الدنيا باعلاء دينه واعظام ذكره اظهار دعوته وابقاء شريعته وفي الآخرة بشفيعه في امته (الخ) شرح انکشاف

سوال: اس میں کیا فائدہ ہے کہ رب تعالیٰ ہم کو امر کرتا ہے اور ہم اس سے سوال کرتے ہیں اللھم الخ

جواب: تا کہ ہم کو ثواب عنایت فرمایا جائے اور ہماری محبت زیادہ ہو کہ ہم بہر حال محتاج ہیں زین سبب فرمود حق صلوا علیہ۔ کہ محمد بود محتاج الیہ۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مامور بہ صلوٰۃ سے کیا مراد ہے اس میں بہت اقوال ہیں۔ راجح قرآن میں سے امام طحاوی کا قول ہے کہ یحب کلما ذکر کہ جب بھی نام گرامی سنے یا پڑھے تو ایک مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے باقی زائد پڑھنا مستحب ہے قرآن کریم میں چودہ (۱۴) آیات سجدہ ہیں اگر ایک مجلس میں ایک آیۂ سجدہ کو سو مرتبہ پڑھا تو ایک ہی سجدہ واجب ہے مگر نام نامئ اسم گرامی ﷺ جتنی بار پڑھے یا سنے اتنی بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

Marfat.com

سوال: اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ جب حضور ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو پھر اوروں کے درود کی کیا حاجت ہے؟

جواب: درود پاک آنحضرت ﷺ کے واسطے نہیں پڑھا جاتا اور نہ ہی ہمارے درود کی حضور ﷺ کو حاجت ہے۔ اسی طرح ملائکہ کے درود پاک کی بھی حاجت نہیں جبکہ خود اللہ تعالیٰ نبی پر درود پڑھتا ہے یہ محض آنحضرت ﷺ کی تعظیم و تکریم کے واسطے ہے تا کہ ہم کو ثواب عنایت فرمائے۔ جس طرح حق تعالیٰ نے ہم پر اپنا ذکر فرض کیا اور اس میں اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں۔ محض ہمارے ثواب کی خاطر اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا **من صلے علی مرة** ﷺ **الخ** جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ۔ سبحان اللہ رب العالمین کس قدر رحیم ہے اس کا پیارا نبی رحمت العالمین کس قدر کریم ہے۔

اللہ کریم است رسول او کریم صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ۔آنحضرت ﷺ کی بزرگی رفعت شان بخوبی معلوم ہوئی یہ آیۂ کریمہ آپکی شرافت بزرگی میں اتم اجمع ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی شرافت اور بزرگی سے صرف ملائکہ کو جو امر باسجدہ تھا۔ حق تعالیٰ اس میں انکے ساتھ شریک نہ تھا اور یہاں اس تعظیم مصطفیٰ میں اللہ تعالیٰ سب سے پہلے شامل عامل ہے۔

یصلی علیہ جل جلالہ بھذا بدأ للعالمین کمالہ

یہ شرافت اس سے ایک دوسری وجہ سے بھی فوقیت رکھتی ہے کہ وہ سجدہ آدم علیہ السلام کو وقتی تھا اور یہ تا اخیر ہے درود پاک کی فضیلت سب عبادتوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ حضرت ابواللیث سمرقندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ **اذا اردت ان تعرف ان الصلوٰة علی النبی** ﷺ **افضل من سائر العباداة فانظر الی ھذہ الا یتہ فامر اللہ عبادہ بسائر العبادات و صلی علیہ بنفسہ اولاً وامر ملائکتہ باالصلوٰة علیہ ثم امر المؤمنین باان یصلو ا علیہ** ۔اور ترتیب بیان سے اشارہ ہے

Marfat.com

کہ درود پاک میں حق تعالیٰ کی اقتداء کریں اور فائدہ حاصل کریں جب رب تعالیٰ اپنے حبیب پر خود درود بھیجتا ہے تو تم جو اپنی ابتداء انتہاء میں انکے محتاج ہو ان پر کثرت سے درود پاک بھیجو۔ اُن سے محبت کا رشتہ جوڑو جن کے بغیر کوئی راہ نجات نہیں۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست　　　اگر باو نرسیدی تمام بولہبیست

اس میں تفصیل دیکھنی ہو کہ ہر عبادت سے درود پاک افضل عبادت ہے تو سعادت دارین علامہ نبہانی رحمتہ اللہ تعالیٰ ملاحظہ کریں۔

سوال: درود پاک کے افضل ترین کلمات کون سے ہیں۔

جواب: شیخ قدس سرہ نے مدارج کی جلد اول میں فرمایا کہ افضل صلوٰۃ درود پاک میں اختلاف ہے مگر اکثر کا یہی قول ہے کہ وہی تشہد والا درود شریف افضل ہے اگر کوئی نذر کی قسم سے نیت کرے تو مثلاً میرا یہ کام یوں ہوا تو میں آنجناب پر درود پاک پڑھوں گا اگر اس نے تشہد والا درود پاک پڑھا تو عہدہ برآ ہو گیا۔

بہار شریعت میں اور دیگر بزرگان دین فرماتے ہیں کہ درود پاک پڑھتے وقت کلمہ ''سیدنا'' زیادہ کرے تعظیماً اور ادباً **وھو سید المرسلین اللھم صلے علی سیدنا محمد کما صلیت علیٰ سیدنا ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما بارکت علیٰ سیدنا ابراھیم علیٰ آل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید۔**

حکایت: برائے ترغیب وترھیب حاشیہ دلائل الخیرات پر تحریر ہے کہ ترکی روم میں کوئی آدمی مشائخ سے یہ دلائل الخیرات بلالحاظ طریقہ مسنونہ پڑھتا تھا کسی عارف مؤدب نے اس سے کہا کہ اس کتاب اور دیگر اوراد پاک کا یہ طریقہ نہیں جس طرح کہ تو پڑھتا ہے جواب میں اس نے کہا میں اس طرح ہی پڑھوں گا جس طرح لکھا ہوا ہے دلائل الخیرات کے پڑھنے والے نے رات کو خواب میں دیکھا کہ فاروق اعظمؓ

Marfat.com

غضب میں اس کے قریب آئے ان کے پاس تیز دھار چھرا ہے۔ اس منکر کے پیٹ پر رکھ کر فرماتے ہیں کہ تو سیدنا پڑھنے سے انکار کرتا ہے وہ سید العالمین کانپتا خوفزدہ خواب سے اٹھا۔ سابق انکار سے توبہ خالص کی فقیر نے ایک نظم میں ادب اور بے ادبی کی جزا و سزا میں جو آیت سے ماخوذ ہیں اس طرح عرض کیا۔

ایمان مصطفےٰ پر تعظیم مصطفیٰ کی — لازم ہے مؤمنوں پر توقیر مجتبیٰ کی
رب نے ادب نبی کا قرآن میں بتایا — آیات اس میں قرآن دیکھو بہت سی لایا
لاتجعلوا لاترفعوا قرآن نہی لایا — ان میں عجب ادب کا قرآن سبق بتایا
تقدیم راعنا میں پھر نہی حق سنائی — تعظیم مصطفیٰ کی رب نے عجب سکھائی
انجام بے ادب کا رب نے عجب سنایا — گستاخ مصطفیٰ کو لاتشعرون بتایا
اعمال اس شقی کے برباد ہیں وہ سارے — کافر ہے وہ معذب دوزخ اسے پکارے
انجام اس لعین کا دیکھ آحق بتایا — ترک ادب سے شیطان ملعون مقام پایا
جس نے ادب نبی کا ایمان سے ملایا — ہے متقی وہ مومن اجر عظیم پایا
بخشش فلاح اس کو رب سے صدا ہے حاصل — جو باادب نبی ہے رب سے صدا ہے واصل
احقر غلام بے شک جو باادب نبی ہے — دونوں جہاں کی اس کو سب سروری ملی ہے

روی عنہ ﷺ لاتصلوا علی الصلوٰۃ البتراء. قالو وما الصلوٰۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللھم صلے علی محمد وتمسّکون بل قولو ا اللھم صلے علی محمد وعلیٰ آل محمد (مطالع المسرات صفحہ ۱۱) ترجمہ: حضور نے فرمایا مجھ پر "بستراء" درود مت پڑھو عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ یہ بستراء درود کونسا ہے۔ فرمایا " اللھم صلے علیٰ محمد " تم کہہ کر رک جاؤ بلکہ تم کہو اللھم صلے علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔ امام شافعی کے نزدیک آل بیت پر پڑھنا فرض ہے۔

Marfat.com

یـــا آل بیـت رسـول الـلـه حبکـم　فـرض من الـلـه فـی الـقـرآن انزله
یـکـفـیکـم مـن عـظـیـم الـقـدر انکـم　مـن لـم یـصـلـی علیکم لاصلوٰۃ له

پس صرف آنحضرت ﷺ پر درود پاک بغیر ذکر آل تبعاً سنت کا ترک پھر نماز میں فضیلت عـظـیـمـة وسننه فخیمته (الاخیرۃ) کـمـا صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم ۔ یہاں دو سوال مشہور ہیں ایک یہ کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام سے مخصوص تشبیہ کیوں دی گئی ۔ نہ دیگر انبیاء علیہ السلام سے ۔ دوسرا یہ کہ قاعدہ مقررہ ہے مشبہ مشبہ بہ سے مثل یا اس سے ادنیٰ ہوتا ہے نہ کہ اعلیٰ اور یہ متفقہ فیصلہ امت ہے ۔ کہ آنحضرت ﷺ ابراھیم علیہ السلام سے افضل ہیں ۔ بلکہ تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہیں پھر یہ تشبیہ اعلیٰ کی ادنیٰ سے ہوئی اور یہ خلاف قاعدہ مقررہ ہے اس کے کئی جواب ہیں صرف ایک عرض کیا جاتا ہے وہ یہ کہ یہاں تشبیہ ان سے انکے تقدیم زمانی کی بناء پر ہے کہ ملائکہ نے کہا رحـمـتـه الـلـه برکاته علیکم اهل البیت انـه حـمـیـد مجید معنیٰ یہ ہوا جس طرح تو نے حضرت ابراھیم علیہ السلام پر پہلے درود پڑھا اسکی مثل درود سیدنا محمد ﷺ پر بطریق اولیٰ چاہتے ہیں جو فاضل کہو اس سے ثابت ہے ۔ وہ افضل کے واسطے بطریق اولیٰ ہے اس لیے یہاں اس سے ختم کیا جس سے وہاں ختم کیا انک حـمـیـد مجید ۔ پس تشبیہ اصل درود کی اصل درود سے ہے نہ قدر کی ساتھ قدر کے جس طرح یہاں آیۃ کریمہ میں ہے ۔ انـــا اوحینـا الیـک کـمـا اوحینا الیٰ نوح و قوله تعالیٰ کتب علیکم الصیام کما کتب علی الـذیـن من قبلکم ۔ و قوله تعالیٰ احسن کما احسن الله الیک حضرت ابراھیم علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی نہ دیگر انبیاء علیھم السلام سے ۔ آنحضرت ﷺ کا حضرت ابراھیم علیہ السلام سے اقرب تعلق ہے کہ ابراھیم علیہ السلام ان کے آباؤ اجداد کرام سے ہیں اور یہ شریعت بھی انکی ملت کہلاتی ہے ۔ مـــلـة ابیکم ابراھیم اس وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام حضور ﷺ کے زیادہ اقرب ہوئے ۔

Marfat.com

صاحب مطالع المسرات اس میں ایک عجیب فلسفہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی نہ کہ موسیٰ علیہ السلام سے اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب نے تجلی جلال سے نوازا فخر موسیٰ کو صعقاً اور حضرت ابراھیم علیہ السلام پر تجلی جلال فرمائی واتخذوا ابراھیم خلیلاً۔ محبت خلت آثار تجلی جمال ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ نے امت کو حکم فرمایا حق سے درود پاک پڑھو۔

سوال: کیا درود پاک حضور ﷺ خود سنتے ہیں یا بالواسطہ ملائکہ۔

جواب: بالواسطہ بلا واسطہ ہر حال میں آنحضرت ﷺ کا سماع ثابت ہے عقلاً بھی درست ہے آواز کا دوسرے تک پہنچنا متکلم کی قوت دفع سے ہوتا ہے یا سامع کی قوت جذب سے یہ مانا کہ ہماری قوت دفع کمزور ہے مگر آنحضرت ﷺ کی قوت جذب تو کمزور نہیں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلان فرماتے ہیں۔ انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون فریاد امتی جو کرے حال زار میں ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو۔

فاروق اعظم جمعہ کو خطبہ میں فرماتے ہیں یا ساریۃ الجبل۔ امیر جیش حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے وادی نہاوند میں کمزوری سے بھاگنا چاہا تھا فاروق اعظم نے راہنمائی فرمائی کہ پہاڑی کے قریب پناہ لے کر دشمن سے لڑو۔ وہ وہاں سے کتنے بعید سے سنتے ہیں اور فاروق اعظم اتنی دور سے آواز پہنچاتے ہیں سناتے ہیں جن کے غلاموں کو عند اللہ یہ مرتبہ حاصل ہو تو آقا فداہ ابی وامی کا کیا حال ہوگا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

وقس علیہ حواس الآخر۔ شرح عقائد میں اس واقعہ کی مثل موجود ہے مثل رویۃ عمرؓ وھو علی المنبر فی المدینہ جیشہ بناوند حتی قال الامیر حبیشہ یا ساریتہ الجبل تحذیراً لہ من وراء الجبل لمکر العدوھناک وسماع ساریتہ کلامہ مع بعد المسافتہ۔ اس واقعہ سے ان کے اس قول کا بھی رد ہوا غائبانہ پکار شرک ہے گو فاروق اعظمؓ دیکھ رہے ہیں مگر دوسرے تو نہیں دیکھتے تھے

Marfat.com

لہذا سننے والوں کو خطبہ میں اس جملہ سے بہت تشویش ہوئی دریافت کیا تو حضرت فاروق اعظم کی کرامت نکلی حضرت ساریہ نے بھی اس واقعہ کا بیان اور تصدیق فرمائی۔ سماع موتی حق ہے۔

جو حدیث شیخین سے متفق علیہ ہے **ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولیٰ عنہ اصحابہ انہ یسمع قرع نعالھم**۔ سماع تو ہر مردے کے لیے ہے مومن کی کوئی تخصیص نہیں اس کی تائید میں قلیب بدر والی حدیث سے حکم ثابت ہے تیسرے روز صحابہ حضور کے ہمراہ ہیں ہر ایک کافر کا نام لے کر فرمایا **ھل وجدتم ماوعد ربکم حقا**۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی آپ بے روح اجساد سے کلام فرماتے ہیں حضور نے فرمایا **والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکن لایجیبون**۔ تم سے زیادہ سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے (مشکوٰۃ)۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقتولان شھداء کا جنازہ آٹھ سال بعد بھی پڑھایا پھر آپ ممبر پر جلوہ افروز ہوئے فرمایا **انی مابین ایدیکم فرط وانا علیکم شھید وان موعدکم الحوض وانی انا النظر الیہ وانا فی مقامی ھذا**۔ **یاایھا النبی انا ارسلنک شاھدا**۔ کا معنی شیخ نے مدارج میں یوں فرمایا جلد صفحہ ٦٠ آگاہ باشد ائے پیغمبر بدرستکہ ما فرستادیم ترا گواہ بداں کنایکہ فرستادہ ایم ترا بر ایشاں بتصدیق وتکذیب ایشاں ونجات وضلال ایشاں صفحہ ٢٦٠ **وما ارسلنک الا رحمتہ اللعالمین** یعنی عالم وحاضر بحال امت وتصدیق وتکذیب ونجات وہلاکت ایشاں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس سے بھی واضح **ویکون الرسول علیکم شھیداً** میں بیان فرمایا۔ اس لیے تشہد میں سلام وانشاء خطاب ندا سے واجب قرار فرمایا۔ **فلا استبعاد فی التفاتہ ﷺ فی المحبتہ الیٰ الصرف من الرجال والنساء**۔ آنحضرت کی رویت مبارکہ اور سمع شریف دور نزدیک دیکھنے سننے سے بعید نہیں ایک آن میں ہزار ہا مردوں اور عورتوں کی عرضیں سنتے ہیں۔ ہر قبر میں ہر ایک ان کے دیدار پرانوار سے مستفیض ہوتا ہے گو کہ مشرق ومغرب میں یہ واقعہ ہزاروں لاکھوں مقام پر پیش آتا ہے۔

Marfat.com

باب پنجم   نعتیہ کلام

حمد باری تعالیٰ

حمد حق را بے عدد بے انتہا   انہ یحی یمیت من یشآء
نام نامی اسم حق نعم العطاء   وصل یا بد ہر کہ خواند مرورا
دردحق زندہ کند ہر مردہ دل   ذوق یا بد ہر کہ باشد زندہ دل
نام حق وارد سبق برنامہا   مے دھد تسکین دل مفاکامہا
ذکر و فکرش روح را راحت دھد   قلب و کالب راصفائی می دھد
حرزجاں درد زباں حورو ملک   نام حق بیروں کندایماں زشک
شدغذاے عاشقاں یک نام دوست   روح و ریحاں عاشقاں پیغام دوست
قبلہ گاہ اہل دنیاسیم وزر   اہل دین را قبلہ ایماں خوب تر
قبلہ گاہ ہر قوم ہر ملت جداست   قول حق حق است بیشک بے خطاست
پس نگر داں روے دل ازروے یار   مے طلب خیرات رادرکوئے یار
یار باید غمگساری مے کند   غم خوردیکبار غم ہما بُرد
ہرکہ باحق عقدالفت بستہ است   ازھمہ غمہا بے یکدم رستہ است
رحمتش چوں برخلیل اظہارکرد   پچہ نمرود راگلزار کرد
حامل تو رات راچوں عون کرد   دشمنش فرعون رادریا برد

ہر کہ احق کر دنیکو احترام
کردزدبت خانہ رابیت الحرام

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

یہ سب رب کے ثنا خوانِ کن فکاں ہیں — زمین و آسمان تسبیح خواں ہیں
جہاں کا ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے — وہی خالق وہی رب العلیٰ ہے
وہ رب مخلوق کا مخلوق رب کی — وہ سنتا ہے ندا فریاد سب کی
وہ ہے قیوم قادر حق تعالیٰ — اسی کے نور کا یہ سب اجالا
وہ اوّل ہے وہ آخر منتہیٰ ہے — وہ ظاہر ہے وہ باطن بے خطا ہے
وہ رحمت جس کی غالب ہے غضب پر — وہ ہے قیوم و قادر رب اکبر
خدا کی سن ثنا محمود رب سے — محمد کی ثنا معبود رب سے
جو بے راہ مصطفیٰ طالب ہے رب کا — وہ ہے بوجہل جایا بو لہب کا
غلام کمترین کیوں سیخ پا ہے — تیرا سب کا وسیلہ محمد مصطفیٰ ہے

حمد بے حد اس خدائے پاک کو — جس نے بھیجا صاحب لولاک کو
حمد کے لائق ہے رب العلمین — جس نے بھیجا مصطفیٰ نور مبین
حمد کے لائق ہے رب معطی کریم — جس کو پیارا ہے نبی قاسم نعیم
حمد سب رب کے لیئے ہے بالیقین — جس نے بھیجا رحمتہ للعلمین
حمد کا ہے مستحق رب کریم — جس کو پیارا ہے نبی در یتیم

Marfat.com

نعت شریف

مصطفےٰ سرپا ھمہ شان خدا — جان عالَم جانِ جاں ایمان ما
جان عالم رحمتہ اللعلمین — شد خراماں برسر عرش برین
طیب و طاہر محمد مصطفیٰ — سیدو سرور حبیب کبریا
مصطفےٰ امی لقب استاذ کل — سرور ہر دوسرا ختم الرسل
حامل حلم و حیا جود و سخا — منبع صدق و صفا حاجت روا
ہست قرآں شان برھان مصطفےٰ — جابجا زو شرح کردہ کبریا
جملہ عالم ذرّہ ذرّہ پیش او — ہست چوں دست کرامت پیش رُو
لطف کن یارب اکبر بالرضا — شاد کن از وصل جام مصطفےٰ
یارسول اللہ توئی عالم پناہ — بر غلام خویش کن گا ہے نگاہ

الٰہی کر عنایت دیدۂ دل دلدار دیکھوں — ترستا ہے میرا دل کاش وہ غمخوار دیکھوں
کروں تن من فدا قربان متاع زندگی — اگر اپنا پیارا مصطفےٰ مختار دیکھوں
گلستان جہان سے مجھ کو پیاری خاک طیبہ — یہی ہے آرزو دن رات پھر دربار دیکھوں
غلام کمتریں تجھ کو مبارک یہ تمنا ہو — دیار یار دیکھوں مصطفےٰ دلدار دیکھوں

Marfat.com

نعت شریف

نگا ہے یارسول اللہ نگا ہے یارسول اللہ　　بدیدار تو دیدہ فرش را ہے یارسول اللہ
بدرگاہ تو وارد ہر کسے امید وابستہ　　نوید وصل فرما گا ہے بگا ہے یا رسول اللہ
سیاہ کارم گناہ گارم شکستہ خستہ بدکارم　　درت امید گاہ دارم پنا ہے یا رسول اللہ
امید از وصالت خوش نوید جان مشتا قاں　　دریں سودا بسر شد عمر آ ہے یارسول اللہ
کریم ابن الکریم ہستی غلامت درظلام افتاد　　نگاہ لطف فرما مہرو ماہ ہے یا رسول اللہ

کلام ذی شان سعدی شیرازی کا قدر شرح وبیان

جسمہ بلغ العلیٰ بکما لہ　　نورہ کشف الدجی بجمالہ
شانہ حسنت جمیع خصا لہ　　قدرہ صلوا علیہ وآلہ
ذکرہ بلغ العلی بکما لہ　　صدرہ کشف الدجیٰ بجما لہ
خُلقہ حسنت جمیع خصا لہ　　حقہ صلوا علیہ وآلہ
مصطفٰے بلغ العلی بکما لہ　　زیں سبب کشف الدجی بجما لہ
گفت حق حسنت جمیع خصا لہ　　حکم او صلوآ علیہ و آلہ

Marfat.com

نعت شریف

ہے دو عالم پر وسیع نعت رسول اللہ کی ۔ کون ہے جس پر نہیں رحمت رسول اللہ کی
قبر میں سکرات میں دکھ درد سب مٹ جائیں گے ۔ سامنے آئے گی جب طلعت رسول اللہ کی
یا رسول اللہ اغثنی جب مصیبت میں کہا ۔ ہوگئی فریاد رس نصرت رسول اللہ کی
مالک و مختار ہیں قاسم نعیم کبریا ۔ ہے زمین و آسماں جنت رسول اللہ کی
دیکھ وہ شق القمر حال سراقہ سن مگر ۔ ہیں مطیع ارض و سما شوکت رسول اللہ کی
جانور سجدہ کریں شجرو حجر کلمہ پڑھیں ۔ سب کریں یہ بحرو بر طاعت رسول اللہ کی
اشتر غم خوار آہوزار کے فریادرس ۔ کس قدر ذی جان پر شفقت رسول اللہ کی
کردیا زندہ ستوں صحبت محبت مصطفےٰ ۔ کس قدر تاثیر ہے الفت رسول اللہ کی
ہیں ابو بکر و عمر عثمان علی حق کے ولی ۔ کس قدر اکسیر ہے صحبت رسول اللہ کی
لاتے تھے ایماں کافر دیکھ کر خلق عظیم ۔ دل نشین تھی کس قدر سیرت رسول اللہ کی
کعبتہ اللہ عرش عظیم جنت الفردوس سے ۔ محترم ہے ذی ادب تربت رسول اللہ کی
تیری گستاخی سے شان مصطفےٰ گھٹتی نہیں ۔ جب کرے رب خود ثنا عظمت رسول اللہ کی
ہوں غلام مصطفےٰ تابع ولی احمد رضا ۔ جس کی تھی ہر دم غذا مدحت رسول اللہ کی
خواجہ شاہ مہر علی مرشد میرا غوث جلی ۔ جس کو حاصل ہے قوی قربت رسول اللہ کی
رب سے ہوں صلوٰت وتسلیمات آقا پر صدا ۔ ہے یہی میری دعا خدمت رسول اللہ کی

Marfat.com

نعت شریف

بظاہر وہ عرب کا چاند ہادی راہ نما آیا　حقیقت میں وہ محبوب خدا نور خدا آیا
وہ جس کی آمد آمد پر مبشر ابن مریم ہے　وہ شاہ لولاک والا سرور منیر دوسرا آیا
وہ جس کے نُور سے مہر و ماہُ تاباں درخشاں ہیں　سراپا وہ نور عین نور شمس الضحیٰ آیا
وہ جس کے بیت مولد کو جھکا کعبہ صدا آئی　بتوں کو توڑنے والا میرا حامی صدا آیا
حلیمہ نے حلیمانہ کریمانہ وہ شان پایا　کہ اس کی گود میں وہ دُر یکتا دلربا آیا
ہوا گھرام معبد کا معطر مشک و عنبر سے　کہ محبوب خدا تشریف لایا خوش فضا آیا
وہ جس کے دم قدم سے یثرب ہوگیا طیبہ طاہر　وہ آقا خوش فضا آیا وہ دافع ہر بلا آیا
وہ جس کے حجر و فرقت میں ستون چیخا چلایا　سہارا شتر غم خوار آہ و زار آیا
حجر بولیں شجر سجدہ کریں اُس ماہُ طیبہ کو　ضعیفوں دردمندوں کا سہارا دلربا آیا
غلام احقر کو بھی دل کی دوا دو یا رسول اللہ　تیرے در کا سوالی ہاتھ خالی بے نوا آیا
غلام بے سرو ساماں گدائے کمترین ناداں　کہاں تو اور کہاں آقا وہ ممدوح خدا آیا

الٰہی ہوں تیرے محبوب کے میلاد پر شیدا
نگاہ لطف کر یارب میں مسکین بے نوا آیا

Marfat.com

نعت شریف

میرے غم دیدہ دل کا سہارا یا رسول اللہ
ہوئی تسکین دل کو جب پکارا یا رسول اللہ
غریق بحر عصیاں ہوں اغثنی یا رسول اللہ
تیرے در کا منگتا ہوں تمہارا یا رسول اللہ
قیام جملہ عالم دم قدم سے ہے تیرے آقا
جہاں میں فیض تیرا نور سارا یا رسول اللہ
جمال ماہ مثال اپنے سے آقا پھر مشرف کر
کروں تن من فدا گر ہو نظارہ یا رسول اللہ
کسی کا ہے کوئی محبوب پیارا یا رسول اللہ
مجھے کونین میں سب سے پیارا یا رسول اللہ
سراپا ہوں گناہ کشتی شکستہ حال سر بستہ
میری بگڑی بنادے اب خدارا یارسول اللہ
سیاہ بختی میں بے کس مبتلا ہے یارسول اللہ
میری شب تار کا چمکے ستارا یا رسول اللہ
غلام احقر ترے در پر سوالی ہاتھ خالی ہے
فقط تیری پناہ درگاہ سہارا یا رسول اللہ

Marfat.com

نعت شریف

سرمایہ حیات ہے محبت حضور کی
سرمایہ نجات ہے شفاعت حضور کی
قلب سلیم کی ہے غذا درد مصطفےٰ
دل کی دوا درود واطاعت حضور کی
سر ہے وہ سر کہ جس میں ہو سودائے مصطفےٰ
دل وہ دل کی جس میں ہوالفت حضور کی
دل کا طبیب ذکر ہے محبوب کبریا
نور خدا ہے ذکر و محبت حضور کی
عالم کا ذرہ ذرہ ثنا خواں ہے مصطفےٰ
دونوں جہاں پہ عام ہے رحمت حضور کی
ظلمت جہاں سے کفر کی کافور ہوگئی
روشن ہوئی جو شمع رسالت حضور کی
شق ہوگیا قمر تو یہ سورج پھرا مگر
ایما ن ہے تو دیکھ یہ قدرت حضور کی
مشتاق دل جو شوق ہے دیدار مصطفےٰ
کثرت درود پاک ہو خدمت حضور کی
سراپاہ گناہ اگرچہ ادنیٰ غلام ہے
مومن خوش نصیب ہے امت حضور کی

Marfat.com

نعت شریف

صبا خیر البشر دے دیس جاویں
میرا احوال رو رو کر سناویں
کہ اے عرشی فرش طیبہ دے داسی
کدے دل ربا جلوہ دکھاویں
میرے پیارے سجن اے شاہ خوباں
مسیحائی جمال اپنا دکھاویں
دل و جان پر الم صد آہ برلب
کدے غم خوار اپنے کوہنساویں
تیری آتش ہجر بیتاب کیتا
لگائی آگ اپنی نوں بجھاویں
تیری راہ وچہ اڈیکاں خاک برسر
کہ مت شالا کدے راہ تھیں اٹھاویں
غلام اپنے دی آقا خود خبر لے
عدو نفس لعین سے خود چھڑاویں
میرے ماں باپ قربان تجھ پہ آقا
رضا تیری جو چاہیں کر دکھاویں
غلام اپنے دی زاری کاش سن لیں
کریمانہ کرم اپنے دکھاویں

Marfat.com

نعت شریف

خاک طیبہ ازدوعالم خوش تراست   مٹی شہر سجن دی دوجگ تھیں اے اعلیٰ
اے خوشا شہرے کردروے دلبراست   خوش ہے شہر مبارک یارو جس وچہ یار پیارا
گفت معشوق بعاشق اے فتا   عاشق تھیں معشوق نے پچھیا دس وے یار پیارے
تو بغربت دیدہ بس شہر ہا   بہتیاں بستیاں ویکھیاں تو نے پھریا ہر دربارے
پس کدامے شہر ازاں ہا خوش تراست   کہڑی بستی پیاری تینوں دس وے سجناں یارا
گفت آں شہرے کہ دروے دلبراست   عاشق روروعرض کریندا جس وچہ یار پیارا

غلام ربانی ایہ حق جانی ہجر فراق دی کہانی
جگر جلاندی درد ودھاندی صبر ہے اسدا پانی

دل برجانی آیا ناہیں دردفراق دکھایا نا ھیں   سجن پیارے نور ستارے دردی نوں گل لایا نا ھیں
درد فراق نبی نے تایا جگر کباب فراق بنایا   آس اڈیک سجن چڑلایا پل گھڑی سکھ پایا نا ھیں
دلبر رحمت یار پیارا سرپا نور خدا دا سارا   رب دا خاص حبیب دلارا ہمسر جس دا آیا نا ھیں
دیدے کارن رب دیا یارا دکھ یہ زاری گریہ سارا   نام غلام فقیر پکارا درشن آج تک پایا نا ھیں
رات دن ایہہ گری زاری سکدیاں سکدیاں عمر گذاری   سوزوگداز نہ کیتی کاری دلبر جانی آیا نا ھیں
میں تے توں صدقے دلبر جانی تن من جان کراں قربانی   سن فریاد غلام ربانی تئیں بن جس داما یہ نا ھیں

Marfat.com

سلام

سلام اے جان عالم مصطفیٰ محبوب سبحانی
سلام اے فخر عالم مجتبیٰ محبوب یزدانی
سلام اے فاتح و خاتم سلام اے رحمت عالم
سلام اے نعمت حق رحمت رب انت سلطانی
سلام اے جملہ اصل و نسل تیرا پاک نورانی
سلام اے نورحق شکل بشر اے سِر پنہانی
سلام اے حق نما حق بیں تیری صورت حسیں
سلام اے دریکتا دلربا اے ظل رحمانی
سلام اے صاحب خُلق حسیں سیرت حسیں آقا
سلام اے ماہ جمال خوش خصال خندہ پیشانی
سلام اے شاہ خوباں جان جاں رب نے سب دیا تجھکو
سلام اے قاسم و مختار فخر نوع انسانی
سلام اے شان و شوکت واہ کہ سبحان الذی اسریٰ
سلام اے صاحب معراج اے روح مسلمانی
سلام اے فرش والے عرش حق پابوس ہے تیرا
سلام اے شاہ باز لا مکاں اے بدرحقانی
سلام اے عالم امی لقب استاذ کل مولا
سلام اے عالم ذرّات عالم مہرتابانی

غلام بے سروساماں گدائے کمترین ناداں
کہاں آقا کہاں تو اور کہاں تیری ثنا خوانی

Marfat.com

دعا والتجاء بدرگاہ ربِ کبریاء

الٰہی دین میں دے استقامت بلیات جہاں سے رکھ سلامت
شریعت مصطفیٰ خیر الوریٰ پر عطا کر استقامت باکرامت
نہ ذرّہ بھر شریعت سے پھروں میں مجھے بس ہے یہی یارب سعادت
رہوں سرشار عشق مصطفیٰ میں نہ ہو خوف و خطر روز قیامت
غلام بے نوا حق سے یہ دعا کر نبی کی کر عطا یارب رفاقت
یا الٰہی زندہ دل کر مطمئن روشن صفا تیرے در پر دے رہا ہے یہ صدا تیرا گدا
در ہے تیرا سر ہے میرا سجدہ ہو یارب قبول دربدر در سے نہ کر اے رب اکبر باوفا
تیرے گھر میں تجھ سے ہے یارب احقر کی یہ دعا سید الابرار کا دیدار ہو یارب عطا
تیرے گھر تیری رضا کے واسطے ہوں معتکف تو ہے رب البیت تیرا عام ہے لطف و سخا
لطف فرما رد نہ کر سائل ہے یہ احقر غلام زندہ دل کر مطمئن روشن صفا یارب سدا
مصطفیٰ کے عشق میں سرشار رکھ یارب کریم عمر بھر قبر میں روز حشر روز جزا
تجھ سے ہوں صلوٰت وتسلیمات آقا پر سدا
جب تلک گلشن رہے بلبل رہے نغمہ سرا

Marfat.com

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی کی تصانیف

	قیمت
تورات کی کتاب پیدائش کا قرآن حکیم کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ	750/=
حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزارویؒ کی دینی و ملی خدمات	500/=
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی عربی زبان و ادب میں خدمات	200/=
حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی عربی زبان و ادب میں خدمات	370/=
فیضان حضرت شیخ القرآنؒ (سوانح حیات)	زیر طبع
کرامات حضرت شیخ القرآنؒ	50/=
مناقب حضرت شیخ القرآنؒ	80/=
مقالات اسلاف حیات جاوداں	30/=
1000 سوالات (ایف اے اسلامیات)	60/=
حضرت شیخ القرآنؒ کا نعتیہ کلام	15/=
سنت نماز جنازہ	15/=
ائمہ اربعہ	15/=
مقالات ہزاروی	150/=
تذکرہ عارف ربانی	200/=

مکتبہ بزم چشتیہ غفوریہ مہر آباد

فون نمبر 0300-6256500

Marfat.com